

عربی زبان

۱۱۵ - ن - ۱

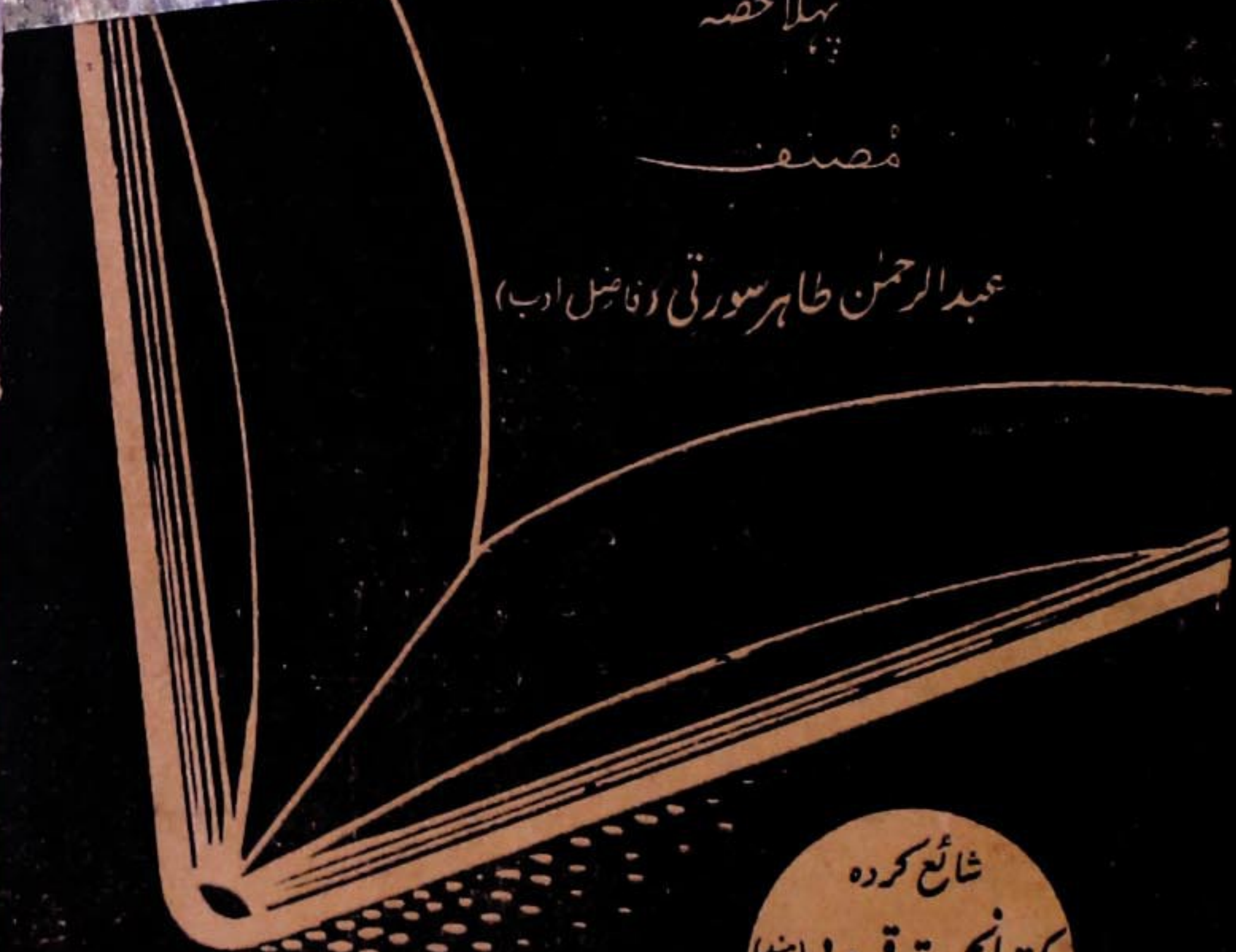
دون
۱۱۵

پیکھنے کا آسان طریقہ

پہلا حصہ

مصنف

عبدالرحمن طاہر سورتی (فاضل ادب)



شائع کردہ
مکتبہ انجمن ترقی عربی (ہند)
محمد علی روڈ - بمبئی

جلد ۱ - ۱

جلد ۲ - ۰ - ۰

60151

رای گرامی

علامہ خلیل بن محمد عرب - سابق استاد عربی لکھنؤ
یونیورسٹی - اتالیق شاہزادہ بہو پال -

مولوی طاہر سورتی سلمہ نے صرف و نحو عربی کی
عامی حیثیت کو برقرار رکھتے ہوئے عربی زبان کو بھی
صرف و نحو کے ساتھ لے لیا ہے جسکی وجہ سے صرف
و نحو جو صرف عام تھے اب عام و عمل ہو کر ان خامیوں
کو آسانی سے دور کر سکیں گے جنکی وجہ سے زبان قرآن
عرب کے سوا سارے عالم میں مظلوم رہ چکی ہے ۔

مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ قابلیت رکھنے والے
ارباب ذوق کے سوا وہ طالب بھی عربی پر چند ماہ میں
بقدر ضرورت باسانی قدرت حاصل کر کے لکھ اور بول
سکیں گے جو اردو جانتے ہیں ۔

اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے اور خلق اللہ
کو اس سلسلہ سے استغاثہ کی توفیق دے ۔ آمین ۔

خلیل بن محمد عرب

۱۳ نومبر ۱۹۶۹ء - بہو پال



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شذرات

بہت زمانے سے مجھے عربی زبان کو آسان طریقے پر سکھانے کا شوق رہا اس سلسلے میں وہ تمام درسی کتابیں میری نظر سے گذریں جو ہندوستان اور بیرون ہند میں عربی زبان سکھانے کے لئے مرتب کی گئیں، بیرون ہند کے دو حصے کئے جاسکتے ہیں، ایک تو وہ علاقے جہاں عربی مادری زبان ہے۔ مثلاً مصر و عرب دوسرے وہ ممالک جہاں دوسری زبانیں رائج ہیں۔ مثلاً انگلستان جرمنی وغیرہ۔ ہندوستان کے مرتب کردہ کورسوں میں مجھے تخلیق سے زیادہ تقلید کا رفرمانظر آئی۔ لہذا ان میں یا تو مصر کی بیرونی ہے یا یورپی زبانوں کے طرزِ تعلیم کا ناقص نتیجہ مصر و عرب کے مرتب کردہ کورسوں میں چونکہ مادری زبان اور مقامی حالات کی رعایت مد نظر ہوتی ہے۔ اس لئے ان میں سے کوئی بھی ہمارے ماحول میں ابتدائی

مرحلے طے کرانے کے لئے کامیاب نظر نہیں آتا، اسے وہ کورس جو
یورپ میں عربی زبان سکھانے کے لئے مرتب کئے گئے ہیں سو وہ
ایک حد تک کامیاب ضرور ہیں لیکن ان میں سب سے بڑا نقص عربی
زبان کا مزاج نہ سمجھنے کی وجہ سے اس کی لچک سے فائدہ نہ اٹھانا ہے
عربی زبان کا مزاج

دوسری زبانوں کی طرح عربی زبان بھی
اپنا ایک خاص مزاج رکھتی ہے اور جب تک

اس کے مزاج کی رعایت ملحوظ نہ رکھی جائے اس کا سیکھنا ہمارے لئے
دشووار تر ہوتا چلا جائے گا۔ جہاں تک میرا تجربہ ہے عربی زبان اپنے مزاج
میں ایک ایسی لچک رکھتی ہے جس کی مثال دوسری زبانوں میں نادر ہے
اس میں ایک "مادہ" سے متفرق شکلیں مختلف وزنوں پر جدا جدا معنوں
کے لئے بنائی جاتی ہیں، اگر طالب علم صرف ایک مادہ کی شکلوں کو
ذہن نشین کر لے تو اسے دیگر تمام مادوں سے بہت سی شکلیں
بنانی آجائیں گی، نہ صرف شکلیں بنانا بلکہ ان کے معنی بتانا بھی آسان
ہو جائیں گے، عربی زبان کے مزاج کی اس لچک سے فائدہ اٹھانے
کے بعد طالب علم کتاب کے محدود الفاظ سے آگے بڑھ کر نئے الفاظ
ڈھالنے اور ان کو بر محل استعمال کرنے لگے گا۔ جس کی وجہ سے
اس کے دماغ میں ایک وسعت اور دل میں آگے بڑھنے کا شوق

پیدا ہو جائے گا۔

لُغَت | ہر زبان کو سیکھنے اور اس میں ترقی کرنے کے لئے لغت (ڈکشنری) دیکھنا اور اس سے مدد حاصل کرنا

لازمی ہے لیکن افسوس کہ عربی طلبہ لغت سے انجان رہنے کے باعث چند محدود کتابی الفاظ کے علاوہ کچھ نہیں جانتے، عربی لغت دیکھنے کے لئے مادہ معلوم کرنا ضروری ہے اور ہمارے کسی کورس میں مادہ کی تشریح عربی کا مزاج سمجھتے ہوئے نہیں کی گئی اس لئے لغت ہم سے دور ہی رہی اگر پاس آئی بھی تو مادہ نہ جاننے کی وجہ سے اس سے فائدہ اٹھانا مشکل ہو گیا۔

ہمارا طرزِ تعلیم | عربی کے مزاج اور لغت کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے اپنے طریقہ تعلیم

میں یہ کوشش کی ہے کہ طالب علم بغیر بڑے مشکل و نامانوس اصطلاحات سے بچ کر صرف و نحو کے اہم قواعد علمی و عملی طور پر ضبط کرتے ہوئے تھوڑی مدت میں اتنی ٹھوس قابلیت پیدا کرے کہ عربی کی جو کتاب ہاتھ میں لے آئے باسانی لغت کی مدد سے سمجھ جائے۔

ہمارے مخاطب وہ لوگ ہیں جو اردو زبان بے تکلف لکھ پڑھ سکتے ہیں یا جن کی قابلیت کم از کم اردو و مڈل کے مساوی ہے

چونکہ ہمارا مقصد عربی کے چند محدود الفاظ کی مشق کرانا نہیں ہے اس لئے قصوں یا مکالموں کے مروجہ طریقوں سے ہٹ کر ٹھوس اور پختہ طریقہ تعلیم اختیار کیا گیا ہے۔

کتاب کی تالیف کے دوران میں میں نے متعدد عربی کلاسیں جاری کیں جن میں مختلف قابلیتوں کے طلبہ کو یہ اسباق پڑھانے کا عملی طور پر بھی تجربہ کیا گیا مجھے محسوس ہوا کہ سبق پڑھنے اور مشقیں کرنے کے بعد طالب علم باسانی ہماری غرض تک پہنچنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور اس کے دماغ میں الفاظ رٹنے کی بجائے نئے نئے الفاظ ڈھالنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے لسانی وسعت کے ساتھ ساتھ زبان دانی کا اشتیاق بڑھتا جاتا ہے اور عربی زبان کے دشوار ہونے کے خطرات زائل ہوتے رہتے ہیں۔

مسائل کو عام فہم بنانے کے لئے نہایت آسان زبان اختیار کی ہے۔ اس لئے بغیر کسی استاذ کی مدد کے وہ سمجھے جاسکتے ہیں۔ لیکن جہاں تک میرا تجربہ ہے بغیر استاذ کی صلاح کے کوئی زبان پختگی سے نہیں سیکھی جاسکتی، میرا ہر زبان سیکھنے والے کو یہی مشورہ ہے کہ وہ ابتدائی مراحل میں استاذ کی رہنمائی ضرور حاصل کرے۔

عربی کے نئے الفاظ سبق کے شروع میں نمبر وار درج کئے گئے ہیں اور ان کے معنی کتاب کے آخر میں ضروری تشریح کے ساتھ بطور فرہنگ یکجا کر دیئے گئے ہیں۔ اُستاد اور طلبہ کے لئے جو ہدایات عموماً درسی کتب کے شروع میں درج کی جاتی ہیں۔ ان کی ضرورت ہم یہاں محسوس نہیں کرتے اس لئے کہ اسباق کے مواد کی ترتیب نے اس خلا کو خود ہی پُر کر دیا ہے۔

آخر میں تمام عربی علماء سے میری درخواست ہے کہ وہ اس کتاب کے متعلق اپنی رائے اور بے لاگ تنقید سے مجھے آگاہ کریں اور جو تعلیمی کمزوریاں انہیں نظر آئیں ان سے مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت ان تمام خامیوں سے محفوظ رہے۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ

طاہر سورتی

مکتبہ انجمن ترقی عربی (ہند)

محمد علی روڈ - بمبئی ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پہلا سبق

مَا (۱) وَ (۲) أَهَل (۳) لَا (۴) نَعَمْ (۵) هَذَا (۶)
 هَذِهِ (۷) كُرْسِيٌّ (۸) مَقْعَدٌ (۹) قَلَمٌ (۱۰) كِتَابٌ (۱۱)
 صَفٌّ (۱۲) طَاوِلَةٌ (۱۳) مَكْتَبَةٌ (۱۴) كُرْسِيٌّ (۱۵)
 مَدْرَسَةٌ (۱۶) سَبُّورَةٌ (۱۷) طَبَاشِيرٌ (۱۸)
 دَوَاةٌ (۱۹)

مبتدا خبر | عربی میں جب ہم کوئی ایسا جملہ بولیں جس کا ایک جز اسم (نام)

ہو اور دوسرا جز اس نام کے متعلق کچھ بتائے یا خبر دے تو وہ جملہ "جملہ اسمیہ" کہلاتا ہے اور وہ نام جس کے متعلق کچھ بتایا جائے یا خبر دی جائے یا کچھ دریافت کیا جائے "مبتدا" کہلاتا ہے اور جو کچھ مبتدا کے متعلق کہا جائے یا بتایا جائے یا جو کچھ مبتدا کے بارے میں خبر دی جائے یا بتایا جائے "خبر" کہلاتا ہے دیکھئے۔

۱۔ مَا هَذَا؟ ۲۔ هَذَا قَلَمٌ ۳۔ هَذِهِ دَوَاةٌ

تین اسمیہ جملے ہیں۔ جملہ ۱ میں پہلا جز "مَا" ایک سوالیہ نام ہے اور "هَذَا" خبر ہے

جملہ ۲ میں "هَذَا" مبتدا ہے اور "قَلَمٌ" اس کی خبر ہے۔ جملہ ۳ میں "هَذِهِ" مبتدا ہے

اور "دَوَاةٌ" اس کی خبر ہے۔

عربی میں مبتدا اور خبر سے مل کر جملہ پورا ہو جاتا ہے لہذا اردو میں بھی اس کے معنی پورے جملے میں کئے جائیں گے مثلاً "هَذَا قَلَمٌ" عربی میں مبتدا اور خبر سے مل کر پورا جملہ ہو گیا لہذا اردو میں اس جملہ کے معنی "یہ قلم ہے" کیا جائیگا، بظاہر عربی کے جملہ میں "ہے" کے لئے کوئی خاص لفظ نظر نہیں آتا لیکن صرف اس لئے کہ اردو میں بغیر "ہے" کے جملہ پورا نہیں ہوتا ہم "ہے" بڑھا لیتے ہیں۔

مَا - أ - هَلْ | "مَا" اور "أ، هَلْ" میں فرق یہ ہے کہ "مَا" جملہ کا ایسا

جزء ہوتا ہے جس کے بغیر جملہ ناقص اور نامکمل ہو جاتا ہے اس لئے کہ "مَا" مبتدا ہوتا ہے اور جب مبتدا نہ ہو تو خبر کس اسم کی دی جائیگی؟ اس کے برخلاف "أ، هَلْ" پورے جملہ پر آتے ہیں اور اس جملہ میں سوالیہ معنی پیدا کر دیتے ہیں اگر جملہ سے ان کو نکال دیا جائے تو جملہ پورا رہیگا صرف سوالیہ معنی باقی نہ رہیں گے، مثلاً "مَا هَذَا؟" میں سے اگر "مَا" نکال دیا جائے تو صرف "هَذَا" بچے گا جو پورا جملہ نہیں بلکہ ایک لفظ ہے لیکن "أ هَذَا كِتَابٌ" اور "هَلْ هَذِهِ دَوَاةٌ؟" میں سے اگر "أ، هَلْ" کو نکال دیا جائے تو جملہ مکمل رہیں گے صرف سوالیہ معنی باقی نہ رہیں گے۔

دوسرا فرق یہ ہے کہ "مَا" کے جواب میں ایک اقرا سی جملہ بولا جاتا ہے اور "أ هَلْ"

کے سوالیہ جملوں کے جواب میں "كَلَّا" یا "نَعَمْ" بھی کہنا پڑتا ہے، مثلاً ایک قلم لیکر ہم سوال کریں

"مَا هَذَا؟" تو اس کا جواب صرف "هَذَا قَلَمٌ" ہوگا، لیکن "أ هَذَا قَلَمٌ" یا "هَلْ هَذَا

قَلَمٌ کے جواب میں ہمکو حسب موقع (اگر قلم لیکر سوال کیا جائے تو) "نَعَمْ! هَذَا قَلَمٌ" یا (اگر کتاب لیکر سوال کیا جائے تو) "لَا هَذَا كِتَابٌ" کہا جائیگا۔

مُذَكَّرٌ مُؤَنَّثٌ | عربی میں "مذکر" نر کو اور "مؤنث" مادہ کو کہتے ہیں، مؤنث کی پہلی علامت یہ ہے کہ اس کے آخر میں گول "ة" ہوتی ہے مثلاً "دَوَاةٌ" "كُرَّاسَةٌ" وغیرہ جسد اسمیہ میں اگر مبتدا مذکر ہو تو خبر بھی مذکر اور اگر مبتدا مؤنث ہو تو خبر بھی مؤنث ہوگی۔

وَ | دو علیحدہ لفظوں کو یاد و علیحدہ جملوں کو ملاتا ہے۔

هَذَا وَ هَذِهِ - كُرْسِيٌّ وَ طَاوِلَةٌ - مَقْعَدٌ
 وَ مَكْتَبَةٌ - قَلَمٌ وَ دَوَاةٌ . صَفٌّ وَ مَدْرَسَةٌ .
 كِتَابٌ وَ كُرَّاسَةٌ . سَبُورَةٌ وَ طَبَاشِيرٌ . نَعَمْ وَ لَا .
 هَذَا وَ هَذَا . كِتَابٌ وَ كِتَابٌ . زَيْدٌ وَ حَسَنٌ . حَارِثٌ
 وَ حَامِدٌ . مُحَمَّدٌ وَ صَالِحٌ . مَا هَذَا ؟ هَذَا قَلَمٌ . مَا
 هَذِهِ ؟ هَذِهِ مَكْتَبَةٌ . مَا هَذَا ؟ هَذَا مَقْعَدٌ . مَا هَذِهِ ؟
 هَذِهِ كُرَّاسَةٌ . مَا هَذَا ؟ هَذَا كِتَابٌ .
 مَا هَذِهِ ؟ هَذِهِ مَدْرَسَةٌ . مَا هَذَا ؟ هَذَا
 صَفٌّ . مَا هَذِهِ ؟ هَذِهِ سَبُورَةٌ . مَا هَذَا ؟
 هَذَا طَبَاشِيرٌ . مَا هَذِهِ ؟ هَذِهِ دَوَاةٌ .
 مَا هَذَا وَ مَا هَذَا ؟ هَذَا قَلَمٌ وَ هَذَا

كِتَابٌ . هَذَا كُرْسِيٌُّّ وَهَذَا مَقْعَدٌ . مَا هَذِهِ
 وَمَا هَذِهِ ؟ هَذِهِ مَكْتَبَةٌ وَهَذِهِ كُرْسِيٌّ .
 هَذِهِ طَائِلَةٌ وَهَذِهِ دَوَاةٌ . مَا هَذَا وَمَا هَذِهِ ؟
 هَذَا قَلَمٌ وَهَذِهِ دَوَاةٌ . هَذَا كُرْسِيٌُّّ وَهَذِهِ
 طَائِلَةٌ . هَذَا كِتَابٌ وَهَذِهِ كُرْسِيٌّ . هَذَا
 صَفٌّ وَهَذِهِ سَبُورَةٌ . أَهَذَا كِتَابٌ ؟ نَعَمْ ،
 هَذَا كِتَابٌ . لَا ، هَذَا قَلَمٌ . هَلْ هَذَا كُرْسِيٌُّّ ؟
 نَعَمْ ، هَذَا كُرْسِيٌُّّ . لَا ، هَذَا مَقْعَدٌ . أَهَذِهِ
 سَبُورَةٌ ؟ نَعَمْ ، هَذِهِ سَبُورَةٌ . لَا ، هَذِهِ طَائِلَةٌ .
 أَهَذِهِ كُرْسِيٌّ ؟ نَعَمْ ، هَذِهِ كُرْسِيٌّ . لَا ،
 هَذِهِ دَوَاةٌ . هَلْ هَذَا طَبَّاشِيرٌ ؟ نَعَمْ ، هَذَا
 طَبَّاشِيرٌ . لَا ، هَذَا قَلَمٌ . هَلْ هَذِهِ دَوَاةٌ ؟
 نَعَمْ ، هَذِهِ دَوَاةٌ . لَا ، هَذِهِ كُرْسِيٌّ . هَلْ
 هَذَا قَلَمٌ ؟ لَا ، هَذَا كِتَابٌ . نَعَمْ ، هَذَا
 قَلَمٌ . أَهَذَا مَقْعَدٌ ؟ نَعَمْ ، هَذَا مَقْعَدٌ .
 لَا ، هَذَا كُرْسِيٌُّّ . هَلْ هَذَا صَفٌّ ؟ نَعَمْ ،
 هَذَا صَفٌّ .

هَذَا صَفٌّ - هَذَا كُرْسِيٌّ - هَذَا قَلَمٌ -
 هَذَا مَقْعَدٌ - هَذَا طَبَّاشِيرٌ - هَذِهِ طَاوِلَةٌ
 هَذِهِ كُرَّاسَةٌ - هَذِهِ مَكْتَبَةٌ - هَذِهِ مَدْرَسَةٌ
 هَذِهِ سَبُّورَةٌ - هَذِهِ دَوَاةٌ -

هَذَا قَلَمٌ وَهَذِهِ دَوَاةٌ - هَذَا كِتَابٌ وَهَذِهِ
 كُرَّاسَةٌ - هَذَا صَفٌّ وَهَذِهِ مَكْتَبَةٌ - هَذِهِ سَبُّورَةٌ
 وَهَذَا طَبَّاشِيرٌ - هَذِهِ طَاوِلَةٌ وَهَذَا كُرْسِيٌّ -

أَهَذَا كِتَابٌ وَهَذَا قَلَمٌ؟ نَعَمْ هَذَا
 كِتَابٌ وَهَذَا قَلَمٌ - هَلْ هَذَا كُرْسِيٌّ وَهَذِهِ
 طَاوِلَةٌ؟ نَعَمْ هَذَا كُرْسِيٌّ وَهَذِهِ طَاوِلَةٌ - أَهَذِهِ
 سَبُّورَةٌ وَهَذَا طَبَّاشِيرٌ؟ نَعَمْ هَذِهِ سَبُّورَةٌ وَهَذَا طَبَّاشِيرٌ



تمرین ۱۰ آج کے سبق میں سے مذکور اور مونث اسم الگ الگ لکھو۔

تمرین ۱۱ جملے درست کرو۔

هَذَا طَاوِلَةٌ - هَذِهِ كِتَابٌ - مَا هَذَا

كِتَابٌ - هَلْ هَذَا؟ أَهَذِهِ كِتَابٌ -

هَلْ هَذَا دَوَاةٌ؟

تمرین ۳؎ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کرو۔

- ۱۔ هَلْ هَذَا؟ ۲۔ هَذِهِ ۳۔ كِتَابٌ
۴۔ هَذَا؟ ۵۔ طَائِلَةٌ۔

تمرین ۴؎ عربی بناؤ:-

- ۱۔ یہ میز اور کرسی ہے۔ ۲۔ یہ کیا ہے (مذکر) ۳۔ کیا یہ اسٹول ہے؟
۴۔ ہاں یہ اسٹول ہے ۵۔ نہیں یہ کرسی ہے ۶۔ کیا یہ قلم اور یہ دوات ہے؟
۷۔ نہیں یہ چاک ہے اور یہ سیاہ تختہ ہے ۸۔ یہ (مؤنث) کیا ہے ۹۔ کیا یہ
کاپی ہے ۱۰۔ کیا یہ ڈیسک ہے اور یہ سیاہ تختہ ہے؟ ۱۱۔ یہ مدرسہ ہے اور یہ
کلاس ہے۔ ۱۲۔ یہ کرسی ہے اور یہ کاپی ہے۔ ۱۳۔ یہ کیا ہے اور یہ کیا ہے۔
۱۴۔ میز اور قلم اور دوات ۱۵۔ یہ کتاب ہے اور یہ قلم ہے اور یہ دوات ہے۔



دوسرا سبق

- مَنْ (۱) أَسْتَاذٌ مُّعَلِّمٌ (۲) تَلْمِيذٌ مُّتَعَلِّمٌ، طَالِبٌ (۳)۔
أُسْتَاذَةٌ، مُّعَلِّمَةٌ (۴) تَلْمِيذَةٌ، مُّتَعَلِّمَةٌ، طَالِبَةٌ (۵)
رَجُلٌ، مَرءٌ (۶) إِمْرَأَةٌ، مَرءَةٌ (۷) هُوَ (۸) هِيَ (۹)
أَنْتَ (۱۰) أَنْتِ (۱۱) أَنَا (۱۲)

مَنْ | مَنْ جملہ میں "مَا" کی طرح مبتدا ہوتا ہے، فرق یہ ہے کہ "مَنْ" عقلمند مخلوق کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے آدمی، جن، فرشتہ اور "مَا" بے جان یا غیر عقلمند مخلوق کے لئے جیسے کتاب، گائے، سیب وغیرہ۔

اسم | نام کبھی تو ظاہر ہوتا ہے مثلاً **كِتَابٌ**، **رَجُلٌ**، **رَبِّدٌ** وغیرہ اور کبھی پوشیدہ ہوتا ہے مثلاً یہ (هَذَا) تو (أَنْتَ) اور میں (أَنَا) پوشیدہ نام دراصل کسی ظاہر نام کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے۔ دیکھئے، جب آپ "هَذَا" کہتے ہیں تو کسی ایسی چیز کی طرف اشارہ ہوتا ہے جس کا نام آپ پوشیدہ رکھتے ہیں، جب آپ "أَنْتَ" کہتے ہیں تو اسے آپ سامنے والے آدمی کے نام کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح "أَنَا" کو خود آپ اپنے نام کی بجائے استعمال کرتے ہیں۔ آج کے سبق میں ۷ سے ۱۲ تک پوشیدہ نام (ضمیریں) ہیں

اسْتَاذٌ وَتَلْمِيزٌ - مُعَلِّمٌ وَمُتَعَلِّمٌ - مُعَلِّمَةٌ وَمُتَعَلِّمَةٌ
 اسْتَاذَةٌ وَتَلْمِيزَةٌ - مُتَعَلِّمٌ وَمُتَعَلِّمَةٌ - رَجُلٌ
 وَإِمْرَأَةٌ - تَلْمِيزٌ وَمَدْرَسَةٌ - اسْتَاذٌ وَصَفٌ -
 هُوَ وَأَنْتَ - أَنْتَ وَأَنْتِ - أَنَا وَهَذَا - مُعَلِّمٌ وَ
 طَبَاثِيرٌ - تَلْمِيزٌ وَحُرَّاسَةٌ - حَسَنٌ وَحَامِدٌ
 وَرَجُلٌ -

مَنْ هَذَا؟ هَذَا رَجُلٌ - هَذَا اسْتَاذٌ - هَذَا

زَيْدٌ - هَذَا تَلِيْدٌ - هَذَا حَامِيْدٌ - هَذَا مُعَلِّمٌ - هَذَا مُتَعَلِّمٌ -

مَنْ هَذِهِ؟ هَذِهِ اِمْرَاَةٌ - هَذِهِ اُسْتَاذَةٌ -
هَذِهِ مَرْيَمٌ - هَذِهِ تَلِيْدَةٌ - هَذِهِ عَائِشَةُ - هَذِهِ
طَالِبَةٌ - هَذِهِ مُتَعَلِّمَةٌ -

مَنْ هُوَ؟ هُوَ اُسْتَاذٌ - هُوَ تَلِيْدٌ - هُوَ زَيْدٌ -

مَنْ هِيَ؟ هِيَ مُعَلِّمَةٌ - هِيَ مُتَعَلِّمَةٌ - هِيَ مَرْيَمٌ -

مَنْ هُوَ، هَلْ هُوَ اُسْتَاذٌ؟ نَعَمْ، هُوَ اُسْتَاذٌ

لَا، هُوَ تَلِيْدٌ - مَنْ هِيَ، هَلْ هِيَ مُتَعَلِّمَةٌ؟ نَعَمْ هِيَ

مُتَعَلِّمَةٌ - لَا، هِيَ مُعَلِّمَةٌ - مَنْ اَنْتِ؟ اَنَا رَجُلٌ - اَنَا

اُسْتَاذٌ - اَنَا طَالِبٌ - اَنَا زَيْدٌ -

اَنَا تَلِيْدٌ - اَنَا مُحَمَّدٌ -

مَنْ اَنْتِ؟ اَنَا تَلِيْدَةٌ - اَنَا اُسْتَاذَةٌ - اَنَا اِمْرَاَةٌ

اَنَا طَالِبَةٌ - اَنَا خَدِيْجَةٌ - اَنَا مُعَلِّمَةٌ -

مَنْ اَنَا (نكر) اَنْتَ مُعَلِّمٌ - اَنْتَ مُتَعَلِّمٌ - اَنْتَ رَجُلٌ

اَنْتَ تَلِيْدٌ -

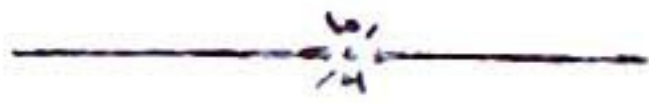
مَنْ اَنَا (مؤنث)؟ اَنْتِ مُتَعَلِّمَةٌ - اَنْتِ مُعَلِّمَةٌ - اَنْتِ

إمْرَأَةٌ - أَنْتِ مَرْيَمُ - أَأَنْتِ زَيْدٌ وَهَذَا حَسَنٌ؟ نَعَمْ،
 أَنَا زَيْدٌ وَهَذَا حَسَنٌ - هَلْ أَنْتِ مَرْيَمُ وَهَذِهِ خَدِيجَةٌ؟
 نَعَمْ أَنَا مَرْيَمُ وَهَذِهِ خَدِيجَةٌ - أَأَنْتِ مُعَلِّمَةٌ؟ نَعَمْ
 أَنَا مُعَلِّمَةٌ - لَا، أَنَا تَلْمِيزَةٌ -

هَلْ أَنْتِ أَسْتَاذٌ؟ نَعَمْ أَنَا أَسْتَاذٌ - لَا أَنَا
 تَلْمِيزَةٌ -

مَنْ أَسْتَاذٌ وَمَنْ تَلْمِيزٌ؟ أَنَا أَسْتَاذٌ وَهَذَا
 تَلْمِيزٌ - مَنْ أَسْتَاذَةٌ وَمَنْ تَلْمِيزَةٌ؟ أَنَا أَسْتَاذَةٌ
 وَهَذِهِ تَلْمِيزَةٌ - مَنْ هَذَا وَمَا هَذَا؟ - هَذَا
 تَلْمِيزٌ وَهَذَا كِتَابٌ - مَنْ هَذِهِ وَمَا هَذِهِ؟ -
 هَذِهِ أَسْتَاذَةٌ وَهَذِهِ كُرَّاسَةٌ - هَلْ هُوَ أَسْتَاذٌ؟
 نَعَمْ هُوَ أَسْتَاذٌ - لَا، هُوَ تَلْمِيزٌ - هَلْ هِيَ طَالِبَةٌ؟
 نَعَمْ هِيَ طَالِبَةٌ - لَا، هِيَ مُعَلِّمَةٌ - أَأَنْتِ أَسْتَاذٌ وَ
 هَذَا تَلْمِيزٌ؟ نَعَمْ، أَنَا أَسْتَاذٌ وَهَذَا تَلْمِيزٌ -
 هَذِهِ امْرَأَةٌ وَهَذَا رَجُلٌ - هَذَا طَالِبٌ وَ
 هَذِهِ طَالِبَةٌ - هَذِهِ أَسْتَاذَةٌ وَهَذِهِ تَلْمِيزَةٌ -
 أَنَا رَجُلٌ وَهِيَ امْرَأَةٌ - أَنْتِ تَلْمِيزَةٌ وَهَذِهِ

مَدْرَسَةٌ - هَذَا صَفٌّ وَهَذِهِ مَكْتَبَةٌ - أَنَا
 حَامِدٌ وَهَذَا مَدْرِيْمٌ - أَنَا مُتَعَلِّمٌ وَهَذَا كِتَابٌ
 وَهَذَا قَلَمٌ وَهَذِهِ دَوَاةٌ - هَذِهِ مَدْرَسَةٌ وَ
 هُوَ أَسْتَاذٌ وَهَذَا كُرْسِيٌّ وَهَذِهِ طَاوِلَةٌ
 وَأَنَا تَلْمِيذٌ وَأَنْتَ تَلْمِيذٌ وَهِيَ تَلْمِيذَةٌ وَهَذِهِ
 سَبُّورَةٌ -



تمرین ۱۔ سبق کے کوئی دس جملے لیکران میں سے مبتدا اور خبر الگ

الگ لکھو۔

تمرین ۲۔ جملے صحیح کرو۔

هَذِهِ قَلَمٌ - هُوَ اِمْرَاَةٌ - هِيَ تَلْمِيذٌ - مَنْ

هَذَا؟ (کتاب کے لئے سوال) مَا هَذَا (استاذ کے لئے سوال)

مَا هَذَا تَلْمِيذَةٌ؟

تمرین ۳۔ عربی بنائیے

۱۔ وہ کون ہے اور تو کون ہے؟ ۲۔ کیا وہ استاد ہے اور تو شاگرد

ہے۔ ۳۔ ہاں میں شاگرد ہوں اور تو استاد ہے۔ ۴۔ آپ کون ہیں اور یہ کیا

ہے۔ ۵۔ میں استاذ ہوں اور یہ کتاب ہے۔ ۶۔ یہ مرد ہے اور یہ طالب علم

ہے۔ ۶۔ یہ مدرسہ ہے اور یہ میز ہے اور یہ کرسی ہے۔ ۸۔ میں معلم ہوں اور
یہ شاگردی ہے۔ ۹۔ آپ (مؤنث) کون ہیں۔ ۱۰۔ وہ عورت ہے اور آپ مرد
ہیں۔ ۱۱۔ وہ اور میں آپ اور وہ (مؤنث) آپ (مؤنث) اور وہ۔ ۱۲۔ کیا آپ
فاطمہ ہیں اور میں عائشہ ہوں۔ ۱۳۔ یہ (مؤنث) کیا ہے اور وہ (مؤنث) کون ہے؟
۱۴۔ یہ دوات ہے اور وہ طائب علم ہے۔ ۱۵۔ استاذ کون ہے اور شاگرد
کون ہے؟

تیسرا سبق

كَتَبَ (۱) كَتَبْتَ (۲) كَتَبْتِ (۳) كَتَبْتُ (۴) كَتَبْتُمْ (۵)
فَعَلَ (۶) ذَهَبَ (۷) جَلَسَ (۸) سَمِعَ (۹) عَلِمَ (۱۰)
قَرَأَ (۱۱) فَهِمَ (۱۲) جَمِعَ (۱۳) إِلهُ (۱۴)
رَسُولٌ (۱۵)

فعل کسی خاص زمانہ میں کوئی کام کرنا یا کسی کام کا ہونا "فعل" کہلاتا ہے۔
گذرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا فعل ماضی کہلاتا ہے عربی زبان میں
فعل ماضی کے چند خاص اوزان اور چند خاص شکلیں ہوتی ہیں جن میں تھوڑا تھوڑا
سافرق ہوتا ہے اگر ہم ان چند شکلوں کو پہچان لیں تو پھر ہر کوئی فعل ماضی بنانے میں

کوئی دشواری پیش نہ آئے گی۔

اس سبق میں ہم نے فعل ماضی کی پانچ شکلیں بتائی ہیں :-

(۱) كَتَبَ (۲) كَتَبْتَ (۳) كَتَبْتِ (۴) كَتَبْتُمْ (۵) كَتَبْتُنَّ

سبق میں ہم نے صرف "كَتَبَ" کی پانچ شکلیں لکھ کر باقی ۱۷ سے ۳۱ تک افعال کی پہلی شکلیں لکھ دی ہیں تاکہ ان کی بقیہ شکلیں آپ خود بنائیں۔

قاعدہ یہ ہے کہ پہلی شکل کے آخر میں ساکن "ت" بڑھا دینے سے دوسری

شکل بن جاتی ہے پہلی شکل مذکر کے لئے ہے اور دوسری شکل مؤنث کے لئے مثلاً

جَلَسَ وہ بیٹھا (مذکر) کے آخر میں "ت" بڑھانے سے "جَلَسَتْ" وہ بیٹھی (مؤنث)

ہو اسی طرح كَتَبَ سے كَتَبْتَ - سَمِعَ سے سَمِعْتِ - قَرَأَ سے قَرَأْتِ

اگر ہم پہلی شکل کے آخری حرف کو ساکن کر کے اس کے آخر میں ایک زبر

والی "ت" بڑھا دیں تو یہ تیسری شکل بن جاتی ہے جسکے معنی ہیں تو تم۔ یا آپ آتا

ہے اور اگر بجائے زبر والی "ت" کے اس کے آخر میں زیر والی "ت" کا اضافہ

کر دیں تو یہ شکل مؤنث کے لئے مستعمل ہوتی ہے مثلاً "جَلَسَتْ" کے آخری حرف

"س" کو ساکن کر کے ہم اس کے آگے "ت" بڑھا دیں تو اس کی شکل "جَلَسْتِ"

ہو جائیگی تو بیٹھا آپ بیٹھے (مذکر) اور اس کی "ت" کو زیر کر دینے سے شکل "جَلَسْتِ"

(تو بیٹھی آپ بیٹھیں مؤنث) ہو جائیگی اسی طرح جہلت سے جہلت (آپ نے

نادانی کی مذکر) اور جہلت (آپ نے نادانی کی مؤنث) فعل سے فعلت

(تو نے کوئی کام کیا مذکر) اور فَعَلْتَ تو نے کوئی کام کیا (مؤنث)
 اسی طرح تیسری شکل کی "ت" پر اگر ہم پیش لگا دیں تو یہ پانچویں شکل بنجاتی
 ہے جسکے معنی "میں" ہوتے ہیں۔ مثلاً جَلَسْتَ سے جَلَسْتُ میں بیٹھا یا
 میں بیٹھی (مذکر مؤنث) اور فَعَلْتَ سے فَعَلْتُ میں نے کیا (مذکر مؤنث)
 اسم معرفہ اور اسم نکرہ | کسی شخص یا کسی چیز کا خاص نام اسم معرفہ کہلاتا ہے۔
 مثلاً سَرِيْدٌ دھلی وغیرہ۔

ایک قسم کی کئی چیزوں کے لئے جو ایک نام بولا جاتا ہے وہ اسم نکرہ کہلاتا ہے
 مثلاً سَرَجُلٌ - قَلَمٌ - كِتَابٌ وغیرہ اردو میں نکرہ اسم کے معنی میں کوئی کہی یا ایک
 لگا دیئے جاتے ہیں مثلاً کوئی مرد کوئی قلم کوئی کتاب وغیرہ۔
 اسم نکرہ کو معرفہ بنانے کا طریقہ | اگر ہمیں کسی اسم نکرہ کو معرفہ بنانا ہو تو اس کے
 شروع میں آل (الف لام) بڑھادینگے جس اسم کو ہم "ال" (الف لام) لگا کر معرفہ
 بنائیں اسکے آخری حرف پر تنوین (یعنی دو زبر یا دو زیر یا دو پیش) نہیں آتے۔
 مثالیں :-

معرّفہ	نکرہ
اللّٰهُ : خدا	إِلٰهُ : کوئی معبود
الرَّسُوْلُ : خاص رسول	رَسُوْلٌ : کوئی پیغمبر
القَلَمُ : خاص قلم	قَلَمٌ : کوئی قلم

الطَّاوِلَةُ : خاص میز

طَاوِلَةٌ : کوئی میز

التَّلْمِيذُ : خاص طالب علم

تَلْمِيذٌ : کوئی شاگرد

(نوٹ) جو نام پہلے سے معرفہ ہو اس پر ال "نہیں لگایا جاتا مثلاً

زَيْدٌ - دہلی - هَذَا (اسم اشارہ) هُوَ (اسم ضمیر) -



اللَّهُ إِلَهُ - مُحَمَّدٌ رَسُولٌ - خَدِيجَةُ تَلْمِيذَةٌ - زَيْدٌ

رَجُلٌ - الْمَرْأَةُ سَمِعَتْ - الرَّجُلُ ذَهَبَ - الْأُسْتَاذُ

كَتَبَ - الرَّسُولُ قَرَأَ - الْمُعَلِّمَةُ كَتَبَتْ - التَّلْمِيذَةُ

جَلَسَتْ - اللَّهُ عَلِيمٌ - الطَّالِبُ فَهَمٌ - الْمَرْأَةُ جَهَلَتْ

الْأُسْتَاذَةُ عَلِمَتْ - التَّلْمِيذُ كَتَبَ - مَنْ كَتَبَ ؟ -

زَيْدٌ كَتَبَ - الرَّجُلُ كَتَبَ

أَنَا كَتَبْتُ - هُوَ كَتَبَ -

مَنْ جَلَسَتْ ؟ زَيْنَبُ جَلَسَتْ - الْمَرْأَةُ جَلَسَتْ -

أَنَا جَلَسْتُ - هِيَ جَلَسَتْ - أَزَيْدٌ قَرَأَ ؟ نَعَمْ زَيْدٌ

قَرَأَ - هَلْ هِيَ جَلَسَتْ ؟ نَعَمْ هِيَ جَلَسَتْ - أَمَزَيْمٌ

كَتَبَتْ ؟ - نَعَمْ مَزَيْمٌ كَتَبَتْ - هَلْ هُوَ فَهَمٌ ؟ - نَعَمْ ،

هُوَ فَهَمٌ - أَأَنْتَ كَتَبْتَ ؟ نَعَمْ أَنَا كَتَبْتُ - أَأَنْتِ فَهَمْتِ ؟

نَعَمْ أَنَا فَهِمْتُ - أَمْرِيْمُ قَرَأْتُ ؟ - نَعَمْ مَرِيْمُ قَرَأْتُ -
 أَأَنَا كَتَبْتُ ؟ - نَعَمْ أَنْتَ كَتَبْتَ - أَزَيْدٌ كَتَبَ وَ
 مُحَمَّدٌ قَرَأَ ؟ - نَعَمْ زَيْدٌ كَتَبَ وَ مُحَمَّدٌ قَرَأَ - أَأَنَا
 كَتَبْتُ وَ مُحَمَّدٌ قَرَأَ ؟ - نَعَمْ أَنْتَ كَتَبْتَ وَ مُحَمَّدٌ
 قَرَأَ - مَنْ عِلْمٌ وَمَنْ جَهْلٌ ؟ اللهُ عِلْمٌ وَالرَّجُلُ جَهْلٌ -
 الْأُسْتَاذُ عِلْمٌ وَالتَّلْمِيذُ جَهْلٌ - مَنْ قَرَأَ وَمَنْ كَتَبَ ؟
 أَنَا قَرَأْتُ وَأَنْتَ كَتَبْتَ - هُوَ قَرَأَ وَهُوَ كَتَبَ -
 التَّلْمِيذُ قَرَأَ وَالْأُسْتَاذُ كَتَبَ -

أَأَنْتَ جَلَسْتَ وَقَرَأْتَ وَكَتَبْتَ وَذَهَبْتَ ؟ نَعَمْ
 أَنَا قَرَأْتُ وَكَتَبْتُ وَذَهَبْتُ - مَنْ أَنْتَ - أَأَنْتِ
 مَرِيْمُ وَأَنْتِ قَرَأْتَ وَكَتَبْتَ وَفَهِمْتَ ؟ - نَعَمْ أَنَا
 مَرِيْمُ وَأَنَا قَرَأْتُ وَكَتَبْتُ وَفَهِمْتُ
 مَنْ سَمِعْتَ وَمَنْ كَتَبْتَ ؟ هِيَ سَمِعَتْ وَهَذِهِ كَتَبَتْ -
 الْمُعَلِّمَةُ كَتَبَتْ وَأَنَا سَمِعْتُ -

اللهُ سَمِعَ ، الْمَرْأَةُ عَلِمَتْ - أَنْتَ فَهِمْتَ - أَنْتِ
 فَهِمْتَ - أَنَا كَتَبْتُ - هَذِهِ قَرَأَتْ - هَذَا جَلَسَ
 زَيْدٌ رَجُلٌ - الطَّالِبَةُ امْرَأَةٌ - هُوَ أُسْتَاذٌ - الرَّجُلُ

مُعَلِّمٌ - الْمَرْأَةُ مَرْأَةٌ - أَنَا زَيْدٌ وَ هَذَا
بَكْرٌ -

مبتدا خبر | مبتدا ہمیشہ اسم ہوتا ہے اور اکثر و بیشتر معرفہ ہوتا ہے۔ خبر
کبھی اسم ہوتی ہے اور کبھی فعل وغیرہ۔ جب ہمیں کسی اسم کو مبتدا بنانا ہو تو
خاص کر دینا چاہیے تاکہ اس کے متعلق جو خبر دی جائے اُس سے سننے والے
کو پورا پورا فائدہ ہو۔ اگر ہم کہیں کہ کوئی شخص مرگیا تو اُس سے سننے والے کو وہ فائدہ
نہیں ہوگا جو زید مرگیا "یا" وہ خاص شخص مرگیا "سے ہوگا۔

تمرین ۱۰ کتَبَ کے علاوہ فعل کی تمام پہلی شکلوں سے پانچوں شکلیں
بناؤ اور اُن شکلوں سے پہلے ان کے مطابق هُوَ - هِيَ - أَنْتَ - أَنْتِ -
اور أَنَا میں سے کوئی اسم ضمیر لاؤ۔ نیز اُن کے سامنے معنی لکھو۔
تمرین ۱۱ گذشتہ سبقوں میں جس قدر اسم نکرہ ہیں اُن کے مقابل میں
اُن کا معرفہ بناؤ۔

تمرین ۱۲ آج کے سبق میں سے دس جملے ایسے لکھو جن میں خبر فعل ماضی ہے
تمرین ۱۳ عربی بناؤ :-

(۱) وہ گیا اور میں بیٹھا۔ (۲) زید نے لکھا اور میں نے پڑھا (۳) کیا میں معبود ہوں
(۴) محمد رسول ہیں (۵) کیا زید رسول ہے (۶) زینب بیٹھی اور اُس نے پڑھا
اور لکھا (۷) کون بیٹھی اور کس نے پڑھا (۸) کیا تو بیٹھنے والی ہے اور میں بیٹھنے والا ہوں

(۸) میں سٹیھی اور اس عورت نے پڑھا (۹) کیا تو اُستانی ہے اور تو نے ناوانی
کی (۱۰) فرعون نے لکھا۔ میں معبود ہوں۔

تمرین ۵ جملے صحیح کر دو۔

(۱) هُوَ جَلَسَتْ (۲) اَنَا جَلَسَ (۳) مَنْ فَعَلَتْ (۴) مَرْيَمُ قَرَأَتْ
(۵) هَلْ اَنَا سَمِعْتَ ؟

چوتھا سبق

اَكَلَ (۱) شَرِبَ (۲) دَخَلَ (۳) خَرَجَ (۴) صَدَقَ (۵) كَذَبَ (۶)
كَاتَبَ (۷) كَاتِبَةٌ (۸) شَمَّ (۹) مَدِينَةٌ، بَلَدٌ (۱۰)

اسم فاعل اور اس کے
بنانے کا طریقہ

عربی زبان میں ہر فعل سے اس کام کو کرنے
دالے کے لئے ”فاعل“ کے وزن پر ایک شکل

بنالی گئی ہے جسے ”اسم فاعل“ کہتے ہیں، ”اسم فاعل“ ماضی کی
پہلی شکل کے پہلے حرف کے بعد ”ا“ (الف) بڑھا کر ”الف“ کے بعد
آنے والے حرف کو ”زیر“ لگانے سے بنتا ہے، دیکھئے ”كَتَبَ“
ایک فعل ہے۔ اگر ہم اس فعل سے اس کام کو کرنے والے یعنی ”لکھنے
والے“ کے لئے لفظ بنانا چاہیں تو کَتَبَ کے ”ح“ کے بعد ”الف“ بڑھا کر
ت ”کو زیر“ لگا دیں گے۔ اس طرح یہ لفظ ”كَاتَبَ“ لکھنے والا ہوگا،
اسی طرح ”سَمِعَ“ سے ”سَامِعٌ“ سننے والا، ”جَلَسَ“ سے ”جَالِسٌ“

60151

(بیٹھنے والا) "عَلِمَ" سے "عَالِمٌ" (جانتے والا) اور "صَدَقَ" سے "صَادِقٌ" (سیچ بولنے والا) بنے گا۔ اگر "اسْمُ فَاعِلٍ" کا مونت بنانا ہو تو اس کے آخر میں "ة" بڑھا دیں۔ مثلاً کَاتِبٌ سے کَاتِبَةٌ (لکھنے والی) "ذَاهِبٌ" سے ذَاهِبَةٌ (جانے والی) "كَاذِبٌ" سے "كَاذِبَةٌ" (جھوٹ بولنے والی) "شَارِبٌ" سے "شَارِبَةٌ" (پینے والی) "آكِلٌ" سے آكِلَةٌ (کھانے والی) ہوگا۔

فعل فاعل | ہر کام کا ایک کرنے والا ہوتا ہے جسے اس کام کا فاعل کہتے ہیں مثلاً "شَرِبَ" ایک کام ہے اب جس نے یہ کام کیا یعنی پیا وہ "شَرِبَ" کا فاعل ہے اگر ہم کہیں "شَرِبَ زَيْدٌ" (زید نے پیا) تو "زَيْدٌ" "شَرِبَ" کا فاعل ہے۔ اگر ہم کہیں "شَرِبَ رَجُلٌ" تو "رَجُلٌ" "شَرِبَ" کا فاعل ہوگا، اسی طرح "صَدَقَتْ مَرْيَمٌ" میں "مَرْيَمٌ" "صَدَقَتْ" فعل کی فاعل ہوئی، عربی میں پہلے فعل اور پھر فاعل آتا ہے۔ فاعل کے آخری حرف پر پیش ہوتا ہے۔ مثلاً "مُكَلَّمٌ" میں "زَيْدٌ" فاعل ہے اور اس کے آخری حرف "د" کو پیش سے جملہ اسمیہ اور | مبتدا خبر سے مل کر جو جملہ بنتا ہے اسے "جملہ اسمیہ" جملہ فعلیہ کہتے ہیں۔ جملہ اسمیہ میں کبھی فعل پہلے نہیں آتا۔ فعل فاعل سے مل کر جو جملہ بنتا ہے اسے "جملہ فعلیہ" کہتے ہیں "جملہ فعلیہ"

کے لئے ضروری ہے کہ اس میں فاعل سے پہلے فعل ہو، اگر پہلے اسم آئے اور پھر فعل ہو جیسا کہ پچھلے سبق میں گزرا تو عربی میں وہ جملہ اسمیہ کہلائے گا۔ اس فرق کو بخوبی سمجھ لینا چاہیے کیونکہ ایک ہی جملہ ذرا سے ہیر پھیر سے اسمیہ یا فعلیہ بن جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ”زید“ ”ذہب“ ایک اسمیہ جملہ ہے جس میں ”زید“ مبتدا ہے اور ”ذہب“ خبر ہے، اگر ہم ”ذہب زید“ کہیں تو یہ جملہ فعلیہ ہو جائے گا اس میں، ”ذہب“ فعل اور ”زید“ فاعل کہلائے گا۔

(نوٹ) ہَلْ یا ہر وہ لفظ جس کا آخری حرف ساکن ہو، مثلاً مَنْ یا ”فَعَلْتَ“ ”عَلِمْتَ“ وغیرہ کے بعد اگر کوئی ”ا“ لگا ہوا اسم آئے تو ملا کر پڑھنے کے لئے یہ جزم اڑا کر اس کی جگہ زیر ”ِ“ لگا دیا جائے گا جیسے ”هَلِ الْاِسْتَاذُ“ اور ”عَلِمْتَ الْمُعَلِّمَةُ“

—*—
 هُوَ اَكَلَ - مَرِيْمٌ اَكَلَتْ - اَنَا شَرِبْتُ - هِيَ دَخَلَتْ
 اَنْتِ خَرَجْتَ - اللهُ صَدَقَ - اَنْتَ كَذَبْتَ - مُحَمَّدٌ
 خَرَجَ وَ مَرِيْمٌ خَرَجَتْ - اَكَلَ زَيْدٌ ثُمَّ شَرِبَ -
 شَرِبَ حَسَنٌ ثُمَّ ذَهَبَ -

هُوَ آكِلٌ وَهُوَ فَاعِلٌ - هِيَ صَادِقَةٌ وَهِيَ كَاذِبَةٌ
 أَنَا عَالِمٌ وَهِيَ جَاهِلَةٌ - هُوَ كَاتِبٌ وَهِيَ كَاتِبَةٌ - أَنْتِ
 صَادِقٌ وَأَنَا كَاذِبٌ - أَنَا جَالِسٌ وَهِيَ جَالِسَةٌ - أَنْتِ
 قَارِئَةٌ وَأَنَا سَامِعَةٌ - هِيَ آكِلَةٌ وَأَنْتِ شَارِبَةٌ - أَنَا
 قَارِئٌ وَكَاتِبٌ - أَنَا خَارِجٌ وَهِيَ خَارِجَةٌ - أَنَا صَادِقٌ وَ
 هِيَ كَاذِبَةٌ -

هَلْ أَنْتِ صَادِقَةٌ؟ نَعَمْ أَنَا صَادِقَةٌ - أَأَنْتِ
 جَاهِلَةٌ؟ لَا، أَنَا عَالِمَةٌ - هَلْ هِيَ آكَلَتْ ثُمَّ ذَهَبَتْ؟
 نَعَمْ، هِيَ آكَلَتْ ثُمَّ ذَهَبَتْ - أَأَنْتِ آكَلَتْ ثُمَّ شَرِبْتَ؟
 نَعَمْ، إِذَا آكَلْتُ ثُمَّ شَرِبْتُ - ذَهَبَ زَيْدٌ وَذَهَبَتْ مَرْيَمُ
 خَرَجَتْ خَدِيجَةٌ وَخَرَجَ زَيْدٌ - ذَهَبْتَ أَنْتِ وَذَهَبْتُ
 أَنَا آكَلْتُ أَنْتِ وَأَكَلْتُ أَنَا - أَكَلَ آكِلٌ - ذَهَبَ ذَاهِبٌ
 شَرِبَ شَارِبٌ - جَلَسَتْ جَالِسَةٌ - سَمِعَتْ سَامِعَةٌ -

مَنْ دَخَلَ؟ دَخَلَ رَجُلٌ - دَخَلَ أَسْتَاذٌ - الرَّجُلُ
 دَخَلَ - التِّلْمِيذُ دَخَلَ - مَنْ صَدَقَ؟ صَدَقَ اللَّهُ - صَدَقَ
 الرَّسُولُ - صَدَقَ أَسْتَاذٌ - الْمُعَلِّمُ صَدَقَ - مَنْ قَارِئٌ؟
 أَنَا قَارِئٌ - هُوَ قَارِئٌ - زَيْدٌ قَارِئٌ - مَنْ جَالِسٌ؟

الْأُسْتَاذُ جَالِسٌ - التَّلْمِيذُ جَالِسٌ - أَنَا جَالِسٌ - مَنْ
 كَاتِبَةٌ ؟ أَنَا كَاتِبَةٌ - فَاطِمَةُ كَاتِبَةٌ - أَنْتِ كَاتِبَةٌ - أَنَا
 كَاتِبَةٌ - مَنْ جَاهِلَةٌ وَمَنْ عَالِمَةٌ ؟ مَدِينٌ عَالِمٌ وَهَذِهِ
 جَاهِلَةٌ . الْمُعَلِّمَةُ عَالِمَةٌ وَالْمُتَعَلِّمَةُ جَاهِلَةٌ . الْكَاتِبَةُ
 عَالِمَةٌ وَالسَّامِعَةُ جَاهِلَةٌ . مَنْ فَاعِلَةٌ وَمَنْ جَالِسَةٌ
 خَدِيجَةٌ فَاعِلَةٌ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ . مَنْ عَالِمٌ وَمَنْ
 جَاهِلٌ ؟ الْأُسْتَاذُ عَالِمٌ وَالتَّلْمِيذُ جَاهِلٌ .

مَنْ صَدَقَتْ وَمَنْ كَذَبَتْ ؟ كَذَبَتْ كَاذِبَةٌ وَصَدَقَتْ
 صَادِقَةٌ . سَنَ جَلَسَ ؟ جَلَسَ الْأُسْتَاذُ . جَلَسَ تَلْمِيذٌ
 سَنَ أَكَلَ ؟ أَنَا أَكَلْتُ . زَيْدٌ أَكَلَ . أَكَلَ رَجُلٌ . أَكَلَ
 الْأُسْتَاذُ ثُمَّ خَرَجَ وَذَهَبَ . خَرَجَ الْأُسْتَاذُ ثُمَّ
 خَرَجَتِ التَّلْمِيذَةُ . عَلِمَ اللَّهُ وَهُوَ عَالِمٌ . صَدَقَ
 الرَّسُولُ وَهُوَ صَادِقٌ . كَتَبَتِ الْمَرْأَةُ وَهِيَ كَاتِبَةٌ .

هَلِ الْأُسْتَاذُ عَالِمٌ ؟ نَعَمْ ، هُوَ عَالِمٌ . هَلِ الرَّجُلُ
 ذَاهِبٌ ؟ نَعَمْ هُوَ ذَاهِبٌ . هَلِ الْقَارِيُّ زَيْدٌ ؟ نَعَمْ ،
 الْقَارِيُّ زَيْدٌ . هَلِ الرَّسُولُ صَدَقَ ؟ نَعَمْ ، الرَّسُولُ
 صَدَقَ . كَتَبَتِ الْكَاتِبَةُ . ذَهَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ . أَكَلَتِ

الْمُتَعَلِّمَةُ . جَهِلَتِ الْمَرْأَةُ . عَلِمَتِ الْأُسْتَاذَةُ سَمِعَتِ
التِّلْمِيزَةُ ثُمَّ كَتَبَتْ .

دِہلی مَدینَةُ . بومبای بَلَدٌ . مَكَّةُ بَلَدٌ . هَلْ
بومبای مَدینَةُ . نَعَمْ هِيَ مَدینَةُ . الْقَاهِرَةُ مَدینَةُ .
هَذِهِ بومبای . هَذَا بَلَدٌ

تمرین ۱۱ اس سبق کے تمام افعال کی پانچوں شکلیں مع معنی لکھو،
اور ان سے پہلے ان کے مطابق ”هُوَ“ ”هِيَ“ ”أَنْتَ“ ”أَنْتِ“ ”أَنَا“ ”بُنَا“
تمرین ۱۲ سبق ۱۱ کے جملہ افعال سے اسم فاعل کی دونوں
شکلیں مع معنی لکھیے۔

تمرین ۱۳ سبق میں سے دس دس جملہ فعلیہ اور جملہ اسمیہ لکھ کر
ان کے اسمیہ یا فعلیہ ہونے کی وجہ بتائے۔
تمرین ۱۴ جملے صحیح کیجئے۔

(۱) عَلِمَتْ الْأُسْتَاذُ (۲) صَدَقَ الْأُسْتَاذَةُ (۳) هَذَا
أَكَلَتْ وَهِيَ شَارِبٌ (۴) اللَّهُ عَلِيمٌ (جملہ فعلیہ) جَهْلُ الْكَاذِبِ
(جملہ اسمیہ)

تمرین ۱۵ عربی بناؤ:- اس نے کھایا پھر تو نے کھایا۔ زید اندر

آیا پھر میں باہر نکلا۔ وہ لکھنے والا اور پڑھنے والا ہے۔ یہ کون ہے کیا
یہ پینے والا ہے؟۔ میں نے کھایا پھر کس نے کھایا؟۔ میں گیا پھر کون
گیا؟۔ یہ عورت جانے والی ہے اور میں بیٹھنے والا ہوں۔ لکھنے والی مریم
ہے۔ پڑھنے والا محمد ہے۔ مرد مرد ہے اور عورت عورت ہے۔
کیا زید پینے والا ہے؟۔ کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے۔ ہاں رسول
سچا ہے اور تم جھوٹے ہو۔ اللہ سچا ہے اور رسول سچا ہے۔ پھر کس نے سچ
کہا اور کس نے جھوٹ کہا؟۔

پانچواں سبق

وَحَدِّ (۱) حَضَرَ (۲) غَضِبَ (۳) فَرِحَ (۴) كَفَرَ (۵) فِي (۶)
مِنْ (۷) إِلَى (۸) عَلَى (۹) ب (۱۰) لِي (۱۱) أَيْنَ (۱۲) عَسْرَةً (۱۳)
حُجْرَةً (۱۴) لَعِبَ (۱۵) كُرَّةً (۱۶) بَيْتٌ (۱۷)

اس سے پہلے سبقوں میں آپ نے جہاں کوئی اسم پڑھا ہے اس پر
پیش تھا، دراصل ہر اسم کا پیدائشی حق یہی ہے کہ اس پر پیش ہو اس لئے
جب بھی ہم کوئی خالی اسم لکھتے ہیں اس کے آخری حرف کو (۱) پیش
دیدیتے ہیں۔ مثال کے طور پر تمام پچھلے اسباق میں اوپر لکھے ہوئے

اسماء دیکھیے۔ پھر جب کوئی اسم مبتدا ہوتا ہے تو اس کو بھی پیش ہوتا ہے اور جب کوئی اسم خبر ہوتا ہے تو اس کو بھی پیش "ے" ہوتا ہے۔ اسی طرح جب کوئی نام فاعل ہوتا ہے تو اسے بھی پیش ہوتا ہے۔ مثلاً تَرَىٰ اُسْتَاذٌ میں زید کو مبتدا ہونے کی وجہ سے "ے" ہے اور اُسْتَاذٌ کو خبر ہونے کی وجہ سے۔ ذَهَبَ رَجُلٌ میں رَجُلٌ فاعل ہے۔ اسی لئے اس کے "ل" کو پیش ہے خلاصہ یہ ہے کہ ہم نے ایسی چار شکلیں معلوم کی ہیں۔ جن میں اسم کو پیش ہوتا ہے ۱۔ خالی اسم ۲۔ مبتداء ۳۔ خبر۔ ۴۔ فاعل زید دینے والے آج کے سبق میں ہم نے کچھ ایسے حروف لکھے ہیں جو حروف اسم سے پہلے آتے ہیں اور اپنے اثر سے اُس اسم کے آخری حرف پر زیہ (د) کر دیتے ہیں۔

سبق میں یہ حروف ملا سے ا تا تک ہیں ان حروف کو زید دینے

والے حروف (حروف جاڑہ) کہتے ہیں اور جس اسم پر ان کے اثر سے زیہ (د) لگتا ہے اُسے زید لگا ہوا (مجرور) اسم کہتے ہیں۔

(نوٹ) بعض اسم اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ کسی حالت میں بھی اپنی

شکل نہیں بدلتے اور ان کی ہمیشہ ایک ہی حالت رہتی ہے۔ مثلاً اِهْلًا

هٰذِهِ مَنْ وَغَيْرَ زَيْدٍ دینے والے حروف کے جو معنی لکھے گئے ہیں وہ اکثر

وبیشتر استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن حقیقتاً ان کے معنی وہی ہیں جو محاورہ میں

صحیح ہوں۔ مثلاً۔ علی کے معنی "اوپر" یا "پر" ہیں۔ لیکن عربی میں جب ہم کہیں "قَرَأَ التَّمِيذَ عَلَى الْأُسْتَاذِ" تو اس کے معنی "شاگرد نے استاذ سے پڑھا" یا "استاذ کو سنایا" ہوں گے اور علی کے معنی اوپر یا پر نہیں ہوں گے۔ بلکہ "سے" یا "کو" ہو جائیں گے۔ ان حروف کے اور بھی معنی ہیں جو موقع پر بتائے جائیں گے۔ زیر دینے والے حروف اور زیر لگے ہوئے اسم سے مل کر جو مرکب بنتا ہے وہ کبھی مبتدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ مبتدا ہمیشہ اسم ہوتا ہے اور فی البیتِ دگر میں، عَلِيَّ الْكُرْسِيِّ (کرسی پر) کسی چیز کے نام نہیں ہوتے۔ اس لئے یہ مرکب یا تو خبر ہوتا ہے۔ ورنہ مبتدا یا خبر، یا فعل، اور فاعل میں سے کسی ایک سے متعلق ہوتا ہے۔ ۱۔ زَيْدٌ جَالِسٌ عَلِيَّ الْكُرْسِيِّ "۲۔ الْجَالِسُ عَلِيَّ الْكُرْسِيِّ زَيْدٌ" ۳۔ زَيْدٌ جَلَسَ عَلِيَّ الْكُرْسِيِّ" ۴۔ جَلَسَ زَيْدٌ عَلِيَّ الْكُرْسِيِّ" یہ پانچ جملے ایسے ہیں جن میں علی زیر دینے والا حرف ہے اور "الْكُرْسِيُّ زَيْدٌ لگا ہوا اسم ہے۔ پہلے جملے میں یہ مرکب "عَلِيَّ الْكُرْسِيِّ" جَالِسٌ سے متعلق ہے جو زید کی خبر ہے ۲ میں یہی مرکب الْجَالِسُ سے متعلق ہے جو مبتدا ہے ۳ میں یہی مرکب "جَلَسَ" سے متعلق ہے جو فعل ہے۔ اور زید کی خبر بھی ہے ۴ میں یہ مرکب زَيْدٌ کی خبر ہے ۵ میں یہی مرکب فاعل سے متعلق ہے جو زید ہے غرض کسی جگہ بھی یہ مرکب اسم کی قائم مقامی

نہ کر سکا، زبردینے والے حرف اور زیر لگے ہوئے اسم کے بعد مبتدأ نکرہ آجاتا ہے۔ مثلاً فِي الْبَيْتِ اُسْتَاذٌ لیکن اگر مبتدأ پہلے لائیں تو معرفہ لانا ہی بہتر ہے مثلاً اَلْاُسْتَاذُ فِي الْبَيْتِ ۔

سبق میں زبردینے والے حروف اور زیر لگے ہوئے اسموں کے مرکبات کی بہت سی مثالیں ہیں ان میں اس امر کا خاص طور پر لحاظ رکھنا چاہیے کہ جہاں اسم نکرہ ہو، اس کے معنی کسی، کوئی یا ایک لگا کر کرنے چاہئیں مثلاً عَلٰی طَاوِلَةٍ، کے معنی کسی میز پر اور جہاں اسم معرفہ ہو مثلاً عَلٰی الطَّاوِلَةِ وہاں صرف "میز پر" یا خاص میز پر کرنے چاہئیں۔

اٰیْن | ایک سوالیہ نام ہے جو جملہ اسمیہ میں خبر ہوتا ہے اور اس کے بعد جو اسم آتا ہے وہ اس کا مبتدأ ہوتا ہے۔ مثلاً اٰیْن الْکِتَابِ میں "اٰیْن خبر ہے اور الْکِتَابِ مبتدأ۔"

فِي بَيْتٍ . عَلٰی طَاوِلَةٍ . مِنْ اُسْتَاذٍ . عَلٰی الْمَكْتَبَةِ
لِلْمَرْأَةِ . فِي الدَّوَاةِ . بِالطَّبِیْبِ اَشِيْرٍ . عَلٰی السَّبُوْرَةِ .
بِاللّٰهِ . لِاِلٰهِ الرَّسُوْلِ . اِلَى اللّٰهِ . اِلَى رَحْبِلٍ . لِهَا
بِهَذِهِ . اِلَى الرَّسُوْلِ . اِلَى زَيْدٍ . لِجَمَدٍ . بِكُرَّةٍ
فِي دَوَاةٍ . بِمِمْ [مِمًا] مِمَّ [مِنْ مَا] اِلَى م [رِ اِلَى مَا]

عَلَى مَ [عَلَى مَا] فِيمَ [فِي مَا] لِمَ [لِمَا]
 بِمَنْ؟ مِمَّنْ [مِنْ مَنْ] إِلَى مَنْ؟ عَلَى مَنْ؟ لِمَنْ فِيمَنْ؟ بِمَنْ
 ذَهَبْتُ؟ ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ - بِمَنْ ذَهَبْتُ؟ ذَهَبْتُ بِالْكَرَّاسَةِ - بِمَنْ
 سَمِعْتُ؟ سَمِعْتُ مِنَ الْأُسْتَاذِ - إِلَى مَنْ ذَهَبْتُ؟ ذَهَبْتُ إِلَى
 زَيْدٍ - عَلَى مَنْ غَضِبْتُ الْأُسْتَاذَ؟ غَضِبْتُ الْأُسْتَاذَ عَلَى الْأَوْعِيَّةِ
 مِنْ أَيْنَ خَرَجَ الْأُسْتَاذُ؟ خَرَجَ الْأُسْتَاذُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ إِلَى
 أَيْنَ ذَهَبْتُ - ذَهَبْتُ إِلَى الْبَيْتِ -

ذَهَبْتُ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ - مِنْ أَيْنَ خَرَجَ الْكِتَابُ؟ خَرَجَ
 الْكِتَابُ مِنَ الصَّفِّ - مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ التَّمْيِذَ؟ عَلِمْتُ التَّمْيِذَ
 مِنَ الْكِتَابِ - مِنْ أَيْنَ إِلَى أَيْنَ؟ مِنَ الْبَيْتِ إِلَى الْمَدْرَسَةِ -
 ذَهَبْتُ مِنْ عُرْفَةٍ إِلَى عُرْفَةٍ - لَعِبَ التَّمْيِذُ بِالْكِتَابِ فِي الصَّفِّ
 ثُمَّ غَضِبَ الْأُسْتَاذُ عَلَى التَّمْيِذِ - كَذَبَ الرَّجُلُ غَضِبَ اللَّهُ
 عَلَى الْكَاذِبِ -



فِي الصَّفِّ أُسْتَاذٌ وَتَامِيذٌ وَمَقْعَدٌ وَمَكْتَبَةٌ وَسَبُّورَةٌ
 أَيْنَ الْكِتَابُ؟ الْكِتَابُ عَلَى الطَّائِلَةِ - الْكِتَابُ عَلَى الْكَرَّاسَةِ الْكِتَابُ
 فِي الْكَرَّاسَةِ -
 أَيْنَ الْكَاتِبُ؟ الْكَاتِبُ عَلَى الْكُرْسِيِّ - الْكَاتِبُ فِي الْبَيْتِ

ذَهَبَ الْكَاتِبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ .

مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ ؟ عَلِمْتُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ . عَلِمْتُ مِنْ

الْأُسْتَاذِ مِنْ أَيْنَ وَجَدْتَ ؟ وَجَدْتُ فِي الْبَيْتِ . وَجَدْتُ

فِي الْمَدِينَةِ . وَجَدْتُ فِي هَذَا .

مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ ؟ الْكَافِرُ كَفَرَ بِاللَّهِ . مَنْ غَضِبَ ؟

غَضِبَ زَيْدٌ . غَضِبَ الْأُسْتَاذُ . عَلَى مَنْ غَضِبَ ؟

الْأُسْتَاذُ ؟ غَضِبَ الْأُسْتَاذُ عَلَى التِّلْمِيذِ . غَضِبَ الْأُسْتَاذُ

عَلَى اللَّاعِبِ .

عَلَى مَنْ غَضِبَ اللَّهُ ؟ غَضِبَ اللَّهُ عَلَى الْكَافِرِ .

مَنْ لَعِبَ بِالْكُرَةِ . أَنَا لَعِبْتُ بِالْكُرَةِ . هَلْ هِيَ

لَعِبْتُ بِالْكُرَةِ ؟ نَعَمْ هِيَ لَعِبْتُ بِالْكُرَةِ . أَفَرِحْتَ بِهَذَا ؟

نَعَمْ ، أَنَا أَفَرِحْتُ بِهَذَا . إِلَى مَنْ ذَهَبْتَ ؟ ذَهَبْتُ إِلَى

زَيْدٍ . بِمَنْ كَفَرْتَ ؟ أَكْفَرْتُ بِاللَّهِ ؟ لِمَنْ غَضِبْتَ

وَعَلَى مَنْ غَضِبْتَ ؟ غَضِبْتُ لِهَذَا عَلَى زَيْدٍ . فَرِحْتَ

الْمَعَلَّةُ بِالتِّلْمِيذَةِ . مَنْ فِي الْبَيْتِ ؟ فِي الْبَيْتِ رَجُلٌ

وَأَمْرَأَةٌ . مَا فِي الْبَيْتِ ؟ فِي الْبَيْتِ كُرْسِيُّ وَطَاوِلَةٌ

مَنْ عَلَى الْكُرْسِيِّ ؟ عَلَى الْكُرْسِيِّ الْأُسْتَاذُ . عَلَى الْكُرْسِيِّ

مَا عَلَى الطَّائِلَةِ ؟ عَلَى الطَّائِلَةِ كِتَابٌ . الْكِتَابُ عَلَى
 الطَّائِلَةِ . أَيْ الْغُرْفَةِ أُسْتَاذٌ . نَعَمْ ، فِي الْغُرْفَةِ أُسْتَاذٌ
 هَلْ عَلَى الْمُقْعَدِ تَلْمِيزٌ ؟ نَعَمْ عَلَى الْمُقْعَدِ تَلْمِيزٌ . لَا ، عَلَى
 الْمُقْعَدِ أُسْتَاذٌ . أَنَا لِلَّهِ . هُوَ كَافِرٌ بِاللَّهِ . الْكَافِرُ كَاذِبٌ .
 اللَّهُ حَاضِرٌ . التَّلْمِيزُ حَاضِرٌ فِي الْبَيْتِ . الْأُسْتَاذُ حَاضِرٌ
 فِي الْمَدْرَسَةِ . فِي الْبَيْتِ غُرْفَةٌ . الْكُرَةُ حَاضِرَةٌ . التَّلْمِيزُ
 لَا عَيْبَةَ . أَنَا كَفَرْتُ بِاللَّهِ ؟ هَذِهِ كَافِرَةٌ بِاللَّهِ .
 لِمَنْ هَذَا ؟ هَذَا لِزَيْدٍ . لِمَنْ أَنْتَ ؟ أَنَا لِلَّهِ .
 لِمَنْ الْقَلَمُ ؟ الْقَلَمُ لِلْأُسْتَاذِ لِمَنْ الْكِتَابُ ؟ الْكِتَابُ لِلتَّلْمِيزِ . لِمَنْ
 الْبَيْتُ ؟ الْبَيْتُ لِلْحَمْدِ . لِمَنْ الْكُرَّاسَةُ ؟ الْكُرَّاسَةُ
 لِلتَّلْمِيزَةِ . لِمَنْ الْكُرَةُ ؟ الْكُرَةُ لِلْأَعْبِ . مِنْ أَيْنَ
 وَ إِلَى أَيْنَ ؟ مِنَ الْمَدْرَسَةِ إِلَى الْبَيْتِ . مِنْ أَيْنَ
 خَرَجَ الْأُسْتَاذُ ؟ خَرَجَ الْأُسْتَاذُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ .
 خَرَجَ الْأُسْتَاذُ مِنَ الصَّفِّ . إِلَى أَيْنَ ذَهَبَ التَّلْمِيزُ ؟
 ذَهَبَ التَّلْمِيزُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ . ذَهَبَ التَّلْمِيزُ إِلَى الْبَيْتِ
 عَلَى مَنْ قَرَأَتْ ؟ قَرَأَتْ عَلَى ذَاكِرِ حَسِينٍ . التَّلْمِيزُ قَرَأَ
 عَلَى الْأُسْتَاذِ . قَرَأَ التَّلْمِيزُ مِنَ الْكِتَابِ . أَنَا كَتَبْتُ

إِلَى الْأُسْتَاذِ .

بِمَ (بِمَا) كَتَبْتُ ؟ كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ . بِمَ لَعِبْتُ ؟ لَعِبْتُ

بِالْكُرَةِ

تمرین ۱ اب تک جو نام پڑھے ہیں ان سے پہلے زیر

دینے والے حروف میں سے کوئی حرف لگا کر اس کی دونوں صورتیں

(معرفة و نكرة) مع معنی لکھئے ، اسم فاعل کی دونوں شکلیں بھی

اسم میں شمار ہونگی . مثلاً ضَارِبَةٌ . ضَارِبٌ .

تمرین ۲ ذیل کے جملوں کو صحیح کرو :

(۱) جَلَسَ مَدْرِيْمٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ (۲) ذَهَبْتُ زَيْدًا إِلَى

الْمَدْرَسَةِ . (۳) هَلْ جَلَسْتَ إِمْرَأَةً مِنَ الْكُرْسِيِّ ؟

(۴) مَنْ ذَهَبْتُ إِلَى الْبَيْتِ . (۵) هَلْ أَنَا كَتَبْتُ عَلَى السَّبْوَةِ

تمرین ۳ جملوں کی خالی جگہ کو موزوں الفاظ سے پر کرو :

(۱) هَلْ هُوَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ ؟ (۲) مَنْ الْبَيْتِ

(۳) ذَهَبْتُ إِلَى ثُمَّ مِنَ الْمَدْرَسَةِ

الْبَيْتِ (۴) هَلِ التَّرَابِيذُ عَلَى الْكُرْسِيِّ (۵) هَلْ أَكَلْتُ الْبَيْتِ

۶ - الْعِبْتُ الْكُرَةَ الْمَدْرَسَةَ

تمرین ۴ عربی بناؤ :

- (۱) اللہ کافر پر غصہ ہوا . (۲) زید نے میز اور کرسی پر کھایا . (۳) شاگرد نے مدرسہ میں پایا پھر وہ خوش ہوا . (۴) میز کہاں گئی ؟ (۵) شاگرد کلاس میں آیا پھر اُستاد مدرسہ میں آیا (۶) کافر نادان ہے اور رسول جاننے والا ہے . (۷) اللہ معبود ہے اور رسول سچا ہے پھر کافر جھوٹا ہے . (۸) تم کہاں اور وہ کہاں ؟ (۹) یہ (مونت) کافر ہے (۱۱) اللہ سچا ہے رسول سچا ہے اور میں سچا ہوں . (۱۲) اُستاد شاگرد سے خوش ہوا . (۱۳) میں زید پر غصہ ہوا . (۱۴) تو کون ہے اور زید کون ہے ؟ (۱۵) تم گھر میں کہاں سے داخل ہوئے .

چھٹا سبق

نَظَرَ (۱) وَقَفَ (۲) نَزَلَ (۳) قِطَارٌ (۴) سَيَّارَةٌ (۵)
عَرَبِيَّةٌ (۶) طَيَّارَةٌ (۷) بَرٌّ (۸) أَرْضٌ (۹) بَحْرٌ (۱۰)
هَوَاءٌ (۱۱) سَفِينَةٌ (۱۲) سَمَاءٌ (۱۳) مَسْجِدٌ (۱۴)

ہم پچھلے کسی سبق میں مؤنث اسم کی ایک علامت (ة - ة) بیان کر آئے ہیں اسکے

مؤنث، مذکر

علاوہ ہر وہ نام جو کسی مادہ کے لئے بولا جائے مؤنث ہوگا خواہ اُس میں "ث" ہو یا نہ ہو مثلاً مَرِيْمٌ، هِنْدٌ نیز شہروں کے نام مثلاً دِهْلِي، بمبائی وغیرہ، مؤنث کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک تو وہ مؤنث جس کے مقابل میں کوئی مذکر ہو مثلاً عورت (اِمْرَاةٌ) کے مقابل میں مذکر مرد (رَجُلٌ) ہے یا قَارِحَةٌ (پڑھنے والا) کے مقابل میں قَارِئَةٌ (پڑھنے والی) ہے اس قسم کا مؤنث "حقیقی مؤنث" کہلاتا ہے۔ دوسری وہ جس کو اہل زبان مؤنث بولیں حالانکہ اس کے مقابل کوئی مذکر اُس کی جنس سے نہ ہو مثلاً اردو میں "کتاب" مؤنث ہے حالانکہ کتاب کا مذکر نہیں ہوتا اسی طرح عربی میں کچھ اسم مؤنث ہیں۔ مثلاً آج کے سبق میں اَرْضٌ، سَمَاءٌ وغیرہ ایسے مؤنث کو "مؤنث سماعی" کہتے ہیں۔ پہلی قسم آسانی سے پہچانی جاسکتی ہے لیکن دوسری قسم کا پہچاننا مشکل ہے اس کے لئے کچھ قاعدے (مثلاً ة، ة، ة) بنا دیئے گئے ہیں۔ اور ان قاعدوں کی زد سے جو لفظ بچ جاتے ہیں وہ چند گنتی کے لفظ ہیں جن کو نظر میں رکھنا چاہیے۔ انہی میں اَرْضٌ و سَمَاءٌ (مؤنث) ہیں۔ ہم نے سبق کے معنوں میں ہر اسم کے آگے مذکر یا مؤنث لکھ دیا ہے۔

جملہ اسمیہ مبتدا اور خبر کے متعلق مزید یاد دہانی کے لئے یہاں پھر لکھتے ہیں کہ جس اسم سے پہلے زیر دینے والے حروف آجائیں وہ اسم مبتدا نہیں ہو سکتا نیز یہ کہ زیر دینے والے حرف اور زیر لگے ہوئے اسم سے مل کر جو مرکب خبر بنتا ہے اس کے بعد مبتدا نکرہ بھی آ سکتا ہے مثالیں سبق میں دیکھیے۔

جملہ فعلیہ جملہ فعلیہ میں پہلے فعل آتا ہے اور پھر فاعل عربی میں فاعل کو پیش (ء یا ؤ) ہوتا ہے۔

جس طرح ہر اسم سے پہلے زیر دینے والے حروف آتے ہیں "مَنْ" "مَا" "هَذَا" "هَذِهِ" سے پہلے بھی آتے ہیں لیکن چونکہ یہ اسم اپنی ایک ہی حالت میں رہتے ہیں اس لئے ان پر زیر ظاہر نہیں ہوتا ہاں "مَا" کا الف اکثر حذف ہو جاتا ہے لکھنے میں بھی قدرے اختلاف ہو جاتا ہے مثلاً مِّنْ مَنْ (کس شخص سے) "مِمَّنْ" اور مِّنْ مَا کو "مِمَّا" یا "مِمَّ" (کس چیز سے) "مِمَّا" کو "مِمَّ" (کس چیز کے لئے، کیوں) لکھا جائے گا۔
هَذَا قِطَارٌ - هَذِهِ سَيَّارَةٌ - هَذِهِ سَفِينَةٌ - هَذِهِ

عَرَبِيَّةٌ. هَذَا بَرٌّ وَهَذَا بَحْرٌ. هَذِهِ طَيَّارَةٌ وَهِيَ ذَاهِبَةٌ
إِلَى لَنْدَنَ. هَذِهِ سَفِينَةٌ وَهِيَ ذَاهِبَةٌ إِلَى عَدَنَ.
أَنَا عَلَى الْأَرْضِ وَأَنْتَ عَلَى السَّمَاءِ. الْبَرُّ وَالْبَحْرُ لِلَّهِ. الْأَرْضُ
وَالسَّمَاءُ لِلَّهِ. السِّيَّارَةُ عَلَى الْأَرْضِ. السَّفِينَةُ فِي الْبَحْرِ.
الطَيَّارَةُ فِي الْهَوَاءِ. نَظَرْتُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَى الْأَرْضِ
ذَهَبْتُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ. هَذِهِ سَيَّارَةٌ وَهِيَ
ذَاهِبَةٌ إِلَى الْمَدْرَسَةِ. السِّيَّارَةُ وَاقِفَةٌ فِي الْمَدْرَسَةِ.
الطَيَّارَةُ نَازِلَةٌ عَلَى الْأَرْضِ. الْعَرَبِيَّةُ ذَاهِبَةٌ إِلَى الْمَسْجِدِ
الْتَّامِيذُ نَظَرَ إِلَى الْأُسْتَاذِ. أَنَا نَاطِرَةٌ إِلَى الطَيَّارَةِ.
فِي الْأَرْضِ بَرٌّ وَبَحْرٌ. أَنَا وَاقِفٌ فِي الْبَيْتِ هِيَ نَاطِرَةٌ فِي الْكِتَابِ.
أَنَا نَازِلٌ فِي دِهْلِي. أَجَلَسْتُ فِي الْقِطَارِ وَ نَعَمْ جَلَسْتُ فِي
الْقِطَارِ. أَهِيَ جَلَسْتُ فِي الطَيَّارَةِ وَ نَعَمْ هِيَ جَلَسْتُ فِي الطَيَّارَةِ.
مَا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ وَ نَزَلَ الْقُرْآنُ مِنَ السَّمَاءِ. نَزَلَتِ التَّوْرَةُ
مِنَ السَّمَاءِ. عَلَى مَنْ نَزَلَ الْقُرْآنُ؟ نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى مُحَمَّدٍ عَلَى
مَنْ نَزَلَ الْإِنْجِيلُ؟ نَزَلَ الْإِنْجِيلُ عَلَى عِيسَى. إِلَى مَنْ (مَا)
نَظَرْتُ؟ نَظَرْتُ إِلَى الْأَرْضِ. فِيمَ (فِي مَا) جَلَسْتُ؟ جَلَسْتُ
فِي الْقِطَارِ. جَلَسْتُ فِي الطَيَّارَةِ. جَلَسْتُ فِي الْمَسْجِدِ.

وَقَفَّتِ الْعَرَبِيَّةُ وَنَزَلَ الْأُسْتَاذُ ثُمَّ دَخَلَ فِي الْمَدْرَسَةِ فِي
 الْهَوَاءِ طَيَّارَةً فِي الْبَحْرِ سَفِينَةً عَلَى الْكُرْسِيِّ أُسْتَاذُ فِي
 الْبَيْتِ امْرَأَةً فِي الْمَسْجِدِ رَجُلٌ فِي السِّيَّارَةِ مُعَلِّمَةٌ فِي
 الطَّيَّارَةِ أُسْتَاذٌ فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ لِيَزِيدَ الْكِتَابَ وَالْقَلَمَ
 فِي الْبَيْتِ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ عَلَى الْمَقْعَدِ التَّامِيذُ وَالتَّامِيذَةُ
 هَلْ هَذِهِ طَيَّارَةٌ؟ نَعَمْ هَذِهِ طَيَّارَةٌ لَا هَذِهِ سَيَّارَةٌ هَلْ
 الْقِطَارُ فِي السَّمَاءِ؟ لَا الْقِطَارُ عَلَى الْأَرْضِ هَلِ السَّفِينَةُ فِي
 الْبَحْرِ؟ نَعَمْ السَّفِينَةُ فِي الْبَحْرِ هَلْ فِي الْأَرْضِ بَرٌّ وَبَحْرٌ نَعَمْ
 فِي الْأَرْضِ بَرٌّ وَبَحْرٌ مَنْ لِلسَّفِينَةِ فِي الْبَحْرِ؟ اللَّهُ لِلسَّفِينَةِ
 فِي الْبَحْرِ الْبَحْرُ وَالْبَرُّ لِلرَّجُلِ السَّفِينَةُ وَالسِّيَّارَةُ لِلرَّجُلِ
 وَالْقِطَارُ وَالطَّيَّارَةُ لِلرَّجُلِ وَالرَّجُلُ لِلَّهِ أَنْظَرْتُ إِلَى السَّمَاءِ؟
 نَعَمْ نَظَرْتُ إِلَى السَّمَاءِ نَزَلَ جِبْرِيْلُ مِنَ السَّمَاءِ عَلَى الْأَرْضِ
 وَقَفَّتِ السَّفِينَةُ نَظَرْتُ الْمُتَعَلِّمَةَ نَزَلَتْ الطَّيَّارَةُ جَلَسْتُ
 فِي السَّفِينَةِ دَخَلْتُ فِي السِّيَّارَةِ كَتَبْتُ عَلَى الْكُرْسِيِّ سَلَامَةً
 بِالْقَلَمِ هُوَ كَذَبٌ عَلَى اللَّهِ أَنْتَ كَذَبْتَ عَلَى زَيْدٍ بِمِمْ دِيمَا
 كَتَبَ زَيْدٌ؟ كَتَبَ زَيْدٌ بِالْقَلَمِ كَتَبَ زَيْدٌ بِالطَّيَّاسِثِرِ
 عَلَى مَنْ دَمَا جَلَسَ زَيْدٌ جَلَسَ زَيْدٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ

حَلَسَ زَيْدٌ عَلَى الْمَقْعَدِ

تمرین ۱۔ سبق کے تمام جملوں کو غور سے دیکھو۔ جملہ اسمیہ کے آگے "س" اور جملہ فعلیہ کے آگے "و" لکھو۔

تمرین ۲۔ جملے درست کرو (۱) هَذَا الْأَرْضُ - (۲) هُوَ وَقِفَةٌ (۳) الْمُرَاةُ فِي السِّيَارَةِ (۴) مَنْ جَالِسَةٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ (۵) أَنَا نَزَلْتُ مِنَ السَّمَاءِ -

تمرین ۳۔ عربی بناؤ۔ (۱) آسمان اور زمین خدا کے لئے ہیں (۲) تو نے کس چیز سے لکھا (۳) اس نے منظم سے کتاب پر لکھا (۴) میں نے زمین سے آسمان تک دیکھا (۵) کیا تو بیٹی سے دہلی تک گئی؟ (۶) زید کس بات پر غصہ ہوا اور کس چیز سے خوش ہوا؟ (۷) اس نے لکھنے والے پر جھوٹ کہا (۸) کیا تو نے اللہ سے انکار کیا (۹) اللہ آسمان اور زمین میں ہے خشکی اور تری میں ہے (۱۰) دریا میں کشتی اور زمین پر ریل کس کے لئے ہے؟ (۱۱) وہ کہاں سے گیا اور کہاں تک گیا (۱۲) تو نے کس چیز سے جانا اور کس چیز سے دیکھا (۱۳) تو کیوں (کس لئے) اترا (۱۴) کیا تو کشتی میں بیٹھا؟ (۱۵)

آسمان اور زمین کس کے لئے ہیں ؟

ساتواں سبق

لَ ۱۱، وَ ۱۲، يَا ۱۳، أَيُّهَا ۱۴، أَيْتُهَا ۱۵،
 نَفْسُ ۱۶، هُ ۱۷، هَا ۱۸، لَ ۱۹، لِه ۲۰، ي ۲۱،
 إِنْسَانٌ ۲۲، شَيْطَانٌ ۲۳، جَنَّةٌ ۲۴، نَارٌ ۲۵،
 رَاجِعٌ ۲۶، خَلَقَ ۲۷

زیر دینے والے | پچھلے سبق میں جو زیر دینے والے حروف
 حروف | پڑھے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی زیر دینے والے

حروف ہیں جن میں سے دو آج کے سبق میں ہیں 'ا' اور 'و'،
 یہ حروف بھی زیر دینے والے ہیں جو اسم سے پہلے آتے ہیں
 اور اس کے آخری حرف کو زیر دے دیتے ہیں پہلے
 جو "و" تم نے پڑھا ہے۔ وہ "اور" کے معنی میں
 مستعمل ہے اور وہ دو لفظوں یا جملوں کے درمیان
 آتا ہے مگر یہ "و" جملے کے ابتدا میں قسم کے لئے آتا
 ہے اور اس کے بعد ہمیشہ اسم ہی آتا ہے اور اس اسم کو زیر دینا ہے مثلاً

سبق میں موجود ہیں

یا ایتھا، ایتھا | یا ایتھا، یا ایتھا، کسی مذکر کو آواز
دینے کے لئے استعمال ہوتے ہیں یا کے لئے

جو اسم آتا ہے۔ اس پر "ال" نہیں آتا، صرف اللہ سے پہلے
"یا" آتا ہے۔ حالانکہ "اللہ" پر "ال" لگا ہوا ہے، ایتھا
اور یا ایتھا سے اس اسم کو پکارتے ہیں۔ جس پر "ال" ہو، یا
اور ایتھا کے بعد اسم کے آخری حرف کو ایک پیش آتا ہے۔ مؤنث
نام کو پکارنے کے لئے اگر "ال" نہ ہو تو "یا" استعمال ہوتا ہے
"ال" ہو تو "یا ایتھا" اور "ایتھا" سے پکارتے ہیں۔

اسم ظاہر اور اسم ضمیر | ایک اسم تو وہ ہوتا ہے جو کسی کا بعینہ
نام ہوتا ہے۔ مثلاً، زید، مریم

میز، کرسی وغیرہ دوسرا اسم وہ ہوتا ہے۔ جس سے ہم کسی اسم کو
سمجھ لیں۔ لیکن وہ بظاہر کسی کا نام نہیں ہوتا ہے۔ ایسے نام کو
"اسم ضمیر" کہتے ہیں دیکھئے "احمد آیا اور اس نے کھایا" میں
احمد تو اسم ظاہر ہے اور "اس" اسم ضمیر ہے جو اس وقت احمد
کے لئے استعمال ہوا ہے۔ "هو" یعنی "انت"۔ "انت" اور "انا" جو ہم پہلے
پڑھ چکے ہو، یہ اسم ضمیر ہیں آج کے سبق کا ہاں لکھا۔ لکھ اور "ی" اسم

ضمیریں فرق یہ ہے کہ آج کے سبق کی ضمیریں زیر دینے والے
 حرفوں کے بعد آسکتی ہیں اور ھُو، ھِی، اَنْتَ، اَنْتِ
 اور اَنَا صرف اس جگہ آتے ہیں جہاں اسم کو پیش ہوتا ہے
 جہاں اسم کو زیر ہوتا ہے وہاں آج کے سبق کی ضمیریں
 استعمال ہوتی ہیں دیکھیے زَيْدٌ عَالِمٌ میں زید کو مبتدا
 ہونے کی وجہ سے پیش ہے۔ اگر ہم زید کی جگہ کوئی ضمیر لانی
 چاہیں تو "ھُو" آئے گی "ہ" نہیں آئے گی۔ اس کے
 برخلاف اگر آپ "اَحْمَدُ فِي الْبَيْتِ" میں سے "الْبَيْتِ"
 کو ہٹا کر اس کی جگہ ضمیر لائیں تو چونکہ "الْبَيْتِ" کی
 "ت" کو زیر ہے۔ اس لئے اس کی جگہ "ہ" کی ضمیر
 استعمال ہوگی اور ہم کہیں گے "اَحْمَدُ فِيْهِ" کو
 ہمیشہ "ہ" ہی پڑھتے ہیں۔ لیکن جب اس سے پہلے
 "ت" ایسی بی جس پر جزم ہو، یا اس سے پہلے کوئی ایسا
 حرف ہو۔ جس پر زیر ہو تو پھر "ہ" پڑھتے ہیں۔ مثلاً
 فِيْهِ، عَلَيْهِ، اِلَيْهِ، بِهٖ وغیرہ۔
 نوٹ، تمام ضمیریں معرفہ ہوتی ہیں اور اسی لئے ان پر "ال"
 نہیں آسکتا۔ تمام ضمیریں ایک حالت میں رہتی ہیں۔ ان پر
 خواہ زیر دینے والا حرف لگاؤ یا کوئی اور چیز وہ اپنی صورت

نہیں بدلتیں۔

”ل“ جو زیدینے والا حرف ہے اس کے بعد جب اسم ظاہر ہوتا ہے تو اسے زیر ہوتا ہے۔ اگر اسم ضمیر ہو تو اسے زیر ہوتا ہے۔ صرف ”ی“ ایسی ضمیر ہے کہ اس سے پہلے جو حرف ہوتا ہے اسے زیر ہی ہوتا ہے۔ مثالیں لَزِيدٍ۔ لِلّٰهِ لَهُ۔ لَكَ۔ لِي۔

كَالْبَيْتِ . كَالْمَدْرَسَةِ . كَزَيْدٍ . كَالْجَنَّةِ . كَهَذَا
وَاللّٰهِ . وَالْقُرْآنِ . وَالْقَلَمِ . وَالْكِتَابِ . وَالْبَيْتِ . يَا زَيْدُ
يَا رَجُلُ . يَا مَرْيَمُ . يَا شَيْطَانَ . يَا إِنْسَانَ . يَا اللّٰهَ . يَا نَفْسُ
يَا أُسْتَاذُ . يَا تَلْمِيذَةً . يَا كَافِرَةً . أَيُّهَا الرَّجُلُ . أَيُّهَا الْمَرْأَةُ
أَيُّهَا الْإِنْسَانُ . أَيُّهَا النَّفْسُ . أَيُّهَا الرَّسُولُ . يَا أَيُّهَا
الشَّيْطَانُ . يَا نَارُ . فِيهِ . فِيهَا . فِيكَ . فِيَّ . عَلَيْهِ
عَلَيْكَ . عَلَيْهَا . عَلَيْكَ . عَلَيَّ . إِلَيْهِ . إِلَيْهَا . إِلَيْكَ . إِلَيْيَ
إِلَيَّ . بِهِ . بِهَا . بِكَ . بِكِ . بِي . لَهُ . لَهَا . لَكَ . لَكِ
لِي . مِنْهُ . مِنْهَا . مِنْكَ . مِنْكِ . مِنِّي . فِي الْجَنَّةِ . فِي النَّارِ
لِلْإِنْسَانِ . مِنَ الْجَنَّةِ . إِلَى النَّارِ . اَيْنَ هُوَ هُوَ فِي الْبَيْتِ
هُوَ فِي الْجَنَّةِ . هُوَ فِي الْمَسْجِدِ . هُوَ فِي الْعَرَبِيَّةِ . هُوَ فِيهَا .

هُوَ عَلَى الْكَرْسِيِّ . يَا زَيْدُ هَلْ أَكَلْتُ ؟ نَعَمْ أَكَلْتُ . يَا
 رَجُلُ أَيْنَ ذَهَبْتَ ؟ ذَهَبْتُ إِلَى الْبَحْرِ . يَا أَيُّهَا التَّلْمِيذُ
 هَلْ قَرَأْتَ ؟ نَعَمْ قَرَأْتُ . يَا أَيُّهَا الْمُتَعَلِّمَةُ هَلْ
 تَهَمَّتْ ؟ نَعَمْ تَهَمَّتْ . خَلَقَ اللَّهُ وَهُوَ الْخَالِقُ . آدَمُ فِي
 الْجَنَّةِ وَالشَّيْطَانُ فِي النَّارِ . أَنَا رَاجِعٌ إِلَى اللَّهِ . اللَّهُ خَالِقُ
 أَنَا إِلَيْهِ رَاجِعٌ . كَفَرَتِ النَّفْسُ وَهِيَ كَافِرَةٌ . وَالكَافِرَةُ
 فِي النَّارِ .

الْنَّفْسُ شَيْطَانٌ . الْإِنْسَانُ رَاجِعٌ إِلَى اللَّهِ . وَكَهَذَا
 الشَّيْطَانُ رَاجِعٌ إِلَى اللَّهِ . فِي جَنَّةٍ وَالْكَافِرُ نَارٌ . لِلْكَافِرِ
 نَفْسٌ كَالشَّيْطَانِ . فِي نَفْسٍ رَاجِعَةٌ إِلَى اللَّهِ . لَكَ نَارٌ
 وَلَهُ جَنَّةٌ هَذَا رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ امْرَأَةٌ كَالرَّجُلِ
 فِي النَّفْسِ وَالرَّجُلُ نَفْسٌ أَيْ بَيْتٌ وَذَلِكَ بَيْتٌ . هَذِهِ مَدْرَسَةٌ
 فِيهَا صَفٌّ وَفِيهَا مَقَرَّةٌ وَفِيهَا أَسْتَاذٌ وَفِيهَا تَلْمِيذٌ . هَذِهِ
 مَدْرَسَةٌ قَرَأْتُ فِيهَا وَكُتِبَتْ هَذَا بَيْتٌ أَنَا بَيْتُهُ وَفِيهِ
 امْرَأَةٌ وَفِيهِ أَحْسَنٌ وَهُوَ تَلْمِيذٌ وَفِيهِ زَيْدٌ وَهُوَ أَسْتَاذٌ
 هَذَا الْإِسْتَاذُ أَكَلَ الْإِسْتَاذُ قَيْدًا وَشَرِبَ ثُمَّ ذَهَبَ
 إِلَى الْمَدْرَسَةِ . الْكِتَابُ أَسْتَاذٌ . فِي اللَّهِ وَهُوَ لَكَ يَا كَافِرُ

هَلْ لَكَ إِلَهٌ إِلَّا زَيْدٌ بَيْتٌ فِيهِ حُجْرَةٌ وَفِي الْحُجْرَةِ طَائِلَةٌ
وَكُرْسِيٌّ وَعَلَى الطَّائِلَةِ كِتَابٌ وَكُرْأَسَةٌ وَقَلَمٌ وَدَوَاةٌ . أَنَا
دَخَلْتُ فِي الْحُجْرَةِ وَجَلَسْتُ عَلَى الْكُرْسِيِّ وَقَرَأْتُ مِنْ
الْكِتَابِ وَكَتَبْتُ فِي الْكُرْأَسَةِ يَا قَلَمُ .

النَّفْسُ صَادِقَةٌ وَكَاذِبَةٌ . وَالْإِنْسَانُ كَاذِبٌ
وَصَادِقٌ . وَالشَّيْطَانُ كَاذِبٌ . وَاللَّهُ صَادِقٌ وَالرَّسُولُ
صَادِقٌ . اللَّهُ إِلَهُ مُحَمَّدٍ رَسُولٍ . زَيْدٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ
أَنَا مِنْكَ وَأَنْتَ مِنِّي . أَنَا مِنْهَا وَهِيَ مِنِّي . صَدَقْتَ نَفْسُ ثُمَّ
كَذَبْتَ . رَجَعْتَ النَّفْسُ إِلَى اللَّهِ . ذَهَبْتَ النَّفْسُ إِلَى
الشَّيْطَانِ رَجَعْتَ إِلَى اللَّهِ . يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ أَنْتَ رَاجِعٌ
إِلَى اللَّهِ . هَذِهِ أَرْضٌ وَهِيَ لِلَّهِ . فِيهَا بَرٌّ وَمَجْرٌ . فِيهَا بَيْتٌ
وَمَدْرَسَةٌ فِيهَا إِنْسَانٌ وَشَيْطَانٌ . فِيهَا صَادِقٌ وَكَاذِبٌ
الْكَاذِبُ فِي النَّارِ . وَالصَّادِقُ فِي الْجَنَّةِ . الْقُرْآنُ كِتَابٌ
مِنَ اللَّهِ إِلَى الْإِنْسَانِ نَزَلَ بِهِ جِبْرِيْلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى
الْأَرْضِ . ذَهَبَ التِّلْمِيذُ بِالْكِتَابِ إِلَى الْمَدْرَسَةِ . ذَهَبَتْ
الْمُتَعَلِّمَةُ بِالْكَرْأَسَةِ إِلَى الْمَدْرَسَةِ . يَا أَيُّهَا النَّفْسُ
أَنْتِ كَالشَّيْطَانِ وَأَنَا كَفَرْتُ بِكَ . مِنْ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ

اللَّهُ الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ لَهُ الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ . مَنْ إِلَهٌ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ؟ اللَّهُ إِلَهُ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ . النَّفْسُ لَكَ وَعَلَيْكَ ، أَنْقُرَانُ لَكَ وَعَلَيْكَ . يَا اللَّهُ . لِي وَلَا عَلَيَّ . الْكِتَابُ كَالْكُرَّاسَةِ وَالْكُرَّاسَةُ كَالكِتَابِ . الْبَيْتُ كَالْمَدْرَسَةِ وَالْمَدْرَسَةُ كَالْبَيْتِ ، أَلَا كِتَابٌ ؟ نَعَمْ لِي كِتَابٌ . هَلْ فِي الْمَدِينَةِ مَدْرَسَةٌ ؟ نَعَمْ فِيهَا مَدْرَسَةٌ .



تمرین ۱ جملے صحیح کرو:-

(۱) يَا زَيْدٌ هَلْ لَكَ بَيْتٌ ؟ (۲) وَاللَّهُ أَنْتَ كَاذِبٌ
(۳) كَتَبْتُ مِنَ الْقَلَمِ بِالْكُرَّاسَةِ (۴) هَلِ الْمَسْجِدُ
كَالْمَدْرَسَةِ (۵) ذَهَبَ اللَّهُ بِهِ .

تمرین ۲ جملوں کی خالی جگہ موزوں کلمات سے پُر کرو

(۱) اللَّهُ الرَّسُولُ صَادِقٌ (۲) أَيَّتُهَا أَنْتِ
كَاذِبَةٌ (۳) خَرَجَتْ الْبَيْتِ وَذَهَبَتْ
..... الْمَدْرَسَةِ وَكَتَبَتْ الْقَلَمِ الْكُرَّاسَةِ
(۴) ... أَخَذَ لَ جَنَّةً وَ... الْكَافِرِ النَّارُ (۵) مِنْ
الْكِتَابِ وَالْقَلَمِ ؟

تمرین ۳ عربی بناؤ۔

(۱) میں گھر کی طرف واپس آیا پھر گھر میں گیا اور کرسی پر بیٹھا

(۲) اے اللہ تو بنانے والا ہے اور جی جھوٹا ہے (۳) کیا جنت

جھوٹے کے لئے ہے اور جہنم سچے کے لئے ہے؟ (۴) اے نفس

تو اللہ کی طرف پلٹنے والا ہے (۵) جنت آسمان میں ہے اور

اسی طرح جہنم بھی آسمان میں ہے (۶) استاد گیا اور اس لئے میں

گیا پھر مریمؑ (۷) اے عورت اللہ کی قسم تو کافر ہے اور کافر شیطان

کی طرح ہے اور شیطان آگ میں ہے (۸) ہاں میں نے قرآن میں

سے پڑھا (۹) اس کے لئے اور تیرے لئے کیا ہے آسمان میں؟

(۱۰) وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں (۱۱) میں نے تیری طرف

لیکھا (۱۲) اُستاذ شاگرد کے ساتھ گیا (۱۳) آپ نے کہاں سے معلوم

کیا۔؟



سبق
آبھواں سبق

اسْمُ (۱) حَالُ (۲) صِحَّةٌ (۳) حَسَنٌ طَيْبٌ (۴) وَالِدٌ أَبٌ (۵)

وَالِدَةٌ أُمٌّ (۶) أَخٌ أُخْتُ (۷) بِنْتُ (۸) ابْنٌ وَاوَدٌ (۹) كَيْفَ (۱۰)

بَابُ (۱۲) رَبُّ (۱۳) عَيْدٌ (۱۴) أُمَّةٌ (۱۵) مُنْحَرِفٌ (۱۶)

اضافت | ایک نام کو دوسرے نام کی طرف منسوب کرنا،

ایک نام کو دوسرے نام سے جوڑنا یا متعلق کرنا "اضافت"

کہلاتا ہے، "اضافت" دو ناموں کے باہمی تعلق کی کئی قسمیں

ہیں۔ ایک تو رشتہ داری کا تعلق جیسے "باپ کا بیٹا" (أَبْنُ الْوَالِدِ)

"زید کی عورت" (إِمْرَأَةُ زَيْدٍ) دوسری ملکیت کا تعلق "زید

کا گھر" (بَيْتُ زَيْدٍ) "استاذ کا قلم" (قَلَمُ الْأَسْتَاذِ) تیسری جزء

کامل سے تعلق مثلاً "گھر کا دروازہ" (بَابُ الْبَيْتِ) اردو میں

اس قسم کی اضافت کے لئے 'را'، 'ری'، 'ے'، 'کا'، 'کی'، 'کے'، 'نا'، 'نی'،

'نے' استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً 'میرا گھر'، 'اس کا قلم'، 'اپنا مدرسہ

وغیرہ'، اضافت کے ذریعہ دو ناموں سے مل کر جو مجموعہ بنتا

ہے۔ اس کو "مرکب اضافی" کہتے ہیں، 'مرکب اضافی' کے دو ناموں

میں سے ایک نام کو ہم "مضاف" اور دوسرے کو "مضاف الیہ"

کہتے ہیں، ذیل میں ہم مرکب اضافی کے دو ناموں کی تفصیل

اور عربی میں مرکب اضافی بنانے کا قاعدہ بیان کریں گے۔

مضاف الیہ

مضاف

مرکب اضافی	۱۔ مرکب اضافی کا پہلا	۱۔ مرکب اضافی کا دوسرا اسم
کے اجزاء کی تفصیل	اسم مضاف کہلاتا ہے	"مضاف الیہ" کہلاتا ہے

۲۔ اسم ظاہر ہوتا ہے	۲۔ کبھی اسم ظاہر اور کبھی اسم ضمیر و اشارہ ہوتا ہے۔
۳۔ وہ نام جس کو کسی دوسرے نام کی طرف منسوب کیا جائے، کسی دوسرے نام سے مربوط و متعلق کیا جائے۔	۳۔ وہ نام جس کی طرف کسی دوسرے نام کو منسوب کیا جائے یا جس کی طرف کسی دوسرے نام کو مربوط و متعلق کیا جائے۔
۴۔ مملوکہ شے، وہ چیز جو کسی کی ملکیت ہو یا کسی کے قبضہ میں ہو۔	۴۔ مالک، جو کسی چیز کا مالک ہو۔

مرکب اضافی بنانے کا طریقہ	۱۔ عربی میں "مضاف" پہلے آتا ہے، اسم نکرہ ہوتا ہے اور اس پر "ال" نہیں آتا۔
۱۔ عربی میں "مضاف" پہلے آتا ہے، اسم نکرہ ہوتا ہے اور اس پر "ال" نہیں آتا۔	۱۔ عربی میں "مضاف الیہ" "مضاف" کے بعد آتا ہے، اکثر معرفہ ہوتا ہے اس پر "ال" آسکتا ہے، کبھی نکرہ بھی ہوتا ہے۔
۲۔ اگر "مضاف" سے پہلے کوئی اثر انداز چیز (مثلاً زیر دینے والا حرف) نہ ہو تو اس کے آخری حرف پر "ے" (ایک زیر) پیش ہوگا	۲۔ "مضاف الیہ" کے آخری حرف پر اگر "ال" لگا ہوا ہو تو "ے" (ایک زیر) در نہ "ے" (دو زیر) ہوں گے۔

۳۔ اگر "ال" نہ لگا ہو تو ---
(دو زیر) لگتے ہیں۔

۳۔ "مضاف" کے آخری حرف پر
تثوین (و) کبھی نہیں آتی

۸۔ ضمیریں ایک ہی حالت میں ہوتی
ہیں۔ ان پر کوئی نئی حرکت (م) نہیں
آتی۔

۸۔ اگر "مضاف" کے بعد "ی"
مضاف الیہ ہو تو "مضاف" کے آخری
حرف پر --- ہوتا ہے۔

مرکب اضافی کی مثالیں

مضاف مضاف الیہ

مضاف مضاف الیہ

مضاف الیہ
معرفہ چکلیں
آل نہ ہونے
کی وجہ سے اس
"ی" ہیں

زید کا نام اسم زید

قلم استاذ

کسی استاذ کا قلم مضاف الیہ

نوح کی بیوی امراة نوح

بیت رحیل

کسی مرد کا گھر ہے نکرہ

اس کا بندہ عبیدہ

رسول اللہ

اللہ کا رسول مضاف الیہ

اس دعوت ابن ہاشم

مدرسة المدینة

شہر کا مدرسہ ایک زیر ہے

آپ کی عورت امراة لک

بنت ی

میرا بیٹی مضاف کے بعد "ی" مضاف الیہ ہے اس لیے مضاف کے آخری حرف پر "ی" ہے

آپ کی کتاب کتاب لک

ی اللہ

میرا معبود

زیر دینے والے حروف مرکب اضافی سے پہلے

زیر دینے والے

حروف اور مرکب آتے ہیں تو ان کا اثر صرف "مضاف" پر یہ ہوتا

اضافی

ہے کہ اس کے آخری حرف پر بجائے پیش کے "ی"

اضافی

(ایک زیر ہوا جاتا ہے۔ مثالیں۔)

زیر دینے والے حروف مضاف مضاف الیہ

۱۔ زیر دینے والے حروف کے اثر سے مضاف پر ہو گیا ہے	بیتِ اللہ	فی	اللہ کے گھر میں
۲۔ ضمیر نہیں بدلتی	کتابِ اللہ	فی	اللہ کی کتاب میں
۳۔ "ہ" سے پہلے زیر لگا ہوا حرف ہے اس لئے وہ "ہ" ہو گیا	رَبِّكَ	إِلَى	تیرے رب کی طرف
۴۔ مضاف الیہ پر حسب قاعدہ زیر "ہ" ہو گا	بیتِ لہ	مِنْ	تیرے (دونت) گھر سے
	إِبْنِ	لِ	اس کے بیٹے کے لئے
	قَلَمِ زَيْدٍ	بِ	زید کے قلم سے

مرکب اضافی اپنے دو ناموں سے مل کر ایک اسم بنتا ہے جو معرفہ ہوتا ہے، پورا جملہ نہیں

مبتدا، خبر، فاعل اور
مرکب اضافی

ہوتا، اور جس طرح اسم کبھی مبتدا یا خبر یا فاعل ہوتا ہے اسی طرح مرکب اضافی بھی کبھی مبتدا کبھی خبر اور کبھی فاعل ہوتا ہے لیکن مبتدا خبر یا فاعل ہونے کی وجہ سے جو پیش اسم کے آخری حرف پر لگتا ہے وہ مرکب اضافی میں صرف مضاف پر لگتا ہے اور مضاف الیہ کو بہر حال زیر ہی رہتا ہے۔

[ان جملوں میں
مبتدا مرکب
اضافی ہے]
[ان جملوں میں
خبر مرکب اضافی
ہے]

عَبْدُ اللَّهِ اسْتَاذٌ فِي بَيْتِهِ فِي بَوْمِيَا
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ أَنَا خَوْلِكَ

مرکب اضافی مبتدا
مرکب اضافی خبر

مرکب اضافی مبتدا اور خبر | اَسْتَذِکْ اِیْنِ - عِبْدُ اللّٰهِ اِبْنِیْ [ان جملوں میں مبتدا اور خبر
دو دونوں مرکب اضافی ہیں]

مرکب اضافی فاعل | صَدَقَ اِبْنُکَ - ذَهَبَتْ بِنْتُهَا [ان جملوں میں فاعل مرکب
اضافی ہے۔]

اَبٌ ، اَخٌ | دو ایسے نام ہیں کہ جب یہ "مضام" ہوں تو

ان کے آگے پیش "و" کے ساتھ "و" اور زیر کے ساتھ "می" بڑھا

دی جاتی ہے۔ مثلاً "اَبُوکَ" "اَخُوکَ" "مِنْ اَخِیْکَ" "مِنْ اِبْنِکَ"

اگر "اَبُوکَ" کی بجائے "اَبِکَ" اور "اَخُوکَ" کی جگہ "اَخُکَ" یا

"مِنْ اَخِیْکَ" کی جگہ "مِنْ اَخِکَ" کہا جائے تو درست نہ ہوگا۔



اِسْمُکَ ، اِسْمُهُ ، اِسْمُهَا ، اِسْمُکِ ، اِسْمِیْ ، حَالُکَ ، حَالِیْ

صِحَّتُهَا ، صِحَّتُکَ ، صِحَّتِیْ ، وَالِدُهُ ، وَالِدِیْ ، اَبُوکَ ، اِبْنِیْ ،

اُمِّیْ ، اُمُّکَ ، اُمُّهَا ، اُخْتِیْ ، اَخُوکَ ، اَخُوهَا ، اُخْتُهُ ،

اُخْتُکَ ، اُخْتِیْ ، بِنْتُهَا ، بِنْتِیْ ، بِنْتُکَ ، اِبْنُهُ ، اِبْنِیْ

وَلَدُکَ ، وَلَدُهَا ، رَبِّکَ ، رَبِّیْ ، رَبُّهَا ، عِبْدُهُ ، عِبْدُکَ

اُمَّتُهُ ، اُمَّتُهَا ، اُمَّتِیْ ، اِسْتَاذِیْ ، کِتَابُهَا ، قَلَمُ هَذَا ،

اُخْتُ هَذِهِ ، بِنْتُ هَذَا ، اِبْنُ هَذِهِ ، قَلَمُ مَنْ ؟ طَاوِلَةُ

مَنْ ؟ کِتَابُ مَنْ ؟ بَيْتُ مَنْ ؟ اِسْمُ مَنْ ؟ صِحَّةُ مَنْ ؟

اَبُو مَنْ ؟ اَخُو مَنْ ؟ اُمُّ مَنْ ؟ بِنْتُ مَنْ ؟ عِبْدُ مَنْ ؟

أُمَّةٌ مِّنْ أَبْوَهَا . أَخْوَكِ . أَبْوَكِ . إِبْنُكَ . أُمَّ مِّنْ ؟
أَخْتُ مِّنْ ؟ وَوَلَدُ مِّنْ . حَالُ مِّنْ .

اسْمُ الرَّجُلِ . حَالُ الْمَدْرَسَةِ . صِحَّةُ الْوَالِدِ .
تَلْمِيذُ الْمَدْرَسَةِ . بَابُ بَيْتٍ . بَابُ الْبَيْتِ . عَبْدُ اللَّهِ
رَسُولُ اللَّهِ . كِتَابُ اللَّهِ . إِسْمُ اللَّهِ . إِلَهُ الْأَرْضِ . إِلَهُ السَّمَاءِ
رَبُّ الْبَيْتِ . وَالِدُ أُمِّ . أُمَّ أُمِّ . بِنْتُ بِنْتِ الْأَخْتِ
أَبْوَابٍ . أَبْوَابٍ . أَخُو أَخٍ . أَخُو الْأَخِ . قَلَمُ أَسْتَاذٍ
قَلَمُ الْأَسْتَاذِ . كِتَابُ التَّلْمِيذِ . كِتَابُ تَلْمِيذٍ . بَيْتُ
اللَّهِ . إِبْنُ اللَّهِ . أَبُو زَيْدٍ . أَبُو بَكْرٍ .

عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُ اللَّهِ . عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . أَبُوهُ وَ
أُمَّهُ . إِلَهُكَ وَإِلَهِي . إِلَهُهُ وَإِلَهَهَا . رَبِّي وَرَبُّكَ .
رَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ السَّمَاءِ . بَابُ الْبَيْتِ وَحَجْرَتُهُ .
عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ . أَبُو زَيْدٍ وَأُمَّهُ . أَخُو زَيْدٍ وَأَخْنَتُهُ
أَسْتَاذُ زَيْدٍ وَتَلْمِيذُهُ . قَلَمُ زَيْدٍ وَكِتَابُهُ . صِحَّةُ زَيْدٍ
وَحَالُهُ . طَارِلَةُ زَيْدٍ وَكُرْسِيُّهُ . بِنْتُ جَمِيلٍ وَامْرَأَتُهُ .
أَبُو لَهَبٍ وَامْرَأَتُهُ . أَبُو جَهْلٍ وَأَخُوهُ . خَالِقُ السَّمَاءِ
وَخَالِقُ الْأَرْضِ . عَالِمُ الْكِتَابِ وَأَسْتَاذُ الْمَدْرَسَةِ .

سَمَاءُ الْأَرْضِ .

بِاسْمِ اللَّهِ . فِي بَيْتِ اللَّهِ . عَلَى إِسْمِ اللَّهِ . لِرَسُولِ
اللَّهِ . فِي كِتَابِ اللَّهِ . مِنْ بَيْتِ الْأُسْتَاذِ . إِلَى مَسْجِدِ الرَّسُولِ
مِنْ بَابِ الْبَيْتِ . عَلَى كُرْسِيِّ الْمَدْرَسَةِ . وَخَالِقِ
الْأَرْضِ . وَإِلَى السَّمَاءِ . وَرَبِّ مُحَمَّدٍ . لِصِحَّةِ الْوَالِدِ
لِصِحَّتِكَ . لِابْنِكَ . لِابْنَتِكَ . لِأَبِي . لِأَخِي . لِأُخْتِي .
فِي بَيْتِي . فِي حُجْرَتِهِ . فِي كِتَابِهِ . أُمَّةُ اللَّهِ . لِأُمَّةِ اللَّهِ
وَرَبِّي وَإِلَهِي . وَرَبِّكَ . فِي كِتَابٍ مِنْ . بِقَلَمِهِ . عَلَى رَسُولِهِ
لِبَيْتِهِ . لِأُمَّةٍ . لِأَبِيهِ . لِأَخِيهِ . لِأُسْتَاذِ الْأُسْتَاذِ
لِتَأْمِينِكَ . لِأَبِيكَ . إِلَى أُنَى . عَلَى أَخِيكَ . لِأَخِيهَا

مَنْ هُوَ ؟ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ . هُوَ أُنَى . هُوَ أُسْتَاذِي .
مَنْ هِيَ ؟ هِيَ بِنْتِي . هِيَ خَدِيمَةٌ . هِيَ أُمِّي .
مَا إِسْمُكَ ؟ إِسْمِي زَيْدٌ . إِسْمِي عَبْدُ اللَّهِ . إِسْمِي
خَالِدٌ . مَا إِسْمُكَ ؟ إِسْمِي رُقِيَّةٌ . إِسْمِي كَلْتُومٌ .
إِسْمِي مَرْيَمٌ . مَا إِسْمُهَا ؟ إِسْمُهَا كَلْتُومٌ . إِسْمُهَا
فَاطِمَةٌ . إِسْمُهَا زَيْنَبٌ . مَا إِسْمُهُ ؟ إِسْمُهُ طَاهِرٌ .
إِسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ . إِسْمُهُ مُحَمَّدٌ .

مَا إِسْمِي ۖ إِسْمُكَ حَادِثٌ . إِسْمُكَ خَلِيلٌ . إِسْمُكَ جَمِيلَةٌ . إِيْن
 كِتَابِكَ ۖ كِتَابِي عَلَى الطَّارِقَةِ . كِتَابِي فِي الْبَيْتِ . إِيْن بَيْتِكَ ۖ بَيْتِي
 فِي بَوْمَبَائِي . بَيْتِي فِي دِهْلِي . إِيْن بَيْتِ الْأُسْتَاذِ . بَيْتِ الْأُسْتَاذِ
 فِي بَهْنَدِي بِأَرَارِ . مَا إِسْمُ الْأُسْتَاذِ ۖ إِسْمُ الْأُسْتَاذِ ذَاكِرٌ .
 إِسْمُهُ خَلِيلٌ . إِيْن مِنْ أَنْتَ ۖ أَنَا إِيْن مُحَمَّدٌ . مَنْ أَبُوكَ
 وَأِيْن بَيْتُهُ ۖ أَبِي خَلِيلٌ وَبَيْتُهُ فِي لَكهنُو . بَيْتُ مَنْ فَاطِمَةٌ
 فَاطِمَةٌ بَيْتُ الرَّسُولِ . هَلْ لَكَ إِيْنٌ . نَعَمْ ، إِيْنُ إِيْنٌ . مَا إِسْمُهُ
 إِسْمُهُ طَارِقٌ . كَيْفَ صِحَّتُهُ ۖ صِحَّتُهُ مَنْحَرَفَةٌ . صِحَّتُهُ طَيِّبَةٌ
 هَلْ هُوَ فِي بَيْتِكَ ۖ نَعَمْ ، هُوَ فِي بَيْتِي . لَا ، هُوَ فِي بَيْتِ الْأُسْتَاذِ
 كَيْفَ أَنْتَ ۖ أَنَا طَيِّبٌ . كَيْفَ أَنْتَ ۖ أَنَا طَيِّبَةٌ . كَيْفَ
 صِحَّتُكَ ۖ صِحَّتِي طَيِّبَةٌ . كَيْفَ حَالُ الْوَالِدِ ۖ حَالُهُ حَسَنَةٌ
 مَنْ رَبُّكَ ۖ رَبِّي اللَّهُ . مَنْ خَالِقُكَ ۖ خَالِقِي اللَّهُ . مَا إِسْمُ
 الْكِتَابِ ۖ إِسْمُ الْكِتَابِ "الْمُنْجِدُ" أَبُوكَ كَابِي . وَرَبِّي أَنْتَ
 كَاذِبٌ وَهِيَ صَادِقَةٌ . صَدَقَ اللَّهُ وَهُوَ رَبِّي وَرَبُّكَ وَ
 صَدَقَ رَسُولُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَعَبْدُهُ . أَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 كَيْفَ دَخَلْتُ ۖ دَخَلْتُ مِنَ الْبَابِ . هَلْ عَيْسَى إِيْنُ
 اللَّهُ ۖ لَا ، عَيْسَى رَسُولُ اللَّهِ وَعَبْدُهُ . هَلْ لِلَّهِ وَلَدٌ ۖ

لا، اللهُ خَالِقُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ . وَاللهِ يَا كَافِرُ أَنْتَ كَاذِبٌ ،
أَنْتَ كَفَرْتَ بِخَالِقِكَ وَإِلَهِكَ . هَلْ لَكَ أُخْتٌ ؟ نَعَمْ لِي
أُخْتٌ . مَا إِسْمُهَا ؟ إِسْمُهَا أَسْمَاءُ . كَيْفَ خَالَكَ يَا أُخْتِي
أَنَا هَيْبٌ . خَالِي كَخَالِكَ . خَالِي حَسَنَةٌ . هَلْ لَكَ إِلهٌ
كَالهِ الْكَافِرِ ؟ لَا لِي إِلهٌ وَهُوَ رَبِّي وَخَالِقِي وَأَنَا عَبْدُهُ . يَا
اللهُ أَنَا عَبْدُكَ وَتَحَمُّدُ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ . كَلِّمُوا اسْمَ
لِلْمَرْأَةِ وَزَيْدٌ اسْمٌ لِلْمَرْءِ -

مَنْ إِلهٌ فِي الْأَرْضِ وَفِي السَّمَاءِ ؟ اللهُ إِلهٌ فِي الْأَرْضِ
وَفِي السَّمَاءِ . كَيْفَ أُمَّةُ اللهِ ؟ أُمَّةُ اللهِ صِحَّتُهَا مُتَّحِرَةٌ . هَذَا
بِلَدِّي . فِيهِ بَيْتِي . أَنَا أَكَلْتُ فِيهِ وَشَرِبْتُ . وَفِيهِ
مَدْرَسَتِي . أَنَا قَرَأْتُ فِيهَا وَكَتَبْتُ فِي الْمَدْرَسَةِ أَتَّاذِي
مَا إِسْمُكَ يَا رَدُّ ؟ إِسْمِي إِبْرَاهِيمُ . مَا إِسْمُكِ
يَا بِنْتُ ؟ إِسْمِي زَاهِدَةٌ . مَنْ أَبُوكِ وَمَا إِسْمُهُ ؟ أَبِي
أَسْتَاذٌ وَإِسْمُهُ خَلِيلٌ . أَيْنَ بَيْتُهُ ؟ بَيْتُهُ فِي بَوْمِبَائِي
هَلْ لَهُ بِنْتُ ؟ نَعَمْ لَهُ بِنْتُ هِيَ أُخْتِي وَإِسْمُهَا فَاطِمَةٌ
أَبُو لَهَبٍ كَافِرٌ وَإِمْرَأَتُهُ كَافِرَةٌ . هُوَ فِي النَّارِ وَإِمْرَأَتُهُ
فِي النَّارِ

تمرین ۱۔ ایسے پانچ پانچ جملے بناؤ۔

(ا) جن میں مرکب اضافی مبتدا ہو (ا) جن میں مرکب اضافی

خبر ہو اور اس سے پہلے زیر و سینے والا حرف ہو۔ (ا) جن میں
مرکب اضافی فاعل ہو۔

تمرین ۲۔ جملے صحیح کرو۔

أَبُ بَكْرٍ صَادِقٍ . مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللَّهُ . ذَهَبَتْ إِسْرَاءُ

نُوحٌ . صَدَقَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ . إِسْمُكَ كَمَا سَمِعَهُ . صِيحَّةٌ مِّنْ
مُنْحَرَفٍ فِي بَيْتِكَ ؟ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهَا . كَيْفَ الصَّحَّةُ

وَمَا إِسْمُكَ وَمَنْ الْوَالِدُ ؟ الرَّبُّ أَنْتَ الْخَالِقُ . وَأَنْتَ

الْإِلَهِيُّ . خَلَقَ رَبِّكَ .

تمرین ۳۔ عربی بناؤ۔

۱۔ آدمی! تمہارا نام کیا ہے اور تم کون ہو اور تمہارا

گھر کہاں ہے؟ اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور محمد تیرے

بندے اور رسول ہیں۔ میں اپنے گھر میں ہوں اور تو اپنے گھر

میں ہے۔ کیا تو اپنے بھائی کی طرف گیا؟ ماں کی حالت کیسی

ہے، کیا وہ اچھی ہے؟ میرا نام اور تیرا نام ابراہیم ہے۔

اللہ کے بندے نے سچ کہا اور کافر شیطان کا بندہ ہے اور وہ

جھوٹا ہے، میں نے اس کے باپ کی طرف لکھا، کیا تمہارا باپ اور اس کا بھائی مسجد میں ہیں؟ میں آپ کا بھائی ہوں اور وہ آپ کا باپ ہے۔ تم نے چاک سے کیوں دس لئے لکھا؟

نواں سبق

قَامَ (۱)، صَامَ (۲)، قَالَ (۳)، بَالَ (۴)، كَانَتْ (۵)، رَاحَ (۶)

فَتَنَتْ (۷)، عَذَابٌ (۸)، دُنْيَا (۹)، صَلَوَةٌ (۱۰)، فَ (۱۱)

مَادَّةٌ
یا اصلی حروف

اب تک جتنے فعل آپ نے پڑھے ہیں۔ ان کی پانچوں شکلیں نیز اسم فاعل کی دونوں شکلیں بنانے سے

آپ کو یہ معلوم ہو چکا ہے کہ ہر شکل میں کچھ تو ایسے حروف ہوتے ہیں جو تمام شکلوں میں یکساں باقی رہتے ہیں اور کچھ حرف ایسے ہوتے ہیں جو کسی شکل میں پائے جاتے ہیں اور کسی شکل میں

نہیں ملتے۔ مثلاً سَمِعَ، سَمِعْتَ، سَمِعْتُمْ میں "ت" "ت" "ت" نہیں ملتے اور "سَامِعَةٌ" میں "ا" اور "ة" ایسے حروف ہیں

جو زیادہ ہیں اور بعض شکلوں میں نہیں پائے جاتے، اسی طرح کَتَبَ، كَتَبْتُ، كِتَابٌ، كَاتِبٌ، كَاتِبَةٌ میں سے ہر شکل میں

”لح ت ب“ موجود ہے، لیکن کتبت میں ”ت“ اور کتاب اور کاتب میں ”الف“ اور کاتبہ میں ”ا“ اور ”السی“ حروف ہیں جو تمام شکلوں میں ”لح ت ب“ کی طرح یکساں نہیں پائے جاتے بلکہ کسی شکل میں ہیں اور کسی میں نہیں ہیں۔ وہ حروف جو تمام شکلوں میں یکساں پائے جاتے ہیں ”مادۃ“ یا ”اصلی حروف“ کہلاتے ہیں، وہ حروف جو کسی شکل میں ہوں اور کسی شکل میں نہ ہوں ”زائد حروف“ کہلاتے ہیں۔

مادہ لکھنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اس کا ہر حرف علیحدہ لکھا جائے۔ مثلاً کتبا کا مادہ ”لح ت ب“ اور صحیح کا مادہ ”س م ع“ لکھا جائے گا۔

حرف صحیح اور مادہ میں آنے والے اصلی حروف دو قسم کے حروف علت ہوتے ہیں ایک تو وہ جو اپنی شکل تبدیل نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ ایک ہی طریقہ سے رہتے ہیں، ایسے حروف کو ”صحیح حروف“ کہتے ہیں۔ دوسرے وہ جو اپنی شکل بدل کر آتے ہیں۔ اور کبھی بالکل غائب ہو جاتے ہیں، ایسے حروف کو ”حروف علت“ کہتے ہیں۔ حروف علت صرف تین ہیں ”ا“ ”و“ اور ”ی“ ان کے علاوہ باقی تمام حروف

”صحیح حروف“ ہیں۔

جب تک مادہ میں ”صحیح حروف“ ہوں ان سے فعل یا اسم فاعل کی شکلیں بنا لینا آسان ہے، لیکن جہاں مادہ میں کوئی ”حرف علت“ شامل ہو جائے ہمیں ہوشیاری اور احتیاط سے کام لینا چاہیے اس لئے کہ حرف علت کبھی اپنی شکل بدل لیتا ہے اور کبھی بالکل غائب ہو جاتا ہے۔ حروف علت والے مادوں سے شکلیں بنانے کے لئے کچھ قاعدے بنا لئے گئے ہیں۔ جن کو ہم حسب موقع بیان کرتے رہیں گے۔

مادہ میں حرف علت	جب مادہ میں تین حرف ہوں اور ان اور فعل کی شکلیں
	میں بیچ کا حرف ”و“ ہو تو فعل کی پہلی

اور دوسری شکل میں وہ ”و“ اپنی صورت بدل کر ”الف“ ہو جائے گا۔ بقیہ تین شکلوں میں ”و“ بالکل غائب ہو جائے گا اور اپنی نشانی ایک پیش ”ے“ چھوڑ جائے گا۔ جو پہلے حرف پر لگا دیا جائے گا، آج کے سبق میں جتنے فعل ہیں۔ ان کے مادوں میں بیچ کا حرف ”و“ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شکلوں میں آپ کو وہ تبدیلی نظر آئے گی۔ جو ہم نے اوپر بیان کی۔

ہم یہاں صرف ایک مادہ "ق و ل" کی تشریح کرتے ہیں۔ جس سے آپ کو تمام اس قسم کے مادوں کی شکلیں بنانے میں سہولت ہوگی۔۔

"ق و ل" سے پہلی شکل "قَوْل" اور دوسری شکل "قَوْلَتْ" بنتی۔ جس طرح "ف ع ل" سے "فَعَلَ" اور "فَعَلَتْ" مگر مادہ میں بیچ کا حرف "و" ہے لہذا "قَوْل" "قَالَ" اور "قَوْلَتْ" "قَالَتْ" بن جائیں گے۔ بقیہ شکلیں "قَوْلَتْ" اور "قَوْلَتْ" ہوتیں جیسے "فَعَلَتْ" اور "فَعَلَتْ" لیکن مادہ کے بیچ میں حرف "عِلَتْ" "و" ہونے کی وجہ سے ان شکلوں میں وہ لفظ نہ آئے گا اور اپنی نشانی پہلے حرف "ق" پر پیش سے چھوڑ جائے گا لہذا یہ شکلیں "قُلْتُ" اور "قُلْتِ" بنیں گی۔

مادہ کے بیچ میں حرف "عِلَتْ" مادہ کا درمیانی حرف "عِلَتْ" اور اس کا اسم "فَاعِلٌ" بنانے پر "ع" ہمزہ بن جاتا ہے۔ حسب قاعدہ تو "ق و ل" سے اسم فاعل "قَاوِلٌ" اور "قَاوِلَةٌ" ہونا چاہیے تھا۔ مگر چونکہ مادہ میں درمیانی حرف "و" (حرف علت) ہے اس لئے وہ (حرف علت) ہمزہ بن جائے گا اور "قَاوِلٌ" اور "قَاوِلَةٌ" کے بجائے "قَاوِلٌ" اور "قَاوِلَةٌ" بن جائے گا۔

دکنے والا، قَائِلَةٌ دکنے والی بنے گا۔

ماضی مطلق، ماضی قریب | فعل ماضی کی کئی قسمیں ہوتی ہیں،

اور ماضی بعید | ایک تو وہ جس میں بلا قید کسی کام کا

گزشتہ زمانہ میں کرنا یا ہونا بتایا جائے۔ مثلاً ذَهَبَ

دوہ گیا، اسے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ وہ گزشتہ زمانہ میں گیا

لیکن اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کو گئے ہوئے تھوڑا

زمانہ گزرا، یا بہت لمبا زمانہ گزر گیا، اس قسم کی ماضی کو "ماضی

مطلق" کہتے ہیں۔ اب تک جو ماضی آپ نے پڑھی وہ

ماضی مطلق "کھی۔

اگر آپ کسی کام کا گزشتہ زمانہ میں ہونا تو بتائیں، لیکن ساتھ

ہی اس کا قریبی زمانہ میں ہونا یا بہت زمانہ پیشتر ہونا بھی بتانا چاہیں

تو صرف "ماضی مطلق" کافی نہ ہوگا۔ بلکہ قریبی گزے ہوئے

زمانے کے لئے ہم کو "ماضی قریب" اور دور کا زمانہ بتانے

کے لئے "ماضی بعید" استعمال کرنا ہوگا۔

"ماضی مطلق" سے پہلے "وَشَدَّ" لگا دیا جائے تو "ماضی

قریب" بن جاتا ہے۔ مثلاً ذَهَبَ (وہ گیا ہے)

وَقَدْ أَكَلَ (اس نے کھایا ہے) کھا لیا ہے، کھا چکا ہے)

”ماضی بعید“ بنانے کے لئے ماضی مطلق کی ہر شکل سے پہلے اسی کے ہم وزن ”کَانَ“ کی کوئی شکل لگا دی جاتی ہے مثلاً کَانَ شَرِبَ (اس نے پیا تھا) کَانَتْ قَالَتْ (اس نے کہا تھا) کُنْتُ ذَهَبْتُ (تو گیا تھا) کُنْتُ أَكَلْتُ (میں نے کھایا تھا)

قَامَتْ . قُمْتُ . قَامِمْ . قَائِمَةٌ . صَامَ
صُمْتُ . صَائِمَةٌ . قَالَتْ . قُلْتُ . قَائِلٌ . بَائِلَةٌ
بُلْتُ . كَانَ . كُنْتُ . كَائِنَةٌ . رَاحَتْ . رُحْتُ . رَاحٌ
قَدْ قُمْتُ . قَدْ قَالَتْ . قَدْ قَامَتْ . قَدْ قَالَ . قَدْ صَامَ
قَدْ رَاحَ . قَدْ كُنْتُ . قَدْ فَعَلَ . قَدْ قُلْتُ . قَدْ كَانَ .
كَانَ صَامَ . كَانَ أَكَلَ . كَانَ شَرِبَ . كَانَتْ صَدَقَتْ
كَانَتْ كَذَبَتْ . كَانَتْ عَلِمَتْ . كُنْتُ صَدَقْتُ . كُنْتُ
تَعَلَّمْتُ . كُنْتُ كَتَبْتُ . كُنْتُ قَرَأْتُ . كُنْتُ نَظَرْتُ . كُنْتُ
فَجِهْتُ . كُنْتُ سَمِعْتُ . كُنْتُ قُلْتُ . كُنْتُ شَرِبْتُ
كَانَتْ وَقَفْتُ . كَانَتْ خَرَجْتُ .

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ . اللَّهُ إِلَهِي وَأَنَا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
صَلَوْتُ لِلَّهِ . بَلْ كَافِرٌ عَذَابٌ فِي الدُّنْيَا . ذَهَبَتْ أُمَّةٌ

فِي الْمَسْجِدِ وَبَالَت فِيهِ فَقَالَ لَهَا رَجُلٌ يَا أُمَّةُ هَذَا
 مَسْجِدٌ، وَالْمَسْجِدُ بَيْتُ اللَّهِ. وَهُوَ لِلْعَسَلَوَةِ. فَقَالَتْ
 الْأُمَّةُ، قَدْ عَلِمْتُ وَأَنَا رَاجِعَةٌ إِلَى بَيْتِي. ثُمَّ رَأَتْ
 الْأُمَّةُ إِلَى بَيْتِهَا وَقَالَتْ كُنْتُ بُلْتُ فِي الْمَسْجِدِ.
 قَالَ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ يَا مُوسَى أَنَا رَبُّكَ. صَامَتْ
 عَائِشَةُ فَهِيَ صَائِمَةٌ وَصُمْتُ أَنَا فَأَنَا صَائِمَةٌ. قَالَ رَجُلٌ
 فِي الْمَسْجِدِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فَفُتِّتُ لِلصَّلَاةِ. كَانَ
 إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ اللَّهُ لَهُ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ.
 كَانَ نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى مُحَمَّدٍ يَا أَيَّتُهَا الْمَرْأَةُ هَلْ أَنْتِ
 صَائِمَةٌ؟ قَالَتْ مَرِيَمُ أَنَا صَائِمَةٌ. أَنَا صُمْتُ لِلَّهِ وَهُوَ
 رَبِّي وَرَبُّكَ. قَامَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ "اللَّهُ إِلَهُهُ وَحْدَهُ
 رَسُولُهُ وَصَدَقَ رَبِّي فِي الْقُرْآنِ وَالْكَافِرُ لَهُ عَذَابُ النَّارِ
 لِمَنْ كُنْتُ صُمْتُ؟ صُمْتُ لِلَّهِ. أَيْنَ أَنْتِ رَائِحٌ. أَنَا
 رَائِحٌ إِلَى الْمَسْجِدِ أَيْنَ هِيَ رَائِحَةٌ؟ هِيَ رَائِحَةٌ إِلَى بَيْتِهَا مِنْ أَيْنَ
 خَرَجْتَ وَإِلَى أَيْنَ ذَهَبْتَ؟ خَرَجْتُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ
 وَذَهَبْتُ إِلَى بَيْتِي. إِلَى مَنْ نَظَرْتَ أُمَّكَ؟ نَظَرْتُ إِلَى
 إِلَيَّ وَقَالَتْ أَيْنَ كُنْتُ ذَهَبْتَ؟ فَقُلْتُ لَهَا "كُنْتُ ذَهَبْتُ

إِلَى الْمَدْرَسَةِ

يَا أَيُّهَا الْوَالِدُ؟ هَلْ عَلِمْتَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ الرَّسُولِ؟

نَعَمْ، قَدْ عَلِمْتُ وَأَنَا ذَاهِبٌ لِلصَّلَاةِ إِلَى الْمَسْجِدِ. دَخَلَ
زَيْدٌ فِي بَيْتِي وَقَالَ لِي "هَلْ أَكَلْتُ؟" فَقُلْتُ لَهُ "نَعَمْ
قَدْ أَكَلْتُ" قَدْ سَمِعَ اللَّهُ. قَالَ قَائِلٌ مِنْ الْبَيْتِ
يُوسُفُ صَادِقٌ وَهَذَا كَاذِبٌ. الْقَائِلُ صَادِقٌ وَ
كَاذِبٌ. الْأُسْتَاذُ قَائِمٌ فِي الصَّفِّ وَكَاتِبٌ عَلَى السَّبُّورَةِ
قَدْ قُلْتُ لَكَ هَلْ سَمِعْتَ؟ عَلَى مَنْ بَالَ ابْنِي. هَلْ بَالَ
عَلَيْكَ؟ نَعَمْ، بَالَ ابْنُكَ عَلَيَّ. بَالَتْ الْبَيْتُ عَلَى أُمَّهَا
وَبَالَ الْإِبْنُ عَلَى أَبِيهِ. قَدْ كُنْتُ فِي عَذَابٍ. قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ "أَرْضُ مَسْجِدِي يَا رَجُلُ أَنْتَ فِي الدُّنْيَا وَالدُّنْيَا
ذَاهِبَةٌ ثُمَّ أَنْتَ رَاجِعٌ إِلَى رَبِّكَ فَمَا أَنْتَ قَائِلٌ؟"



تمرین ۱۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے ماوے بتاؤ۔
کافر، عالم، جھلٹ، صادق، کاذب، علمت،
صامت، کان، کتاب، قارئ، فہمت، رائحہ،
قائل، صامت، کائنات، بلیت۔

تمرین ۲۱ آج کے سبق میں جتنے نئے افعال ہیں۔ ان کی پانچوں شکلیں مع معنی نیز اسم فاعل کی دونوں شکلیں مع معنی لکھو۔

تمرین ۲۲ جملے درست کرو۔

أَنَا كُنْتُ فِي بَيْتِكَ . قَالَتْ إِبْرَاهِيمُ لِأَبُوهُ . قَوْلَ مَرْيَمَ
لِعِيسَى أَنْتَ ابْنِي وَأَنَا أُمُّكَ . رِيحْتُ مِنْ بَيْتِي إِلَى الْمَدْرَسَةِ
الصَّلَاةِ قَائِمَةً فِي الْمَسْجِدِ . لِرَسُولِ اللَّهِ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ
وَلَهُ بِنْتُ اسْمُهُ فَاطِمَةُ . بَوْلَ جَاهِلٍ فِي الْمَسْجِدِ . أَنَا
قَالَ لَهُ " أَنْتَ كَافِرٌ . بَوْمَبَايَ كَانَتْ فِي الْهِنْدِ وَمَلَكَةٌ
كَانَتْ فِي الْعَرَبِ وَكَرَّاشِي كَانَتْ فِي الْبَاكِسْتَانِ .

تمرین ۲۳ خالی جگہ موزوں الفاظ سے پُر کرو۔

(۱) ... كَانَتْ فِي الْهِنْدِ (۲) قَالَ لِي ... أَنْتَ ... أَنَا ابْنُ زَيْدٍ
قَالَتْ لِي ... أَنْتَ ... أَنَا طَيْبٌ (۳) نَفْسِي وَصَلَوْتُ لِي (۴)
كُنْتُ ... فِي الْمَدْرَسَةِ (۵) ... بَالَتْ ... زَيْدٍ فِي الْبَيْتِ -

تمرین ۲۴ مندرجہ ذیل شکلوں کی "ماضی قریب" اور "ماضی بعید" مع معنی لکھو۔

أَكَلَ . شَرِبْتُ . قَامَتْ . صُمْتُ . قُلْتُ . وَجَدْتُ
سَمِعْتُ . فَهِمَ . رَاحَتْ . نَزَلْتُ . رَاحَ . خَرَجْتُ .

تقریباً عربی بناؤ۔

وہ کھڑا ہوا تو میں بیٹھا۔ اس نے کھایا تھا۔ پھر مدرسہ گیا تھا۔ میں اسٹول پر بیٹھا تو استاد نے کہا تم کہاں گئے تھے؟ وہ کلاس میں داخل ہوا تھا تو استاد نے کہا تھا ”تم کہاں تھے؟“ میں نے تم سے کہہ دیا ہے کیا تم نے سنا؟ میں اللہ کے لئے ہو گیا تو اللہ میرے لئے ہو گیا۔ زید میرا بھائی ہے اور بکر کا باپ ہے وہ کھڑا ہونے والا روزہ رکھنے والا ہے۔ میں ہونے والا ہوں اور دنیا ہونے والی ہے اور میں اللہ کی طرف واپس جانے والا ہوں اور دنیا جانے والی ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں اور میں نے لکھ لیا ہے۔ زید آیا اور میں اپنے گھر میں تھا اس نے میری طرف دیکھا اور پھر واپس چلا گیا۔ میرا باپ اور تیرا باپ جنت میں ہیں۔ روزہ رکھنے والے کے لئے جنت میں دروازہ ہے اس کا نام ”رَیّان“ ہے۔ روزہ رکھنے والا جنت کے دروازہ سے داخل ہوا۔ میں گھر میں تھا اور میرا بیٹا بمبئی چلا گیا۔ وہ نماز کے لئے مسجد میں گیا تھا اور اس کی بیوی گھر میں تھی۔



دسواں سبق

أَيُّ (۱)، آيَةٌ (۲) شَيْءٌ (۳) عِنْدَ (۴) مَعَ (۵) بَيْنَ (۶)
ذَلِكَ (۷)، تِلْكَ (۸)، سُوقٌ (۹)، دُكَّانٌ (۱۰) جَاءَ (۱۱) مَسَارِدٌ (۱۲)
بَاعَ (۱۳) طَارَ (۱۴) غَابَ (۱۵) عَنْ (۱۶)

اضافی نام | بعض لفظ ہمیشہ مضاف کی طرح اسم سے متعلق

لہتے ہیں اور زیر دینے والے حروف سے ملتے جلتے ہوتے ہیں

ان کے بعد جو اسم آتا ہے اس پر زیر ہوتا ہے، ان میں سے

کچھ الفاظ (رَأَيْتُ، آيَةٌ، عِنْدَ، مَعَ، بَيْنَ) آج کے سبق میں ہیں

یہ الفاظ مضاف کی تمام شرطوں پر پورے نہیں اترتے، اس

لئے ہم ان کو ”اضافی نام“ کہہ کر پکاریں گے۔

زیر دینے والے | زیر دینے والے حروف کے متعلق ہم پہلے

حروف بتا چکے ہیں کہ ان کے معنی وہی درست ہوں گے

جو محاورہ میں درست ہوں، مثلاً ”ل“ کے معنی ”لئے واسطے“

ہیں لیکن جب ہم ”قُلْتُ لَهُ“ کہیں تو اسی ”ل“ کے معنی اردو

میں ”سے“ کہئے جائیں گے، اسی طرح ب، مین، عن (جو زیر

دینے والے حروف ہیں) میں سے ہر ایک کے معنی ”سے“ ہیں لیکن

کہاں ”سے“ کے لئے عربی میں ”سبب“ لائیں اور کہاں ”مِنْ“ اور ”عَنْ“ یہ رفتہ رفتہ معلوم ہو سکے گا۔ اس وقت ہم ان تینوں زیر دینے والے حرفوں کا موٹا فرق بتاتے ہیں:-

جب آپ کسی چیز کے ذریعہ سے کوئی کام کریں تو ”سبب“ لائیے مثلاً كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ . لَعِبْتُ بِالْكُرَّةِ ” جب آپ کسی جگہ سے کوئی کام شروع کریں تو ”مِنْ“ استعمال کیجئے۔ مثلاً ”ذَهَبْتُ مِنَ الدَّهْلِی“ کسی چیز سے دور چلنے اور نفرت کرنے کے لئے ”عَنْ“ بولا جاتا ہے۔ مثلاً ”غَبْتُ عَنِ الْمَدْرَسَةِ“ کبھی ”سبب“ کے معنی مجاورہ میں بالکل بدل جاتے ہیں ”ذَهَبَ بِالْقَلَمِ“ کے معنی مجاورہ میں ”وہ قلم لایا“ ہوں گے، ان حروف کے دوسرے معنی بھی ہیں جو آئندہ آتے رہیں گے۔

اسم اشارہ جس لفظ سے ہم کسی چیز کی طرف اشارہ کرتے ہیں اسے اسم اشارہ کہتے ہیں، اسم اشارہ کبھی دور کی چیز کے لئے ہوتا ہے اور کبھی قریب کے لئے، قریب کی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے عربی میں ”هَذَا“ اور دور کی چیز کے لئے ”ذَلِكَ“ بولا جاتا ہے، مثلاً ”هَذَا“ اور ”تِلْكَ“ ہم جب کسی چیز کی طرف اشارہ کرتے ہیں تو وہ چیز خاص ہو جاتی ہے، اسم اشارہ

بھی ضمیروں کی طرح ایک حالت میں رہتا ہے۔

مادہ میں درمیانی حرف "ی" اور اسم فاعل کی شکلوں میں جو تبدیلیاں

ہوتی ہیں وہ گزشتہ سبق میں بتادی گئیں آج ان تبدیلیوں کا ذکر ہوگا جو مادہ کا درمیانی حرف "ی" ہونے پر ہوتی ہیں۔ مادہ میں بیچ کی "ی" بھی پہلی دو شکلوں میں "و" کی طرح "الف" بن جاتی ہے اور باقی شکلوں میں غائب ہو جاتی ہے۔ لیکن جس طرح "و" اپنی نشانی پہلے حرف پر "پیش" چھوڑتا ہے "ی" اپنی نشانی زیر چھوڑتی ہے۔ اس سبق کے تمام افعال میں مادہ کا درمیانی حرف "ی" ہے "طی" سے پہلی دو شکلیں "طَارَ اور طَارَتْ" بنیں گی باقی شکلوں میں "ی" اڑ جائے گی اور اپنی نشانی پہلے حرف پر "زیر" چھوڑے گی جیسے "طَرَّتْ، طَرَّتِ، طَرَّتْ۔"

مادہ کا درمیانی حرف عِلَّتِ اسم فاعل میں "ع" بن جاتا ہے مثلاً طَارَتْ، غَابَتْ، بَاعَتْ، جَاءَتْ سے اسم فاعل جَاءَ، عَوَّ، یَنْتَابِ یکن آخر میں دو ہمزہ اچھے نہیں لگتے۔ لہذا آخری ہمزہ اڑا کر پہلی ہمزہ پر ایک زیر اور بڑھا دیتے ہیں [جَاءَ] مؤنث اسم فاعل بنانے یا جَاءَ پر "ال" لگانے سے آخری "ع" "ی" بن جاتی ہے مثلاً جَائِيَّةٌ، الْجَائِيَّةُ۔

مرکب اضافی

مرکب اضافی میں کبھی تو ایک مضاف اور ایک مضاف الیہ ہوتا ہے۔ جیسا گزشتہ سبقوں میں گزرا، لیکن کبھی مرکب اضافی میں کئی مضاف اور

کئی مضاف الیہ ہوتے ہیں۔ مثلاً زید کی لڑکی کا بیٹا (ابن بنت زید) اس میں ایک مضاف الیہ تو زید ہے جس کی طرف لڑکی کو منسوب کیا جا رہا ہے۔ دوسرا مضاف الیہ خود لڑکی ہے۔ جس کی طرف لڑکے کو منسوب کیا جا رہا ہے، اس مرکب کے دو ٹکڑے ہیں۔ زید کی لڑکی (بنت زید) لڑکی کا بیٹا (ابن بنت)۔ اس میں لڑکی مضاف زید مضاف الیہ اور لڑکی مضاف اور لڑکی مضاف الیہ ہیں۔ مجموعہ کی عربی ”ابن بنت زید“ میں بنت مضاف بھی ہے اور مضاف الیہ بھی، مضاف ہونے کی وجہ سے اس پر ”ال“ اور تومین ”ة“ نہیں ہے مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے زیر ہے جب کئی مضاف اور کئی مضاف الیہ جمع ہو جائیں تو ایسی صورت میں صرف پہلے مضاف کو ”پیش“ اور ”ہوگا۔ بشرطیکہ اس سے پہلے اثر انداز چیزیں زیر دینے والے حروف وغیرہ نہ ہوں، درمیان کے تمام اسموں کو ”ایک زیر“ ہوگا اور وہ نکرہ ہوں گے۔ صرف آخری اسم معرف ہو سکتا ہے لے اضافی مرکبوں کی عربی بنانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اردو میں

جو اسم آخر میں ہو عربی میں اس سے ابتداء کی جائے اور آخری اسم کے سوا تمام درمیانی اسموں کو نکرہ رکھا جائے، پہلے مضناً کے علاوہ تمام درمیانی اسموں کو زیر دیدیا جائے۔ اگر ایسا مرکب بہت لمبا ہو جائے تو گھیرانے کی ضرورت نہیں۔ اسی اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے اردو کا بالکل الٹا ترجمہ عربی میں کر دیا جائے مثلاً میرے گھر کے کمرہ کی میز کا قلم، قلم طاولۃ حجرۃ بیتی۔



أَيُّ شَيْءٍ . آيَةُ عُرْفَةٍ . بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ الْإِنْسَانِ
عِنْدَ الْإِنْسَانِ . بَيْنَ الرَّجُلِ وَامْرَأَتِهِ . أَيُّ رَجُلٍ -
آيَةُ امْرَأَةٍ . آيَةٌ مَدْرَسَةٍ عِنْدَهُ . مَعَكَ . مَعَ زَيْدٍ
مَعَ اللَّهِ . بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ . مَعَهَا . مَعَكَ . بَيْنِي وَبَيْنَكَ
بَيْنِي وَبَيْنَهَا .

جَاءَ . هِيَ جَاءَتْ . أَنْتَ طَرُوتَ . أَنَا سِرْتُ . هُوَ
سَارَ أَنْتَ بَعْتَ . هِيَ غَابَتْ . أَنَا غَبْتُ . هُوَ سَارَ . أَنْتَ
غَبْتَ . قَدْ بَعْتَ . كَانَ غَابَ . كُنْتُ سِرْتُ . قَدْ غَبْتُ
هُوَ بَاعَ . أَنَا سَائِرَةٌ . هِيَ غَائِبَةٌ . عَائِشَةُ بَاعَتْهُ .

هُوَ طَائِرٌ . هِيَ جَائِيَةٌ . أَنْتَ حَبَاءٌ .
 سُوقُ الْبَلَدِ . دُكَّانُ السُّوقِ . بَاعَ الدُّكَّانِ . دُكَّانِي
 مَسْجِدُ السُّوقِ . رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ . قَلَمُ عَبْدِ اللَّهِ .
 بِنْتُ وَلَدِي . أَبُو أَبِي . امْرَأَةٌ أَبِي هَبٍ . عِنْدَ رَبِّكَ . أُسْتَاذُ
 مَدْرَسَتِكَ . عُرْفَةُ . بَيْتِكَ . حُجْرَةُ مَسْجِدِ الرَّسُولِ . مَسْجِدُ
 رَسُولِ اللَّهِ . قَلَمُ عَبْدِ اللَّهِ . مِنْ أَيِّ شَيْءٍ . فِي أَيِّ كِتَابٍ .
 فِي آيَةِ سُوقٍ . مِنْ عِنْدِ اللَّهِ . تَلْمِيزُ مَدْرَسَةِ دِهْلِي
 ابْنُ بِنْتِ الرَّسُولِ . مِنْ عِنْدِكَ . كِتَابُ أُسْتَاذِي . قَلَمُ
 أَبِيكَ . بِنْتُ امْرَأَةِ زَيْدٍ .

مَا ذَلِكَ ؟ . ذَلِكَ كِتَابٌ . ذَلِكَ قَلَمٌ . ذَلِكَ
 كُرْسِيٌّ . ذَلِكَ مَسْجِدٌ . مَا تِلْكَ ؟ تِلْكَ طَاوِلَةٌ .
 تِلْكَ سَبُّورَةٌ . تِلْكَ سَفِينَةٌ . تِلْكَ سَمَاءٌ . مَنْ
 ذَلِكَ ؟ ذَلِكَ أُسْتَاذٌ . ذَلِكَ أَبِي . ذَلِكَ أَخُو
 أُسْتَاذِي مِنْ تِلْكَ ؟ تِلْكَ أُخْتِي . تِلْكَ أُمُّ
 أُمِّي . تِلْكَ بِنْتُ بِنْتِي .

مَنْ غَابَ عَنِ الْمَدْرَسَةِ ؟ غَابَ التَّاهِمِيَّةُ عَنِ
 الْمَدْرَسَةِ . مَنْ غَابَ عَنِ الدُّكَّانِ ؟ الْبَائِعُ غَابَ عَنِ الدُّكَّانِ
 هَلْ أَلُوكَ فِي الْبَيْتِ ؟ لَا هُوَ غَائِبٌ عَنِ الْبَيْتِ وَقَدْ لَاحَ إِلَى دُكَّانِهِ

آئین بیٹک؟ بیٹی عند بیت الأستاذ. بیٹی بین المسجید
 والمدرسہ. عند من کتابک؟ کتابی عند الأستاذ۔
 مع من أنت؟ أنا مع اللہ ورسولہ. أنا مع الصادق
 أنا معک مع من راحت إمرأتک؟ راحت مع أخیها. إلى
 أين رحت؟ رحت إلى المسجید. من أين جئت؟ جئت
 من المدرسہ.

كان جاء رسول الله في العرب. قد رجح الأستاذ
 من لندن. قال الأستاذ في الصفت أنا سرت من الهند
 إلى العرب. ومن العرب إلى لندن. فقال تلميذ "ما
 فعلت يا أستاذي لندن" فقال الأستاذ "أنا قرأت في
 مدرست لندن. يا أستاذي! هل لندن كبومباي؟
 نعم هي كبومباي كأنه عند البحر فيها القطار والسيارة
 والحربة والطيارة" أنا على الأرض وانت على السماء. الطيارة
 طائرة والسيارة سائرة. طارت الطائرة من الأرض
 فكانت بين السماء والأرض.

آئین کنت عبت یا اخی؟ کنت ذہبت للصلاة إلى
 المسجید۔ آئیة امراة تلیک؟ تلیک مریم وھی بائعة
 فی دکان بومباي۔ آئین کنت اکت؟ اکت فی بیت

أُسْتَاذِي دَحَلَ الْأُسْتَاذُ فِي لَصْفٍ نَقَامَ التَّأْمِيدُ - بَعَثُ
 فِي السُّوقِ . فَأَنَا بَالِعٌ . قَدْ حَبِثُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَأَنَا إِلَيْهِ
 رَاجِعٌ . مَنْ إِيَّاكَ يَا اللَّهُ إِلَهِي وَإِلَهَ أَبِي . اللَّهُ رَبِّي وَرَبُّ الدُّنْيَا
 جَاءَتْ أُمُّ زَيْدٍ عِنْدِي وَكَانَتْ غَضِبَتْ عَلَيَّ ابْنَهَا
 فَقَالَتْ لِي ابْنِي غَائِبٌ عَنْ بَيْتِي هَلْ هُوَ عِنْدَكَ . فَقُلْتُ
 نَعَمْ ، هُوَ فِي حُجْرَةِ ابْنِي وَكَانَ ذَهَبَ مَعَهُ إِلَى السُّوقِ .
 فَقَالَتْ أَنَا غَاضِبَةٌ عَلَيْهِ . هُوَ لَا عَيْبَ وَأَبْنُكَ قَارِيٌّ شَمٌّ
 دَخَلْتُ فِي الْحُجْرَةِ وَنَظَرْتُ إِلَى ابْنِهِ ثُمَّ قَالَتْ " مَا لَكَ غَيْبْتُ
 عَنِّي يَا وَلَدِي ؟ أَنْتَ لَا عَيْبَ فِي السُّوقِ وَالْبُوكُ فِي الْبَيْتِ
 وَبِعْتَهُ تُخْرِفُهُ . فَرَجَعْتُ بِوَلَدِي هَا إِلَى الْبَيْتِ . لِمَ لَعِبْتِ
 مَعَ أَخِيكَ ؟



تمرین ۱۔ آج کے سبق کے تمام افعال کی پانچوں شکلیں نیز
 اسم فاعل کی دونوں شکلیں مع معنی لکھو۔
 تمرین ۲۔ جملے صحیح کرو۔ قال مریم فی نفسہ انا کاذبہ
 من ائی شیء ہذا انا العبد اللہ وانا بیدک وبتیر زید
 غابت مریم منی وعبت انا منہ . قد حبثت لك دیکلم۔

مِنَ اَيِّ مَدِيْنَةٍ سُرْتُ وَهَلْ بَيْنَ مَدِيْنَتَاكَ وَبَيْنَ
 مَدِيْنَتِي مَدِيْنَةٌ. دُكَّانُ الْبَايَعِ الْقَلَمِ فِي السُّوقِ عِنْدَ
 الْمَسْجِدِ. قَرَأْتُ زَيْدٌ فِي كِتَابِ الْمَدْرَسَةِ ثُمَّ كَتَبَ عَلَيَّ
 كِرَاسَتَهُ بِقَلَمِ اَبُوهِ.

تمرین ۱۱ عربی بناؤ:-

تو کہاں گیا اے میرے بھائی! کیا تو غصہ ہو گیا ہے!
 میں تیرے ساتھ ہوں۔ تو کس شہر میں ہے اور کس بازار میں
 ہے۔ تو مجھ سے غائب ہو گیا ہے تو میں دنیا سے غائب ہو گیا
 ہوں۔ کیا تو ہوائی جہاز میں بیٹھا اور وہ تجھے لے کر لندن کی
 طرف اڑا؟ باپ اپنے لڑکے کے ساتھ مدرسہ گیا اور اسٹاذ
 سے کہا یہ اسکول سے غائب ہوا تھا اور میں اس کو لایا
 ہوں۔ کیا بیچنے والا دکان میں ہے؟ کیا آپ بیچنے والے ہیں
 اور یہ آپ کی دکان ہے۔ میرا گھر مسجد کے پاس ہے اور آپ کے گھر اور
 آپ کی دوکان کے درمیان ہے۔ شاگرد کلاس سے غائب ہے اور
 اُستاذ مدرسہ میں موجود ہے۔ میں اسٹاذ کے پاس کلاس میں حاضر ہوا
 تو اس نے کہا کیا تم اپنے باپ کے ساتھ آئے ہو؟ میرے
 بھائی کے لڑکے کی صحت خراب ہے اس لئے میں بھی گیا تھا۔
 کیا تمہارے بھائی کے بیٹے کی دکان میں قلم ہے؟ میرے

باپ کے بھائی کا نام اللہ کا بندہ ہے۔ میں نماز کے لئے
 بمبئی کے بازار کی مسجد میں گیا تھا۔ تو کس چیز سے کھیدا تھا
 کیا مسجد میں گیند تھی؟ کس نے کہا ”میں گیند سے مسجد
 میں کھیدا تھا؟“



گیارہواں سبق

قَبْلُ (۱) بَعْدُ (۲) فَوْقُ (۳) تَحْتَ (۴) خَلْفُ (۵) أَمَامُ (۶)
 رَحَى (۷) بَلَى (۸) رَأَى (۹) سَعَى (۱۰) وَفَى (۱۱) هَدَى (۱۲)
 دَنَا (۱۳) خَلَا (۱۴) رَجَا (۱۵) سَكَا (۱۶) عَفَا (۱۷)

اضافی نام آج کے سبق میں ۷ سے ۱۷ تک اضافی نام
 ہیں، جب ان اضافی ناموں کے بعد مضاف الیہ ظاہر آجائے
 تو ان اضافی ناموں کے آخری حرف پر زیر ہوتا ہے، بشرطیکہ
 زیر دینے والا حرف پہلے نہ آئے۔ مثلاً: قَبْلُ الصَّلَاةِ
 بَعْدَ الصَّلَاةِ. فَوْقَ الْأَرْضِ. تَحْتَ السَّمَاءِ. اگر زیر دینے
 والا حرف پہلے آجائے تو ان کے آخری حرف کو زیر ہو جائے گا
 مثلاً مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ :

کبھی ان اضافی ناموں کے بعد مضاف الیہ ظاہر نہیں ہوتا بلکہ چھپا رہتا ہے۔ ایسی صورت میں خواہ زیر دینے والی حرف ہی ان سے پہلے کیوں نہ آئے ان اضافی ناموں کے آخری حرف پر بہر حال ”پیش“ رہے گا۔ مثلاً جَاءَ زَيْدٌ وَخَيْتٌ مِنْ قَبْلُ۔ یہاں قَبْلُ کے بعد مضاف الیہ ظاہر نہیں آیا۔ یہی وجہ ہے کہ زیر دینے والا حرف پہلے آنے پر بھی اس کو زیر نہیں ہے جملہ کے معنی ”زید آیا اور میں اس سے پہلے آیا“ ہوں گے گویا اس مثال میں قَبْلُ کے بعد ”ہ“ پوشیدہ ہے، اگر اس ”ہ“ کو ظاہر کر دیا جائے تو پھر ”قبل“ کے آخری حرف کا ”پیش“ بھی ختم ہو جائے گا۔

[نوٹ] اضافی ناموں کا مرکب مبتدا نہیں ہوتا۔

مادہ میں حرف علت | پچھلے سبقوں میں مادہ کے درمیان میں ”و“ اور ”ی“ آنے سے جو تبدیلیاں ہوتی ہیں وہ بتائی جا چکی ہیں، حرف علت جس طرح مادہ کے درمیان آتے ہیں۔ اسی طرح پہلے اور آخر میں بھی آتے ہیں۔ آج کے سبق میں ۱ سے ۱۲ تک ایسے فعل ہیں جن کے مادہ کا آخری حرف ”ی“ ہے اور لقیہ ۱۳ تک ایسے فعل ہیں جن کے مادہ کا آخری حرف ”و“ ہے۔

مادہ کا آخری حرف | اگر مادہ کا آخری حرف "ی" ہو اور پہلی شکل میں "ی" اور درمیانی حرف پر زبر ہو تو پہلی شکل میں وہ "ی" لکھنے میں "ی" اور پڑھنے میں "الف" ہو جائے گی مثلاً "بکی" "دھی" دوسری شکل میں وہ "ی" غائب ہو جاتی ہے جیسے بکت ، دمت [در اصل بکیث اور دمیث ہونا چاہئے تھا] باقی تین شکلوں میں "ی" ظاہر ہوگی اور کوئی تبدیلی نہیں ہوگی جیسے بکیث ، دمیث بکیث ، دمیث ، بکیث ، دمیث

مادہ کا آخری حرف | اگر مادہ کا آخری حرف "و" ہو تو پہلی شکل میں وہ "و" لکھنے اور پڑھنے میں "الف" کی طرح ہوگا۔ مثلاً دعا ، خلا وغیرہ دوسری شکل میں یہ "و" اڑ جائے گا جیسے دعث ، خلث باقی تین شکلوں میں "و" ظاہر ہوگا۔ اور کوئی تبدیلی نہیں ہوگی ، مثلاً دعوت ، خلوت ، دعوت ، خلوت ، دعوت ، خلوت

مادہ کے آخر میں حرف علت | اسم فاعل بنانے میں مادہ کا آخری حرف اور اسم فاعل ، حرف علت اڑا کر اس سے پہلے کے حرف پر ایک زبر اور بڑھا دیتے ہیں۔ مثلاً "بک ی" سے "باک" "دع و" سے "داع" [در اصل باکی اور داعو تھا] "ال"

لگانے یا مونث کی شکل بناتے وقت آخری حرف علت جاء کی طرح "ی" بن جاتا ہے مثلاً الْبَاكِ، الدَّاعِي، بَاكِئَةٌ دَاعِيَةٌ۔

ل. علی "ل" کے معنی "لئے"، واسطے "ہیں" لیکن یہ فائدہ اور بہتری کا مفہوم بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اسی طرح "علی" میں تکلیف، نقصان اور مصیبت کا مفہوم پایا جاتا ہے، اگر ہم کہیں "دَعَا لَهٗ" تو اس کے معنی ہوں گے "اس نے دعائے خیر کی، بہتری کے لئے دعا مانگی" لیکن "ل" کی بجائے "علی" بولنے سے بددعا کرنے کے معنی ہو جائیں گے، اسی طرح اگر آپ کہیں "هٰذَا لِي" تو یہ مطلب ہو گا کہ "یہ چیز میرے لئے مفید ہے" اور اگر آپ "هٰذَا عَلَيَّ" کہیں تو اس چیز کا آپ کے لئے مضر اور تکلیف دہ ہونا معلوم ہو گا۔



قَبْلَكَ، بَعْدَهُ، فَوْقِي، تَحْتِي، خَلْفَكَ، أَمَامَكَ
 بَعْدِي، مِنْ قَبْلِكَ، مِنْ بَعْدِهَا، مِنْ فَوْقِكَ، مِنْ
 تَحْتِكَ، مِنْ أَمَامِهِ، مِنْ خَلْفِهَا، مِنْ قَبْلِي، رَأَيْتُ
 رَأَتْ، وَقَيْتُ، هَدَّتْ، رَجَوْتُ، رَجَبْتُ، رَاجٍ

الْخَالِي . دَاعِيَةٌ . رَائِيَةٌ . السَّاعِي . الْهَادِي .
 جَاءَ عَيْسَى قَبْلَ مُحَمَّدٍ . جَاءَ مُوسَى بَعْدَ نُوحٍ .
 كَانَ قَالَ عَيْسَى "مِنْ بَعْدِي رَسُولٌ إِسْمُهُ أَحْمَدٌ .
 دَعَوْتُ لَهُ وَدَعَا عَلِيٌّ . بَنَى زَيْدٌ وَبَنَتْ أُخْتُهُ مِنْ
 قَبْلُ . سَعَيْتُ قَبْلَكَ فَوَجَدْتُ فَهَلْ سَعَيْتَ بَعْدِي
 فَوَجَدْتُ ؟ وَلِمَنْ سَعَيْتَ ؟ سَعَيْتُ لِنَفْسِي . عَلَى مَنْ
 دَعَوْتُ ؟ دَعَوْتُ عَلِيَّ وَوَلَدِي . عَفَا اللَّهُ عَنْكَ
 عَفَوْتُ عَنِ السَّاهِي . دَعَوْتُ فَسَمِعَ . دَعَتْ أُمِّي فَسَمِعَتْ
 بَنِي أَبِي بَكْرٍ . بَنَتْ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ . هُوَ رَامٍ وَبَنَتْهُ
 رَامِيَةٌ . قَدْ قُدْتُ لَكَ قَبْلَ هَذَا . أَرَأَيْتَ إِلَى
 الْأَرْضِ ؟ أَرَأَيْتَ تَحْتَ كِتَابِي ؟ أَكَلْتُ قَبْلَ الصَّلَاةِ
 وَشَرِبْتُ بَعْدَ . سَعَيْتُ فِي الْأَرْضِ . رَأَيْتُ فَوْقِي وَتَحْتِي
 خَلْفِي وَامَامِي . وَقَى اللَّهُ وَهُوَ رَاقٍ . هَلْ لَكَ مِنَ اللَّهِ
 وَاقٍ ؟ هَدَى اللَّهُ وَهُوَ الْهَادِي . كَفَرْتُ إِسْرَافًا
 فَدَعَا عَلَيْهَا . دَعَتْ لِزَيْدٍ أُمَّةً . دَعَا إِلَى
 الرَّسُولِ دَاعٍ إِلَى الْجَنَّةِ وَالشَّيْطَانِ دَاعٍ إِلَى النَّارِ
 يَا رَجُلُ ! كَيْفَ كَذَبْتَ قَالَ اللَّهُ فَوَقَّكَ . جَاءَ رَسُولٌ

بَعْدِي وَدَقَّتْ عِنْدَ بَابِ بَيْتِي. فَخَرَجَ ابْنِي مِنَ الْبَيْتِ
 فَقَالَ الرَّجُلُ "هَلْ أَبُوكَ فِي الْبَيْتِ؟" فَقَالَ ابْنِي قَدْ
 رَاحَ ابْنِي إِلَى دُكَّانِهِ. فَقَالَ الرَّجُلُ وَابْنِي دُكَانَهُ؟ فَقَالَ
 "هُوَ فِي يَهْدِي بَارَا وَدَعَتْ أُمِّي عَلِيَّ. فَبَايْتُ وَقُلْتُ
 كَيْفَ دَعَوْتِ عَلِيَّ وَأَنْتِ أُمِّي وَأَنَا ابْنُكَ؟" فَقَالَتْ لِعَبْتٍ وَغَيْثٍ
 عَنِ الْمَدْرَسَةِ فَغَضِبْتُ وَدَعَوْتُ عَلَيْكَ "فَقُلْتُ لَهَا
 "أَنَا ذَاهِبٌ إِلَى الْمَدْرَسَةِ. ثُمَّ عَفَّتْ عَنِّي أُمِّي بَعْدَهُ
 كُنْتُ دَعَوْتُ لَكَ فَسَمِعَ اللَّهُ."

كُنْتُ فِي السَّفِينَةِ وَكَانَتِ السَّفِينَةُ فِي الْبَحْرِ
 فَرَأَيْتُ قَوْفِي فَكَانَتِ السَّمَاءُ وَرَأَيْتُ تَحْتِي فَكَانَ الْبَحْرُ
 تَحْتِي وَكَانَ الْهَوَاءُ بَيْنَ الْبَحْرِ وَالسَّمَاءِ. أَنَا قَرَأْتُ
 مِنَ الْقُرْآنِ وَهُوَ كِتَابُ اللَّهِ وَهُوَ هَادِي لِي وَوَلِيٌّ لِي. قَالَ
 الْكَافِرُ هَلْ عِنْدَكَ بَعْدَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟ قَالَ اللَّهُ
 لِرَسُولِهِ فِي الْقُرْآنِ "عَمَّا اللَّهُ عِنْدَكَ" لِلِسَاءِ هِيَ
 عَنِ صَلَوَاتِهِ عَذَابٌ. هِيَ سَاهِيَةٌ عَنْ صَلَوَاتِهَا
 السَّاعِي وَاحِدٌ. وَالْحَالِسُ بَالِكٌ. أَنَا رَاجٍ مِنَ اللَّهِ. كُنْتُ
 رَجَوْتُ مِثْلَكَ.

الْبَيْتُ خَالٍ خَلَوْتُ بِنَفْسِي. خَلَا زَيْدٌ مَعَ

أَخِيهِ . كَانَ خَدَاهُ عَانِدِي مَعَ جِنَاح . خَلَا الْكَافِرُ
 إِلَى شَيْطَانِهِ . قَدْ خَلَّتْ مِنْ قَبْلِكَ . أَنَا سَاعِدُ اللَّهِ
 هَادٍ . خَلَا بَيْتِي فَبَكَتْ نَفْسِي عَلَيْهِ . كَانَ غَضِبَ وَالِدِي
 عَلَيَّ نَسَعَيْتُ فِي الْمَدْرَسَةِ وَذَهَبْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ
 لِلصَّلَاةِ فَفَرِحَ بِي وَعَفَا عَنِّي . جَاءَ زَيْدٌ وَجَاءَ ابْنُهُ
 خَلْفَهُ .

صِحَّةُ وَالِدِي مَنَحْرِفَةٌ وَهُوَ سَاعِدٌ عَنْ صِحَّتِهِ
 فَأَنَا بَاكٍ عَلَى ذَلِكَ . أُخْتُ مُحَمَّدٍ رَامِيَةٌ حَجْرِي خَالِيَةٌ
 وَالْمَسْجِدُ خَالٍ . أَنَا رَأَيْتُكَ فَهَلْ أَنْتِ رَائِيَةٌ إِلَيَّ؟
 أَنَا بَاكٍ عَلَيْكَ . كُنْتُ خَلْفَكَ فِي الصَّلَاةِ . رَمَى وَرَمَيْتُ
 بَعْدُ . دُكَانِي إِمَامَ الْمَسْجِدِ وَبَيْتِي خَلْفَ الدُّكَانِ .
 تمرین بلا آج کے سبق میں جتنے افعال ہیں (ان) ان کی
 پانچوں شکلیں مع معنی لکھو .

(ان) ان سے اسم فاعل کی دونوں شکلیں مع معنی نیز مذکر کی
 شکل پر "ال" لگاؤ نا ان ان کے مادے لکھو .
 تمرین ۲ جملہ فعلیہ اور جملہ اسمیہ الگ کرو، جملہ فعلیہ میں
 فعل فاعل، جملہ اسمیہ میں مبتدا، خبر، بتاؤ۔ عربی کی عبارت پر

اعراب (زبر، زیر، پیش، لگاؤ۔

۱۱، بکت الائم علی ابنہا (۲) للساہی عذاب النار
وللساعی جنۃ (۳) هل فوقك رجل (۴) قد قلت
لك من قبل (۵) من بکی فی بیتك ؟
تمرین ۱۲ جملے درست کرو :-

بکوت و بکی اُمُّہُ مِنْ قَبْلِ . اللہ ہادی و ہُو
واقی و انا ساعی . طُرت و طیرت الطیارة . سَعوت
فوجدت و انا راجع من اللہ . سہیت فدعیت علیک
فوقك سماع و تحتك ارض و انا امامك :

تمرین ۱۳ عربی بناؤ :-

محمد بعد میں آیا اور موسیٰ اس سے پہلے آیا تھا۔ کیا تم نے
بعد میں دیکھا؟ استاد شاگرد پر کیوں غصہ ہوا اور باپ نے
اپنے بیٹے پر کیوں بددعا کی؟ میری ماں خدا سے اُمید کرنے
والی ہے۔ اور میں کوشش کرنے والا ہوں۔ میرے پیچھے تم
ہو میرے آگے زید ہے اور تمہارا بے پیچھے میرا بیٹا ہے
میں نے نماز کے بعد دعا کی تھی تو اللہ نے سن لی تمہارے
آگے کون ہے اور پیچھے کون ہے؟ میں نے اپنے رب کی

کتاب میں دیکھا ہے ۔

میرے رب کی کتاب کا نام قرآن ہے اور میرے رب کے رسول کا نام محمد ہے ۔ کیا میں اپنی نماز سے غفلت کرنے والا ہوں ۔ وہ کھڑا ہے اور اپنے بیٹے پر رونے والا ہے ۔ میرے بیٹے کی لڑکی کی صحت خراب ہے ۔ میں اس کے گھر گیا تو وہ روئی اور کہا کیا تم نے میرے لئے دعاء کی ؟ تو میں نے اس سے کہا ہاں میں نے تیرے لئے دعاء کی ہے اور اللہ سننے والا کرنے والا ہے ۔ میرا گھر آپ کے گھر کے سامنے ہے اور میری دکان مسجد کے پیچھے ہے ۔ میں بھولنے والا ہوں اور اللہ معاف کرنے والا ہے ۔

بارہواں سبق

لِقَى (۱) نَسَبَى (۲) رَضِيَ (۳) فَنِي (۴) بَقِيَ (۵) وَنَارُ (۶)
 مَاتَ (۷) طَافَ (۸) طَابَ (۹) لَانَ (۱۰) خَارُ (۱۱) يَوْمٌ (۱۲) كَسِيلٌ
 لَيْلَةٌ (۱۳) وَاحِدٌ (۱۴) حَبْرَاءُ (۱۵) أَوْ (۱۶) بِلَ (۱۷)
 سے سے تک مادہ میں درمیانی حرف "و" اور سے سے تک درمیانی حرف "ی" ہے ۔

مادہ کا آخری حرف ”ی“ اگر مادہ کا آخری حرف ”ی“ ہو اور
اور درمیانی حرف کو زیر پہلی شکل میں درمیانی حرف پر زیر

”ی“ ہو۔ جس طرح آج کے سبق میں ”ی“ سے ”ہ“ تک افعال
ہیں، تو ”ی“ پانچوں شکلوں میں جوں کی توں باقی رہے گی اور
وزن میں بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ جیسے لَقِيَ، لَقِيَتْ، لَقِيْتِ
اسم فاعل کا وہی قاعدہ رہے گا۔ جو مادہ کے آخر میں حرف عِلْتِ
آنے سے ہوتا ہے۔ یعنی حرف عِلْتِ اڑا کر اس سے پہلے کے حرف
پر ”ی“ لگا دیں گے، مونث بنانے یا ”ال“ لگانے پر آخر میں
”ی“ واپس آجائے گی۔ مثلاً ”ل ق ی“ سے لَاقٍ، لَاقِيَةٌ
الَّتِي۔

إِلِ نَسَانُ نَاسٍ . أَنَا رَاضٍ عَنْكَ . قَدْ رَضِيتُ بِاللَّهِ .
هُوَ لَاقٍ . إِمْرَأَتُهُ رَاضِيَةٌ عَنْهُ وَهُوَ رَاضٍ عَنْ أَمْرَاتِهِ .
أَنَا فَانَ وَالِدُنِيَا فَانِيَةٌ . اللَّهُ بِأَقِ وَالنَّفْسُ فَانِيَةٌ . رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ . طَابَتْ نَفْسِي بِوَالِدِي . أَنَا طَبْتُ بِهَذَا . مَا تَت
أُمِّي قَبِيلَ أِبْنِي . رَضِيتُ أُمِّي عِنِّي فَدَعْتَنِي . فَازَ السَّاعِي وَكَه
أَجْرُ عِنْدَ رَبِّهِ . أَطَيْتُ بِهَذَا بِلَانِ الْأُسْتَاذِ لِي . لِنْتُ لِي
فَلِنْتُ لَكَ .

مَنْ بَقِيَ وَمَنْ فَنِيَ ؟ بَقِيَ الْعَالَمُ وَفَنِيَ الْجَاهِلِ . قَالَ
 الْكَافِرُ " الْأَرْضُ لِلَّهِ وَالسَّمَاءُ لِلَّهِ وَالْبَحْرُ لِلَّهِ " ، فَقُلْتُ لَهُ
 كَذَبْتَ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُ ، اللَّهُ إِلَهُهُ وَهُوَ وَاحِدٌ ، أَنْتَ كَافِرٌ
 وَجَزَاؤُكَ عِنْدَ اللَّهِ نَارٌ . لِمَ بَقَيْتَ فِي الْبَيْتِ ؟ نَسِيتُ
 فَبَقِيتُ فِي الْبَيْتِ . جَزَاءُ شَيْءٍ عِنْدَ رَبِّي وَجَزَاؤُكَ عِنْدَ رَبِّكَ
 طُفْتُ فِي النَّهَارِ وَرَجَعْتُ فِي اللَّيْلِ إِلَى الْبَيْتِ ؛
 ذَهَبَ زَيْدٌ وَرَجَعَ بَعْدَ يَوْمٍ وَنَيْلَةٍ
 فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ كُنْتَ ذَهَبْتَ ؟ فَقَالَ " ذَهَبْتُ إِلَى سُودَاتِ
 لِيَوْمٍ وَنَيْلَةٍ " طُفْتُ بِبَيْتِ اللَّهِ ، طَافَ عَلَيْهَا طَافُفٌ
 أَنْتَ فَاعِلٌ أَمْ لَاعِبٌ ؟ أَنْتَ تَارِيٌّ أَمْ نَاسِيٌّ
 أَفَعَلْتَ أَمْ حَلَسْتَ ؟ لَا بَلْ فَعَلْتَ . أَرْضَيْتَ بِاللَّهِ ؟
 نَعَمْ ، رَضِيتُ بِاللَّهِ . أَنْسِيتَ ؟ لَا بَلْ فَعَلْتَ . مَاتَ
 أَبُوكَ أَمْ بَقِيَ ؟ هُوَ مَا بَقِيَ .

هَلْ بَقِيَ عِنْدَكَ شَيْءٌ ؟ نَعَمْ بَقِيَ عِنْدِي كُرَاسَةٌ
 بَقِيَ عِنْدِي إِشْمُ اللَّهِ . مَنْ هَذَا ؟ هَذَا زَيْدٌ أَوْ حَسَنٌ
 هَذَا أُسْتَاذٌ أَوْ تَلْمِيزٌ . مَاتَ أَبِي وَبَقِيَ بَعْدَهُ فِي
 عَدَابٍ . فَنِيَ زَيْدٌ وَبَكَرٌ وَبَقِيَ إِشْمُ اللَّهِ . فَدَمَّرْتُ

وَرَبِّي قَدْ فُزْتُ . هَلْ فَازَ أَخُوكَ ؟ نَعَمْ قَدْ فَازَ ، أَنَسَاخَ
 وَاللَّيْلِ لِي كَالْيَوْمِ . هَلْ حَبْرَاؤُكَ حَبَّةٌ وَحَبْرَاؤِي نَارٌ ؟
 جَاءَتْ إِمْرَأَةٌ زَيْدٍ فِي بَيْتِي وَبَيْتِهَا أُمَامٌ بَيْتِي
 فَقَامَتْ عِنْدَ الْبَابِ وَقَالَتْ لِإِمْرَأَتِي " هَلْ فِي بَيْتِكَ نَارٌ ؟"
 فَقَالَتْ لَهَا قَدْ مَاتَتِ النَّارُ " فَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِهَا . طَافَتْ بِبَيْتِكَ فِي
 السُّوقِ أُمَامٌ دُكَّانِي . أَيُّ شَيْءٍ بَاقٍ وَآيُّ شَيْءٍ فَاانٍ ؟ الشَّيْءُ
 فَاانٍ وَاللَّهُ بَاقٍ . يَا رَجُلُ إِلَهٌ مَعَ اللَّهِ أَمْ أَنْتَ كَاذِبٌ ؟
 بَلِ إِلَهٌ وَاحِدٌ . أَهَذَا إِلَهٌ أَمْ ذَلِكَ ؟ لَوْ هَذَا وَلَوْ ذَلِكَ
 كَيْفَ فَازَ رَسُولُ اللَّهِ فِي الدُّنْيَا . لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 لِلْإِنْسَانِ فَفَازَ .

قَرَأَ التَّلْمِيذُ فِي الصَّفِّ وَكَتَبَ عَلَى الْكُرْسِيِّ فَفَرِحَ
 الْأُسْتَاذُ بِهِ وَكَتَبَ عَلَى كُرْسِيِّهِ " أَنَا فَرِحْتُ بِكَ
 أَنْتَ فَازَ . أَنَا رَاجٍ فِيكَ " وَكَتَبَ عَلَى كُرْسِيِّهِ
 تَلْمِيذٌ كَانَ لَعِبَ فِي الصَّفِّ " أَنْتَ لَاعِبٌ ، أَنَا غَاضِبٌ
 عَلَيْكَ " ثُمَّ قَالَ الْأُسْتَاذُ . كَانَ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ فَجَلَسَ
 بَعْدَهُ عَلَى كُرْسِيِّهِ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ مَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَجَلَسَ عُمَرُ
 عَلَى كُرْسِيِّهِ بَعْدَهُ " ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ " أَزِيدٌ حَاضِرٌ

71
بہ ہوس بن
فِي الصَّغْرِ أُمِّ غَائِبٍ ؟ فَقَامَ زَيْدٌ وَكَانَ خَلْفَ تِلْمِيذِهِ
وَقَالَ نَعَمْ يَا أَسْتَاذُ أَنَا حَاضِرٌ



تمرین ۱۔ مندرجہ ذیل الفاظ اصل میں کیا ہیں ان میں کیا
تبدیلی ہوئی ہے، ان کا مادہ کیا ہے ؟
فَانٍ . فَائِزٌ . سَائِرٌ . دَائِعٌ . طَبِئْتُ . بَكَتُ . مَاتُ . لَأَنَّ
مَا بَيْتٌ . النَّاسِيَةُ .

تمرین ۲۔ سبق کے تمام نئے افعال کی پانچوں شکلیں اسم
فاعل کی دونوں شکلوں کے ساتھ مع معنی لکھو :-

تمرین ۳۔ خلا، کو مناسب الفاظ سے پُر کرو :- (۱) اللَّهُ ...
الصَّادِقِ وَالشَّيْطَانُ مَعَ ... (۲) ... فَا نِ وَالِدِنَا ... وَ ...
بَاقِ (۳) . فِي نَفْسِي ... وَاحِدٌ وَ ... صَادِقٌ
وَ ... كَاذِبٌ . (۴) مِنْ بَيْتِي ... الشُّوقِ (۵) هَذَا اجْزَاءُ
... يَا أُخْتُ (۶) مَاتَ ... وَ ... عَلَيْهِ .

تمرین ۴۔ جملے درست کرو :-

كَانَ فَنِي الدُّنْيَا وَالِدُ نِيَا فَا نِ . مَا اجْزَاءُ
الْكَافِرِ عِنْدَ اللَّهِ . كَانَ لُنْتُ نَطَابَ نَفْسِي . كَانَ نَسِيتَ
زَيْدَ فَبَقِيَتْ فِي بَيْتِهِ . الرَّجُلُ قَائِمٌ فِي حِجْرَةِ بَيْتِ ابْنِ

زَيْدٌ. السِّيَّارَةُ دَاقِفٌ عَلَى بَابِ مَسْحِدِ السُّوقِ. كَأَنْتَ
فَبِنِي طَيَّارَةٍ فِي بَوْمَبَايَ قَبْلَ هَذَا. كَيْفَ لَقَيْتَ وَأَدَّتْ
عَلَى الْأَرْضِ وَهُوَ عَلَى السَّمَاءِ. رَضِيَ اللَّهُ مِنْهُ وَرَضِيَتْ
مِنْ اللَّهِ.

تمرین ۵ عربی بناؤ:-

تمہارے گھر میں کون مر گیا تھا؟ اس کی ماں دہلی میں مر گئی
ہے اس لئے وہ دہلی جانے والا ہے اور وہ رونے والا ہے۔
کیا تمہارا گھر اور اس کا گھر ایک ہے؟ میں تم سے راضی ہو گیا
ہوں کیا تم مجھ سے راضی ہوئے؟ کیا تمہارے لئے دن اور
رات ایک ہیں۔ میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہے اور
وہ باقی رہنے والا ہے۔ کیا میں نے کہا تھا؟ بلکہ تم جھوٹے ہو۔
اس کا بدلہ اللہ کے پاس ہے۔ میری ماں کی صحت خراب ہے اور
وہ مرنے والی ہے دن میں یا رات میں۔ میرا اور تیرا محبوب ایک ہے
قرآن ایک ہے پھر یہ کیا ہے؟ کوشش کرنے والا مر گیا ہے اور
بیٹھنے والا باقی رہ گیا ہے۔ کیا کوشش کرنے والے کا بدلہ بیٹھنے
والے کے بدلہ کی طرح ہے۔ کیا تم نے سچ کہا یا تم جھوٹے ہو اور کھیلنے
والے ہو۔ خدا کی قسم کرنے والا کامیاب ہوا اور انکار کرنے والا

آگ میں گیا۔ میں نے اللہ کو پسند کیا وہ میرا خالق ہے
 وہ باقی رہنے والا ہے اور میں فنا ہونے والا ہوں۔
 وہ رات یا دن میں جانے والا ہے اور وہ رات یا دن
 میں آنے والی ہے۔



تیرہواں سبق

مَرَدًا (۱)، عَقَّ (۲)، رَدَّ (۳)، فَرَّ (۴)، عَمَّ (۵)، جَبَرَى (۶)،
 نَهَى (۷)، بَاتَ (۸)، عَادَ (۹)، زَمَنَ (۱۰)، زَمَانًا (۱۱)،
 مَاءً (۱۲)، لَبِنٌ حَلِيبٌ (۱۳)، مَشَاي (۱۴)، خُبْرًا (۱۵)،
 لَحْمًا (۱۶)، خِيَانَةً (۱۷)، أَمَانَةً (۱۸)، مَا (۱۹)، مَيْلًا (۲۰)، خَيْرًا (۲۱)،
 مَفْعُولًا (۲۲)، ضَرْبًا (۲۳)، قَتَلَ (۲۴)

(نوٹ) افعال کے سامنے برکیٹ میں اگر ڈیش کے بعد حرف

علت ہو مثلاً [ی] تو اس سے مراد مادہ کا آخری حرف ہوگا
 اگر ڈیش سے قبل حرف علت ہو مثلاً [و] تو اس سے مراد
 مادہ کا درمیانی حرف ہوگا۔

مادہ میں حروف کی تکرار کبھی مادہ میں ایک ہی قسم کے دو

صحیح حروف (جو حرف علت نہ ہوں) ساتھ آجاتے ہیں، یہ مکرر آنے والے حروف اگر متحرک ذریعہ یا پیش لگے ہوئے ہوتے ہیں تو ان کو تشدید (تثانی) کے ذریعہ ملا کر ایک کر دیا جاتا ہے، اگر دونوں متحرک نہ ہوں بلکہ ایک متحرک ہو اور دوسرا ساکن (جزم لگا ہوا) تو ان کو ویسے ہی الگ الگ چھوڑ دیا جاتا ہے، سبق میں ع سے ہ تک اسی قسم کے افعال ہیں جن کے مادوں میں دو حرف ایک قسم کے ہیں۔ چونکہ ان افعال کی پہلی دو شکلوں میں مکرر حروف متحرک ہوتے ہیں لہذا ان کو تشدید کے ذریعہ ملا کر ایک کر دیا جاتا ہے۔ جیسے مَرَدَّ سے مَرَّ، مَرَدَّتْ سے مَرَّتْ باقی تین شکلوں میں چونکہ مکرر حروف میں سے ایک ساکن اور ایک متحرک ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے وزن میں بغیر کسی تبدیلی کے باقی رہتے ہیں۔ مثلاً مَرَدَّتْ، دَرَدَّتْ۔

ایسے مادوں کے اسم فاعل میں بھی مکرر حروف متحرک ہونے کی وجہ سے تشدید کے ذریعہ ملا کر ایک کر دیئے جائیں گے۔ جیسے مَادِرَّةٌ سے مَادْرٌ، مَادِرَّةٌ سے مَادْرَةٌ۔ عَاقِقٌ سے عَاقِقٌ اسم مفعول جس طرح ہر فعل سے اس کام کو کرنے والے کے لئے عربی میں ایک خاص شکل "فَاعِلٌ" کے وزن پر بنالی

گئی ہے۔ اسی طرح ہر فعل سے ایک خاص شکل اس چیز کے لئے بنالی گئی ہے۔ جس پر وہ کام کیا گیا ہو یہ شکل "مفعول" کے وزن پر ہوتی ہے اور "اسم مفعول" کہلاتی ہے۔

اسم مفعول بنانے کے لئے فعل کی پہلی شکل کے پہلے حرف کو ساکن کر کے اس سے پہلے زبر والا "م" بڑھا دیجئے پھر آخری حرف سے پہلے ساکن "و" بڑھا کر "و" سے پہلے کے حرف کو پیش سے دے دیجئے مؤنث بنانے کے لئے مذکر کے آخر میں "ة" بڑھا دیجئے جیسے :-

فَعَلَ سَمِ مَفْعُولٌ رَکِیَا ہوا یا جس پر کام کیا گیا ہوا مَذْحُولَةٌ
 رَکِیَا ہوا، - ضَرْبٌ سَمِ مَضْرُوبٌ مارا ہوا، جس کو مارا گیا ہو
 مَوْتٌ مَضْرُوبَةٌ قَتَلَ سَمِ مَقْتُولٌ قَتَلَ کیا ہوا، جس کو
 قتل کیا جائے، مَوْتٌ مَقْتُولَةٌ

[نوٹ] جن مادوں کے درمیان یا آخر میں حرف علت ہے ان سے "اسم مفعول" بنانے کا قاعدہ آئندہ بیان ہوگا۔

مکرر حروف والے مادوں کا "اسم مفعول" "کُفِّکَ مَقْتُولٌ" کے وزن پر بنتا ہے جیسے رَدَّ سَمِ مَرْدُودٌ دپٹایا ہوا
 مادہ اور اس کے فوائد "مادہ" کی تعریف پہلے بیان ہو چکی ہے

در اصل مادہ ایک جڑ ہے جس سے متفرق شاخیں نکلتی ہیں، مختلف معنوں کے لئے متفرق شکلیں بنتی ہیں۔ اگر ہم کو مادہ معلوم ہو تو ہم اس سے بننے والی متفرق شکلیں صحیح بنائیں گے آپ نے اب تک مادہ سے ”فعل“ کی پانچ شکلیں ”اسم فاعل“ کی دو شکلیں اور آج ”اسم مفعول“ کی دو شکلیں بنانا سیکھ لی ہیں انہیں شکلوں پر بس نہیں بلکہ آئندہ آپ مادہ سے اور زیادہ شکلیں بنا سکیں گے۔

مادہ کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے آپ کے لئے عربی لغت (ڈکشنری) دیکھنا آسان ہو جائے گا، اور ہر زبان کو جلدی سیکھنے کے لئے لغت دیکھنا نہایت ضروری ہے عربی ڈکشنریوں میں ہر لفظ یا ہر شکل علیحدہ علیحدہ نہیں ملتی بلکہ اپنے ”مادہ“ میں ملتی ہے۔ مثلاً کسی عربی ڈکشنری میں آپ کو قَالَ یا قائل دیکھنا ہو تو ”ق و ل“ میں ملے گا۔ اسی طرح مَفْعُولٌ ”ف ع ل“ میں ملے گا۔ اگر آپ قَالَ ”ق ا ل“ یا مفعول ”م ف ع و ل“ میں تلاش کریں گے تو آپ کو یہ الفاظ نہ مل سکیں گے۔

مادہ (نائبہ) | سوالیہ ”مَا“ آپ پہلے پڑھ چکے ہیں۔ آج آپ کو

انکار کے لئے استعمال ہونے والا "مَا" بتایا گیا ہے یہ "مَا" فعل ماضی سے پہلے آتا ہے تو اقرار کے معنی ختم کر کے نفی (انکار) کے معنی کر دیتا ہے اسی لئے یہ "مَا" نافیہ کہلاتا ہے مثلاً مَا سَمِعَ رَأْسُ نَبِيٍّ مِمَّا أَكَلَتْ (اس نے نہیں کھایا) (مونث) "مَا" نافیہ سے پہلے سوال کرنے کے لئے "هَلْ" نہیں آتا بلکہ "أ" استعمال ہوتا ہے مثلاً أَمَا أَكَلْتَ؟ (کیا تو نے نہیں کھایا) میں اگر "أ" کی بجائے "هَلْ" کہا جائے تو غلط ہوگا، "أ" اور هَلْ میں یہی فرق ہے کہ "أ" کے بعد نفی بھی آتی ہے اور هَلْ کے بعد نفی نہیں آتی

بَلَى، نَعَمْ | "نَعَمْ" کی طرح "بَلَى" کے معنی بھی "ہاں" ہیں فرق یہ ہے کہ نَعَمْ پہلی بات کے اقرار کے لئے بولا جاتا ہے۔ مثلاً آپ سے کہا جائے "أَأَكَلْتَ" (کیا آپ نے کھایا؟) اور آپ کہیں "نَعَمْ" تو اس کے معنی ہوں گے "ہاں میں نے کھایا" لیکن اگر آپ سے "أَمَا أَكَلْتَ" (کیا آپ نے نہیں کھایا) کہا جائے اور آپ "نَعَمْ" کہیں تو اس کے معنی ہوں گے کہ "ہاں میں نے نہیں کھایا" لیکن اسی "أَمَا أَكَلْتَ" کے جواب میں بَلَى کہنے سے یہ معنی ہوں گے کہ "ہاں میں نے کھایا" گویا "بَلَى" پہلی نفی کو کاٹ کر اقرار کے معنی پیدا کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ "بَلَى" عموماً نفی کے جواب میں آتا ہے۔

هَذَا لَحْمٌ وَذَلِكَ خَيْرٌ. هَذَا لَبَنٌ وَذَلِكَ مَاءٌ
 الشَّيْءُ مَشْرُوبٌ وَكَذَلِكَ اللَّبَنُ مَشْرُوبٌ وَكَهَذَا
 الْمَاءُ مَشْرُوبٌ - الْخُبْزُ مَأْكُولٌ وَكَذَلِكَ اللَّحْمُ مَأْكُولٌ
 اللَّهُ أَمِيرٌ وَأَنَا مَا مَوْءٌ - اللَّهُ أَمِيرٌ وَنَاهٍ. عَمَّ الْخَيْرُ
 فِي الْبَلَدِ فَهُوَ عَامٌّ. الْخَيْرُ مَسْمُوعٌ. الْمَاءُ جَارٍ وَالْهَوَاءُ
 جَارٍ - السَّفِينَةُ جَارِيَةٌ فِي الْبَحْرِ - فَرَّتِ الْأُمَّةُ فَهِيَ
 فَارَةٌ - عَمَّتِ الْخِيَانَةُ فِي الدُّنْيَا وَمَا عَمَّتِ الْأَمَانَةُ - بَاتَ
 الْمَاءُ فَهُوَ بَائِتٌ - مَا بَيْتٌ جِنْدَكَ - بَاتَ زَيْدٌ وَبَاتَتْ
 أَمْرَأَتُهُ - الْكِتَابُ مَرْدُودٌ - بَاتَ الْخُبْزُ - وَالْخُبْزُ بَائِتٌ
 عَنْ أَبِي فُهَيْرٍ عَنَاقٍ وَعَقَّتْ بَيْتِي فَهِيَ عَاقَةٌ - نَهَى اللَّهُ عَنِ
 الْخِيَانَةِ وَأَمَرَ بِالْأَمَانَةِ - اللَّهُ نَاهٍ عَنِ الْخِيَانَةِ وَأَمِيرٌ
 بِالْأَمَانَةِ - الشَّيْطَانُ نَاهٍ عَنِ الْأَمَانَةِ نَاهٍ عَنِ الصَّلَاةِ
 وَأَمِيرٌ بِالْخِيَانَةِ -

مَا أَكَلْتُ عِنْدَكَ وَمَا شَرِبْتُ - مَا أَمَرَ وَمَا نَهَى
 مَا صَرَبْتُ وَمَا قَتَلْتُ - مَا كُنْتُ سَمِعْتُ - مَا كَانَ قَالَ
 زَيْدٌ - مَا قُلْتُ وَمَا سَمِعْتُ - مَا أَمَرَ وَمَا فَعَلْتُ -
 مَا جَاءَ وَمَا رَأَيْتُ - مَا أَكَلْتُ وَمَا شَرِبْتُ مَعِيَ - مَا أَمَرَ وَمَا

نَهَى - مَا قَامَ وَمَا فَرَزْتُ - مَا رَمَيْتَ وَمَا وَجَدْتُ -
 مَا كَانَ عَقَى الْإِبْنِ وَمَا كَانَتْ غَضِبَتْ أُمُّهُ - مَا ذَهَبَ
 وَمَا رَجَعَ - مَا رَدَدْتِ وَمَا رَدَدْتُ - مَا مَرَّ عَلَيْهِ يَوْمٌ وَمَا
 مَرَّتْ عَلَيْهِ لَيْلَةٌ - مَا بَكَتْ عَلَيْهِ السَّمَاءُ وَمَا بَكَتْ
 عَلَيْهِ الْأَرْضُ - وَاللَّهُ مَا كَفَرْتُ وَمَا عَقَقْتُ -
 أَمَا أَكَلْتُ ؟ نَعَمْ مَا أَكَلْتُ - بَلَى، أَكَلْتُ - أَمَا فَرَزْتُ
 نَعَمْ مَا فَرَزْتُ - بَلَى، فَرَزْتُ - أَمَا عَقَقْتُ ؟ نَعَمْ مَا
 عَقَقْتُ - بَلَى عَقَقْتُ - أَمَا وَجَدْتُ ؟ نَعَمْ، مَا وَجَدْتُ
 بَلَى وَجَدْتُ - أَمَا سَمِعْتُ ؟ نَعَمْ مَا سَمِعْتُ - بَلَى،
 سَمِعْتُ - أَمَا كَفَرْتُ بِالشَّيْطَانِ ؟ بَلَى كَفَرْتُ بِهِ - أَمَا
 رَضَيْتَ بِاللَّهِ ؟ - بَلَى رَضَيْتُ بِهِ - أَمَا نَهَى اللَّهُ عَنِ
 الْخِيَانَةِ - أَمَا أَمَرَ اللَّهُ بِالْأَمَانَةِ ؟ بَلَى أَمَرَ اللَّهُ بِالْأَمَانَةِ
 أَمَا جَرَى الْمَاءُ فِي الْبَحْرِ ؟ بَلَى جَرَى الْمَاءُ فِي الْبَحْرِ - أَمَا
 مَرَزْتُ بِرَيْدٍ ؟ بَلَى، مَرَزْتُ بِرَيْدٍ - أَمَا بَاتَتْ الْمَرْأَةُ
 فِي الْمَسْجِدِ ؟ نَعَمْ مَا بَاتَتْ - أَمَا مَرَّ عَلَيْكَ زَمَانٌ ؟ بَلَى
 مَرَّ عَلَيْكَ زَمَانٌ - بَلَى، مَرَّ عَلَيَّ الزَّمَانُ - أَمَا فَرَّ الْكَافِرُ
 مِنْ كِتَابِ اللَّهِ ؟ بَلَى، فَرَّ - أَمَا عَمَّتِ الْخِيَانَةُ ؟ بَلَى، أَمَا

رَدَدْتُ إِلَيْهِ؟ بَلَى، رَدَدْتُ إِلَيْهِ - أَمَا فَرَرْتُ بِنْتُكَ؟
 بَلَى - لَا، مَافَرَرْتُ - نَعَمْ مَافَرَرْتُ - أَمَا عَلِمْتُ مِنْ قَبْلُ؟
 بَلَى، عَلِمْتُ مِنْ قَبْلُ - أَمَا سَارَ الْخَبْرُ؟ بَلَى سَارَ الْخَبْرُ -
 بِنْتُهُ قَاتِلَةٌ وَابْنُهُ مَقْتُولٌ - الْأُسْتَاذُ صَارِبٌ
 وَالتَّامِيمُ مَضْرُوبٌ - الْعَذَابُ عَائِدٌ - عَذَابُ الْخِيَانَةِ
 عَائِدٌ إِلَيْكَ وَكَذَلِكَ جَزَاءُ الْأَمَانَةِ عَائِدٌ إِلَيْكَ؟ أَفَرَرْتُ
 مِنَ النَّارِ إِلَى الْجَنَّةِ؟ هَلِ الشَّيْءُ عَامٌّ فِي بَيْبَايَ - اللَّبْنُ
 عَامٌّ فِي لَاهُورَ - عُدْتُ إِلَى رَبِّي - الْخِيَانَةُ مُرَدُّوَةٌ عِنْدَ اللَّهِ
 الْقُرْآنُ مَقْرُوءٌ - هَلِ الزَّمَنُ عَائِدٌ؟ الْمَاءُ جَارٍ فِي الْبَحْرِ -
 الْهَوَاءُ جَارٍ فِي الْعُرْفَةِ - مَرَّتْ عَرَبِيَّةٌ زَيْدٍ أَمَامَ دُكَانِي
 فَقُلْتُ لَزَيْدٍ أَيْنَ أَنْتَ رَاحٌ؟ فَقَالَ أَنَا ذَاهِبٌ إِلَى
 سُوقِ اللَّحْمِ هِيَ أُسْتَاذِي عَنِ الْخِيَانَةِ وَقَالَ قَدْ
 هَيَّأَ اللَّهُ عَنْهَا وَامْرِي بِالْأَمَانَةِ - أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَالْكَافِرُ
 عَبْدُ الدُّنْيَا -

الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ بِنْتُ خَلِيلٍ قَاتِلَتِي
 بُوْفَالُ بَلَدٌ وَهِيَ كَابِنَةٌ بَيْنَ بَوْمِيَايَ وَدِهْلِي - مَا قُلْتُ
 بَلْ فَعَلْتُ - مَا قُلْتُ بَلْ صَرَيْتُ - مَا أَمَرْتُ بَلْ هَمَيْتُ

أَمَا قُلْتِ لِي؟ لِمَ كَفَرْتِ بِرَبِّكَ؟ لِمَ سَكَمْتِ وَمَا فَعَلْتِ؟



تمرین ۱۔ آج کے سبق کے تمام افعال کی پانچوں شکلیں اور اسم فاعل کی دونوں شکلیں مع معنی لکھو۔

تمرین ۲۔ ذیل کے افعال سے اسم مفعول کی دونوں شکلیں مع معنی لکھو۔

أَكَلَ - قَتَلَ - عَلِمَ - جَهِلَ - فَهِمَ - سَمِعَ - شَرِبَ - رَدَّ
ضَرَبَ - فَعَلَ - وَجَدَ - كَتَبَ - قَرَأَ - أَمَرَ -

تمرین ۳۔ اوز بتاؤ۔

مَزْدُودَةٌ - عَامَّةٌ - عَائَةٌ - جَهْوَلَةٌ - مَفْهُومٌ
جَارِيَةٌ - نَاهٍ - بَائِتٌ - عُدَّتْ - وَحَدَّتْ - مَرَأَتٌ
مَا مَسُورٌ

تمرین ۴۔ جملے صحیح کرو۔

هَلْ مَا أَمَرَ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ؟ هَلْ مَا قُلْتِ لَكَ
الْخَيْرُ جَهْوَلَةٌ وَالْكَتَابُ مَقْرُوءَةٌ - الْإِبْرَاهِيمُ أَقْبَلُ وَالْبَيْتُ
سَامِعٌ - هِيَ مَا رَدَّ فِي السُّوقِ أَمَامَ دَتَانِ زَيْدٍ -
يَا أَيُّهَا الْاِخْوَانُ! هَلْ الزَّمَانُ عَائَةٌ؟ قَالَتْ أَيْبَتُكَ لِأَيُّوَةٍ

مَا اسْمُ اخْوَتِكَ ؟ اَلْمَكْتُوبَةُ مَوْجُودَةٌ عِنْدَ اَبِيكَ . هَذِهِ
لَبَنٌ بَابِنَةٌ وَهِيَ مَرْدُودَةٌ عِنْدِي . مَا مَرَرَوْا رَدَدَتْ
تَحْرِيْنٌ عَرَبِيٌّ بِنَاوُ .

میرے بیٹے نے نافرمانی کی تو میں نے اس سے کہا "اے
بیٹے! کیا میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا "نافرمانی کرنے والے کے
لئے آگ ہے دنیا میں اور اللہ کے پاس؟" تو نے نافرمانی کی اس
لئے تو جنت میں نہیں گیا۔ زید کی لڑکی میرے سامنے سے
گذری تو میں نے کہا "کیا میں نے منع نہیں کیا تھا؟" اس نے
کہا "ہاں تم نے منع کیا تھا؛ شیطان اللہ کے پاس سے پلٹایا
ہوا ہے۔ اور وہ خیانت کا حکم دینے والا ہے۔ ہوائی جہاز
نے کراچی میں رات گزاری اور ریل نے بمبئی میں رات گزاری
میں نے تم سے نہیں کہا تو تم نے اس سے کیسے کہا؟ کس نے
مارا؟ کیا تم نے نہیں مارا تھا؟ پھر وہ کیوں رویا؟ پیٹنے والا
کہاں ہے اور پیٹا ہوا کون ہے؟ زید کے باپ کا بھائی مر گیا
ہے کیا وہ واپس آنے والا ہے؟ پانی باسی ہوا تھا۔ اس لئے
میں نے نہیں پیا تھا، اور گوشت باسی ہے۔ اس لئے میں
نے نہیں کھایا۔ خیانت پلٹائی ہوئی ہے اور امانت کا اللہ نے

حکم دیا ہے — چیز تیرے گھر میں پائی ہوئی ہے۔



پودھوں کی سبق

غَسَلَ (۱) لَبَسَ (۲) كَسَا (۳) خَلَعَ (۴) حَفِظَ (۵)
 طَهَّرَ (۶) دَانَسَ (۷) كَسَرَ (۸) مَرِضَ (۹) مَسَّ (۱۰) ضَحِكَ (۱۱)
 رَغِبَ (۱۲) ثَوَّبَ (۱۳) قَطَنَ (۱۴) حَرِيثَ (۱۵) دَرَسَ (۱۶)
 تَمَيَّصَ (۱۷) اَزَارَ (۱۸) مِشَرَ (۱۹)

فعل لازم اور فعل متعدی | جب کوئی فعل اپنے فاعل (کام کرنے والے) پر حتم ہو جائے اور کسی ایسی

چیز کو نہ چاہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو یا جس پر کام کرنے والا کوئی کام کرے تو وہ فعل لازم کہلاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ اگر آپ کوئی کام کریں اور اس کام کا اثر صرف آپ پر پڑے یا آپ کو وہ کام کرنے کے لئے کسی دوسری چیز کی ضرورت نہ ہو تو وہ کام "فعل لازم" ہوگا۔ مثلاً مَرِضَ، طَهَّرَ ایسے لازم فعلوں سے "اسم مفعول" کی شکلیں نہیں بنتیں۔ لیکن جب کوئی فعل فاعل پر حتم نہ ہو بلکہ کسی ایسی چیز کو چاہے

جس پر فاعل کا فعل اثر کرے تو وہ فعل "فعل متعدی" کہلاتا ہے
 بالفاظ دیگر آپ کوئی کام کرنا چاہیں اور وہ کام صرف آپ پر
 پورا نہ ہو بلکہ اس کا اثر کسی دوسری چیز پر پڑے یا اس کام کو کرنے
 کے لئے کسی دوسری چیز کی ضرورت پڑے تو سمجھ لیجئے کہ وہ
 "متعدی فعل" ہوگا۔ مثلاً آپ کھانا چاہیں تو آپ کو کسی دوسری
 ایسی چیز کی ضرورت ہوگی جس کو کھایا جائے لہذا "أَكَلُ"
 فعل متعدی ہوگا۔ اسی طرح ضَرَبَ، ایسے متعدی فعلوں سے
 "اسم مفعول" کی شکلیں بنتی ہیں۔

مَفْعُولٌ بِهِ | جس چیز پر کوئی کام کیا جائے یا فاعل کا فعل واقع ہو
 اسے عربی میں "مَفْعُولٌ بِهِ" کہتے ہیں، عربی میں "مَفْعُولٌ بِهِ"
 کے آخری حرف پر ایک الف بڑھا کر دوزیر (ا) لگائے جاتے
 ہیں، اگر "ال" ہو تو ایک زیر ہے، لگتا ہے، اگر آخر میں "ة"
 ہو تو بغیر الف بڑھائے صرف دوزیر ہے۔ لگتے ہیں مثالیں:-

أَكَلْتُ خُبْزًا. سَمِعْتُ خَبْرًا. رَأَيْتُ الرَّجُلَ. كَسَرْتُ دَوَاةً
 فاعل اور مفعول | عربی میں ہر فعل اپنے اندر ایک فاعل
 بہ کی ترتیب رکھتا ہے۔ مثلاً أَكَلْتُ (میں نے کھایا)
 میں اُنکا پوشیدہ ہے۔ اسی طرح قَتَلَ میں ھُو کیوں کہ اس کے

معنی "اُس نے قتل کیا" ہیں اسی طرح سَمِعْتَ میں اَنْتَ اور سَمِعْتَ
میں اَنْتَ اور فَعَلْتَ میں هِيَ۔ جملہ فعلیہ میں پہلے فعل پھر فاعل اور

اس کے بعد "مَفْعُولُ بِهِ" آتا ہے

لیکن جب "مَفْعُولُ بِهِ" اسمِ ضمیر ہو تو وہ ضمیر براہِ راست

فعل کے بعد ہی آجاتی ہے اور فاعل بعد میں آتا ہے مثلًا مَنْ قَتَلَ

زَيْدًا أَبُؤ (زید کو کس نے مار ڈالا) کے جواب میں قَتَلَهُ بَكْرٌ

اس کو بکر نے قتل کیا) اس جملہ میں "هُ" "مَفْعُولُ بِهِ" ہے جو

ضمیر ہونے کی وجہ سے فعل کے بعد ہی آگئی ہے اور بَكْرٌ فاعل ہے

جو "مَفْعُولُ بِهِ" کے بعد آیا ہے۔

ہر اسمِ "مَفْعُولُ بِهِ" بن سکتا ہے، صرف هُوَ هِيَ

اَنْتَ، اَنَا چونکہ پیش کی جگہ آنے والی ضمیریں ہیں۔ اس لئے یہ

"مَفْعُولُ بِهِ" نہیں ہو سکتیں، ان کی بجائے هُ، هَا، لَيْتَ

ی، جو زیر کی جگہ آتی ہیں زیر کی جگہ بھی آتی ہیں اور "مَفْعُولُ بِهِ"

ہو سکتی ہیں مثلاً ضَرَبَهُ (اس کو مارا) قَتَلَتْهَا مَرْيَمٌ (قتل کیا)

اس عورت کو مریم نے) یہاں مریم فاعل ہے جو "مَفْعُولُ بِهِ"

کے بعد اس لئے آیا کہ "مَفْعُولُ بِهِ" ضمیر ہے، ضَرَبَتْهَا میں

تجھ کو مارا، یہاں ضَرَبْتُ میں فاعل "اَنَا" پوشیدہ ہے۔

”اَعَى“ ”مَفْعُولُ بِهِ“ ہے۔ نَسِيتَنِي (تو مجھ کو بھولا) یہاں فعل میں ”أَنْتَ فَاعِلٌ“ پوشیدہ ہے، ”نَسِيَ“ ”مَفْعُولُ بِهِ“ ہے۔ متعدی فعل کی ایک پہچان یہ بھی ہے کہ اس کے بعد (ہا، ہا، اَعَى) آسکیں۔ جب ”ی“ کسی فعل کے بعد آتی ہے تو اس سے پہلے ایک ”ن“ کا اضافہ ہو جاتا ہے اس ”ن“ کو ہم سمجھوتہ کا ”ن“ کہیں گے، اس لئے کہ یہ فعل اور ”ی“ میں سمجھوتہ کراتا ہے، آپ کو معلوم ہے کہ فعل کی ہر شکل ایک خاص حالت میں رہتی ہے اور اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں ہوتا، مثلاً ”ضَرَبْتَ“ کی ”ت“ پر زیر ہی ہے گا۔ اگر زیر لگایا گیا تو مؤنث کے لئے ہو جائے گا، اسی طرح یہ بھی آپ جانتے ہیں کہ ”ی“ چاہتی ہے کہ اس سے پہلے جو حرف ہو اسے زیر دیا جائے، اب اگر آپ کہنا چاہیں ”تو نے مجھے مارا“ تو آپ کو ضَرَبْتَ اور ”ی“ کو ملانا پڑے گا ”ی“ پورا زور لگائے گی کہ اپنے سے پہلے آنے والی ”ت“ کو زیر کر دے اور ”ت“ زیر کسی شکل میں قبول نہ کرے گا۔ لہذا فعل ضَرَبْتَ اور ”ی“ کے درمیان سمجھوتہ کا ”ن“ بڑھا دیا جائے گا جس کی وجہ سے ”ت“ کا زیر بھی باقی رہے گا اور ”ی“ سے پہلے کے حرف پر بھی زیر ہے گا مثلاً ضَرَبْتَنِي (تو نے مجھے مارا) قَتَلْتَنِي (اس عورت نے

مجھے قتل کیا) اُكَلَّتَنِی (اس نے مجھے کھایا) دَأَيْتَنِي (میں نے اپنے آپ کو دیکھا) اَمَرْتَنِي (تو نے مجھے حکم دیا) وہ "ی" جو الف کی طرح پڑھی جاتی ہے اگر اس کے بعد "مفعول بہ" کی ضمیر آئے تو لکھنے میں بھی وہ "الف" کی طرح لکھی جاتی ہے مثلاً
رَأَاهُ - وَقَاكَ - هَدَانِي - تَهَالَعٌ وَغَيْرُهُ -

گذشتہ سبقوں میں آپ نے جس قدر فعل پڑھے۔ ان میں لازم اور متعدی دونوں ملے ہوئے ہیں۔ لیکن "مفعول بہ" نہ بتانے کی وجہ سے ہم نے ان کو صرف فاعل پر ختم کر دیا تھا اور متعدی فعل کو بھی لازم کی طرح استعمال کیا تھا۔

متعدی بلا واسطہ | متعدی فعل دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک تو متعدی بالواسطہ وہ جو بلا کسی حرف جر کے واسطہ کے

"مفعول بہ" چاہے مثلاً شَرِبْتُ لَبَنًا میں نے دودھ پیا
أَكَلْتُ خُبْزًا میں نے روٹی کھائی ان مثالوں میں فعل فاعل کے

بعد بغیر کسی حرف جر کے واسطہ کے "مفعول بہ" آیا ہے۔ لہذا

ہم کہہ سکتے ہیں شَرِبَ اور أَكَلَ ایسے فعل ہیں جو متعدی بلا واسطہ

ہیں، متعدی بلا واسطہ فعل کے ساتھ "ہ، ہَا، هِ، ي" میں کر

آسکتی ہیں مثلاً أَكَلَهُ، شَرِبْتُهُ۔

دوسری قسم وہ ہے جس میں فعل اپنے فاعل کے بعد کسی حرفِ جر کے واسطے سے مفعول تک پہنچے۔ مثلاً (۱) حَلَسْنَا لِمُعَلِّمِنَا
 عَلَى الْكُرْسِيِّ (۲) فَرِحَ الْأُسْتَاذُ بِالتَّامِيذِ (۳) غَضِبَ
 اللَّهُ عَلَى الْكَافِرِ (۴) ذَهَبَ زَيْدٌ بِالتَّامِيذِ . ان تمام
 جملوں میں فعل فاعل کے بعد حرفِ جر کے واسطے سے مفعول آیا
 ہے، ایسے فعلوں کو لازم فعلوں میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ ورنہ
 ان کو متعدی بالواسطہ فعل کہا جائے گا۔

(نوٹ) آج کے سبق میں آپ نے پہلی مرتبہ اسم کو زیر دینا
 سیکھا ہے اس سے پہلے اسم کو پیش "و" اور "ر" کی مندرجہ
 ذیل شکلیں آپ معلوم کر چکے ہیں۔

اسم کو پیش "و" (۱) - جب اسم تنہا ہو اور اس سے قبل کوئی

اثر انداز چیز نہ ہو (۲) جب اسم مبتدا ہو (۳) جب اسم خبر ہو

(۴) جب فاعل ہو (۵) جب اسم مضاف ہو اور اس سے پہلے کوئی اثر

انداز چیز نہ ہو (۶) یا، ایتھا کے بعد جب کوئی اسم آئے۔

اسم کو زیر (۱) جب اسم سے پہلے کوئی زیر دینے والا

حرف ہو (۲) جب اسم سے پہلے کوئی اضافی نام ہو (۳) جب اسم

مضاف الیہ ہو۔

مرکب اضافی اور مفعول بہ | جب مرکب اضافی "مفعول بہ" ہو تو اس کا اثر "مضاف" پر ہوگا۔ مضاف الیہ کو حسب قاعدہ ہمیشہ زیر ہی رہے گا، چونکہ مضاف پر تنوین نہیں آتی۔ اس لئے اس پر ایک زبر لگے گا مثلاً قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ (میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا) رَأَيْتُ ابْنَهُ (میں نے اس کے بیٹے کو دیکھا)۔

أَبٌ، أَخٌ اور مفعول بہ | "أَبٌ" اور "أَخٌ" اگر مضاف ہو اور "مفعول بہ" بھی ہوں تو ان پر ایک زبر کے ساتھ "أَلِفٌ" بھی بڑھے گا۔ جس طرح زیر کے ساتھ "ی" اور پیش کے ساتھ "و" بڑھتا تھا، جیسے لَقِيتُ أَبَاكَ (میں تیرے باپ سے مل گیا) ضَرَبْتُ أَخَاكَ (میں نے تیرے بھائی کو مارا) اگر مضاف الیہ "ی" ہو تو پھر "الف" نہیں بڑھایا جاتا بلکہ یہ حال میں "أَخِي" اور "أَبِي" ہی کہا جائے گا۔ مثلاً ضَرَبْتُ أَخِي (زیر نے میرے بھائی کو مارا) اور هَلْ رَأَيْتُ أَبِي (کیا تو نے میرے باپ کو دیکھا) اگر "أَبٌ" اور "أَخٌ" کے بعد مضاف الیہ نہ آئے تو کبھی تمام دوسرے ناموں کی طرح "مفعول بہ" ہونے پر الف بڑھا کر "دو زبراً" "ال" ہونے پر ایک زبر لگے گا۔ مثلاً لَقِيتُ الْإِخْوَانَ ضَرَبْتُ أَخًا۔

غَسَلْتُ الثَّوْبَ . لَيْسَ زَيْدٌ قَيْصًا . كَسَوْتُ الْإِبْنَ
 خَلَعْتُ الْقَمِيصَ . حَفِظَ الطَّالِبُ الدَّرْسَ . قَرَأْتَ
 الْقُرْآنَ . حَفِظْتُ الْقُرْآنَ . كَسَرَ الْوَيْنُ الْقَلَمَ مَسِسْتُ
 ثَوْبًا . كَسَرْتُ الْقَلَمَ فَعَضِبَ عَلَيَّ وَالِدِي . حَفِظْتُ
 الدَّرْسَ فَفَرِحَ الْأُسْتَاذُ بِي - وَجَدَ زَيْدٌ كِتَابَهُ . رَأَتْ
 أُمُّ بِنْتَهُ . مَا ضَرَبْتُ الصَّادِقَ . قَتَلَ الرَّسُولُ الْقَاتِلَ
 بَعَثْتُ بَيْتِي . قَرَأْتُ كِتَابَكَ وَفَهِمْتُ . وَفَى اللَّهُ زَيْدًا
 مِنْ عَذَابِ النَّارِ كَتَبْتُ كِتَابًا إِلَى وَالِدِي .
 دَنَسَ إِزَارُهُ فَعَسَلَهُ فَطَهَّرَ الْإِزَارَ . مَرَضَتْ
 أُمُّ زَيْدٍ فَذَهَبْتُ عِنْدَهَا وَرَأَيْتُهَا قَدْ عَوَتْ لَهَا .
 دَنَسَتْ حُجْرَتِي فَعَسَلْتُهَا . قَرَأْتُ الدَّرْسَ فِي الْبَيْتِ
 فَرَأَى أَبِي وَقَالَ " أَنْتَ قَارِئٌ وَالْقَارِئُ الْبَارِئُ " .
 كُنْتُ لَعِبْتُ فِي الصَّفِّ قَرَأْتَنِي أُسْتَاذِي وَقَالَتْ أَنْتِ
 لَاعِبَةٌ وَاللَّاعِبَةُ فِي الصَّفِّ بَاكِيَةٌ " . دَنَسَتْ كُرْسِيَّ
 فَعَضِبَ الْأُسْتَاذُ عَلَيَّ وَضَرَبْتَنِي عَلَيَّ ذَلِكَ . دَنَسَ
 قَمِيصِي فِي الْمَدْرَسَةِ فَذَهَبْتُ فِي الْبَيْتِ فَرَأَتْ أُمِّي
 قَمِيصِي فَقَالَتْ " مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا ؟ فَقُلْتُ لَهَا

"التَّامِيذُ فَعَلَ لِیْ هَذَا" فَقَالَتْ "لِمَ لَعِبْتِ مَعَ التَّامِيذِ؟
 ثُمَّ قَامَتْ فَضَرَبَتْنِي وَخَلَعَتْ قَمِيصِي فَعَسَلَتْهُ.
 لَيْسَتْ بِنْتِي ثَوْبُ الْقُطْنِ. فَقَالَتْ لَهَا بِنْتُ بَكْرِ
 لَيْسَتْ ثَوْبُ الْقُطْنِ وَمَا لَيْسَتْ ثَوْبُ الْحَرِيرِ"
 فَقَالَتْ لَهَا "أَنَا رَاغِبَةٌ فِي ثَوْبِ الْقُطْنِ، الْقُطْنُ
 مَوْجُودٌ فِي الْهِنْدِ، وَالْحَرِيرُ جَاءَ مِنْ خَارِجِ الْهِنْدِ
 مِنَ الصِّينِ وَالْيَابَانَ" بِنْتُهَا رَاغِبَةٌ عَنْ ثَوْبِ الْقُطْنِ
 وَرَاغِبَةٌ فِي ثَوْبِ الْحَرِيرِ وَقَالَتْ "ثَوْبُ الْحَرِيرِ مَوْجُودٌ
 فِي الْجَنَّةِ وَلِذَلِكَ هُوَ عِنْدِي مَرْغُوبٌ فِيهِ.
 قَمِيصُكَ مِنَ الْحَرِيرِ أَمْ مِنَ الْقُطْنِ؟ هُوَ مِنَ الْحَرِيرِ
 لِلرَّجُلِ ثَوْبُ الْقُطْنِ وَلِلْمَرْأَةِ ثَوْبُ الْحَرِيرِ. الْقُطْنُ
 مَوْجُودٌ فِي السُّوقِ. إِذَا رَأَيْتِ مَغْسُولًا بِالْمَاءِ كَذَلِكَ
 مَحْفُوظٌ عِنْدِي. ثَوْبِي طَاهِرٌ وَأَنَا طَاهِرَةٌ. غَضِبَ ابْنِي
 عَلَيَّ تَامِيذِي وَرَأَى الْكِتَابَ وَالذَّوَاةَ فَالْكِتَابُ بَاقٍ
 وَالذَّوَاةُ مَكْسُورَةٌ. قَرَأْتُ أُمِّي الْقُرْآنَ فَضَحِكْتَ
 وَبَكَتِ، فَقُلْتُ لَهَا "لِمَ يَكِيْتُ وَضَحِكْتَ" فَقَالَتْ
 الْقُرْآنُ كِتَابُ اللَّهِ. نَزَلَ بِهِ جِبْرِيلُ عَلَيَّ رُسُولًا لِلَّهِ

حَالُ الْجَنَّةِ مَكْتُوبَةٌ فِيهِ وَحَالُ النَّارِ مَكْتُوبَةٌ فِيهِ، قَرَأْتُ
 حَالِ الْجَنَّةِ فَصَحَّحْتُ وَقَرَأْتُ حَالِ النَّارِ فَكَلِمْتُ .
 مَنْ كَسَرَهَا دَوَاتِي؟ أَنْتَ كَسَرْتَهَا يَا زَيْدُ، وَلَا
 مَا كَسَرْتَهَا بَلْ كَسَرَهَا أُخِي . أَنْكَسِبِي فِي الدُّنْيَا لِأَيْسُرٍ
 عِنْدَ اللَّهِ فِي الْجَنَّةِ . قَطْنُ أَهْلِ بَيْتِي كَعَرِيْرِ الصَّبِيِّينَ .
 الْبَيْتُ الْخَرِيرُ؟ لَا . مَا مَسِسْتُ أَحْرِيْرًا وَمَا رَأَيْتُهُ
 خَرَجَ الْكَافِرُ مِنْ بَيْتِي فَقُلْتُ قَدْ طَهَّرْتُ بَيْتِي . أَنَا حَافِظٌ
 حَفِظْتُ ثَوْبِي وَكِتَابِي . أُمْرَأَتِي حَفِظَتْ بَيْتِي فَهِيَ
 حَافِظَةٌ . قَدْ لَيْسَتْ ثَوْبَ الْقَطْنِ وَكُنْتُ لَيْسْتُ الْحَرِيرَ
 قَبْلُ . خَلَعَ ابْنِي إِزَارَهُ . خَلَعْتُ قَمِيصِي . مَسَّ عَذَابُ
 اللَّهِ الْكَافِرَ وَمَا مَسَّنِي عَذَابُ اللَّهِ . خَلَا زَمَنٌ
 وَمَا لَقَيْتُكَ، هَلْ أَنْتَ جَائٍ؟ مَا لَيْسْتُ الْحَرِيرَ وَمَا
 مَسِسْتُهُ . مَا مَرِضْتُ وَمَا شَرِبْتُ اللَّبْنَ . أَمَا أَكَلْتُ
 الْخَيْرَ؟ بَلَى، أَكَلْتُ الْخَيْرَ خَافَ اللَّهُ الْإِنْسَانَ . فَاللَّهُ
 خَالِقُ وَالْإِنْسَانُ مَخْلُوقٌ . مَنْ هَكَذَا عَنِ الْخِيَانَةِ
 هَمَانِي رَبِّي عَنِ الْخِيَانَةِ . مَنْ أَمَرَكَ يَا لَمَانَةَ؟ أَمَرَنِي
 اللَّهُ يَا لَمَانَةَ .

تمرین ۱۰ آج تک جتنے فعل پڑھے ہیں ان میں سے لازم اور
متعدی فعلوں کو الگ الگ خانوں میں لکھیے۔

تمرین ۱۱ مادے بتاؤ:-

مَخْلُوعٌ، كَاسٌ، مَسَّتْ، مَحْفُوظٌ، كَاسِرٌ، مَرْعُوبٌ،
طَاهِرٌ، مَلْبُوسٌ، رَجَدْتُ.

تمرین ۱۲ ذیل کے افعال کی پانچوں شکلیں، اسم فاعل اور
اسم مفعول کی دونوں شکلیں مع معنی لکھیے:-

غَسَلَ، مَسَّ [بیچ کے حرف پر زیر ہے]، كَسَرَ، خَلَعَ، رَغِبَ
لَبَسَ، حَفِظَ.

تمرین ۱۳ ذیل کے جملوں میں سے فعل فاعل اور مفعول بہ
الگ الگ کرو۔

ضَرَبَنِي رَجُلٌ. رَأَيْتَكَ فِي السُّوقِ. ضَرَبَ أَبِي

أَخِي. مَا أَكَلْتُ خُبْزَكَ. أَقْتَلْتُ نَفْسًا مِنْ فَعَلٍ

هَذَا وَحَفِظْتُ كِتَابَ اللَّهِ. سَمِعْتُ خَيْرَ لَنْدَانِ

السَّبْتِي؟ قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَسَمِعْتُهُ.

تمرین ۱۴ جملے صحیح کرو:-

مَرَضَتِ الْأُمُّ فَدَعَا أَبَايَ. أَكَلْتُ خُبْزًا زَائِدًا

فِي بَيْتِهِ . غَسَلْتُ أَخُوِي قَمِيصِي بِالْمَاءِ . طَهَّرَ
زَيْدًا . وَدَنَسَ قَمِيصَهَا . خَلَعْتُ قَمِيصُ ابْنِ أَخِي .

کسر زیداً قامی فکسرت دواھا وحذت القلم
فی بیتک . القمیس خالیع واولو زار لیس . لیسٹ

ثوب القطن و خلعت ثوب الحریر . لم مسنت ثوبی؟
تمرین ۱۰ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کرو۔

۱) اکل زیداً ... ۲) شرب بکر ... ۳) ضرب ابی ... ۴) ...
لیسٹ ... ۵) الحریر ... ۶) غسلت ام ... ۷) قمیص ...

۸) کان ... ۹) الاستاذ التالیف ... ۱۰) المذرسہ ... ۱۱) مارایت ...
۱۲) من زمان ... ۱۳) مغضوب علیہ نسی رب ... ۱۴) قسیہ ... ۱۵) ...

۱۶) الکافر رغب ... ۱۷) اللہ و رغب ... ۱۸) الشیطان ... ۱۹) ...
دیس ... ۲۰) غسلت ... ۲۱) ف ... ۲۲) ...

تمرین ۱۱ کے ذیل کی عبارت پر زیر، زیر، پیش نکاؤ۔
ذهب الاستاذ إلى بيته . غسب الوالد ابنته . کیف

وجدت صحبة الامم ؟ لم ضربت ابنتك ؟ من
سمع الخبر ؟ أما سمعت الخبر .
تمرین ۱۲ عربی بناؤ۔

میں نے اس کے گھر روٹی کٹی تھی اور پانی پیا تھا پھر اپنے گھر
 واپس آ گیا تھا۔ میرے باپ نے مجھے بازار میں دیکھا تو کہا
 ”کیا تو مدرسہ نہیں گیا؟“ میں نے کہا ”ہاں نہیں گیا“ میں نے
 اسے دیکھا تو اس پر رشیم کا کہنا میں نے کہا ”تو نے یہ
 کیوں پہنا؟“ تو اس نے کہا ”مجھے یہ میری ماں نے پہنایا ہے“
 چھوٹے والا پاک ہے اور جس چیز کو چھو اگیا قرآن ہے۔ میں نے
 خط پر اللہ کا نام لکھا، پھر لکھ کر یہ زید کی طرف سے ہے اپنے
 باپ کی طرف، اے باپ مدرسہ سے آپ کا خط نہیں آیا۔ میں
 نے آپ کی خبر سنی، آپ کیسے ہیں؟ میں اچھا ہوں۔ میں نے
 مدرسہ میں پڑھا اور لکھا اور کامیاب ہونے والا ہوں اور
 میں آپ کے لئے دعاء کرنے والا ہوں نماز کے بعد۔ میری ماں
 کیسی ہیں؟ اور میرا بھائی اور میری بہن کیسے ہیں؟ کیا آپ
 میری طرف لکھنے والے ہیں؟ آپ کا لڑکا۔ میرے باپ
 نے میرا خط پڑھا۔ اور وہ میرے خط سے خوش ہوا، اس نے
 میرے لئے دعاء کی پھر میری طرف خط لکھا۔
 میرے بیٹے، تمہارا خط آیا۔ میں نے اس کو پڑھا۔
 میں اس سے خوش ہوا۔ میں اچھا ہوں۔ تمہاری ماں کی حالت

خراب ہے، تمہارا بھائی اچھا ہے۔ تمہاری بہن نے تمہارا خط نہیں چھوا
 نہ اُس نے تمہارا خط پڑھا۔ تمہاری ماں نے تمہارا خط دیکھا تو وہ ہنسی،
 تمہاری بہن کھیلنے والی ہے۔ اُس نے تمہاری دوات توڑ دی ہے۔
 تمہارا باپ۔

پندرہواں سبق

عَاذَ [و-] (۱) عَبَدَ (۲) نَصَرَ (۳) فَتَمَّ (۴) تَرَكَ (۵) كَلَعَ (۶) غَرَبَ (۷)
 شَمَسُ (۸) قَرَأَ (۹) بَدَأَ (۱۰) نَجِمَ (۱۱) مَضَى (ی-) (۱۲) عَصَى (ی-)
 (۱۳) بَعُدَ (۱۴) قَرِبَ (۱۵) حَسَنَ (۱۶) قَبِیحَ (۱۷) صَوَّرَ (۱۸) سَيَّرَ
 (۱۹) يَفْعَلُ (۲۰)۔

زمانہ | زمانے کے تین حصے کئے جاتے ہیں۔ ایک ماضی (گذرا ہوا
 زمانہ) دوسرا حال (موجودہ زمانہ) تیسرا مستقبل (آنے والا زمانہ) اب
 تک آپ نے جو افعال پڑھے وہ فعل ماضی تھے، آج ہم آپ کو "حال و
 مستقبل" زمانہ سے متعلق افعال بتائیں گے، عربی میں زمانہ "حال و
 مستقبل" کے لئے علیحدہ علیحدہ شکلیں نہیں ہیں بلکہ ان دونوں کے لئے
 ایک مشترکہ فعل استعمال کیا جاتا ہے جو "فعل مضارع" کہلاتا ہے۔

فعل مضارع

فعل مضارع کے معنی میں حال و مستقبل دونوں

زمانے پائے جلتے ہیں، فعل مضارع کی شکلیں فعل ماضی کی پہلی شکل میں کچھ تبدیلی اور اضافہ کے ذریعے بنائی جاتی ہیں فعل مضارع بنانے کے لئے فعل ماضی کی پہلی شکل کے شروع میں "ا، ت، ی" سے کوئی ایک حرف بڑھا دیا جاتا ہے، "ا، ی، ت، ن" کو علامت مضارع بھی کہا جاتا ہے۔

ذَهَبَ سے فعل مضارع کی پانچ شکلیں :-

(۱) هُوَ ... يَذْهَبُ : وہ جاتا ہے، جا رہا ہے یا جائیگا (مذکر)

(۲) هِيَ ... تَذْهَبُ : وہ جاتی ہے، جا رہی ہے یا جائیگی (مؤنث)

(۳) أَنْتَ ... تَذْهَبُ : تو جاتا ہے، جا رہا ہے یا جائیگا (مذکر)

(۴) أَنْتِ ... تَذْهَبِينَ : تو جاتی ہے، جا رہی ہے یا جائیگی (مؤنث)

(۵) أَنَا ... أَذْهَبُ : میں جاتا ہوں، جا رہا ہوں یا جاؤنگا

میں جاتی ہوں، جا رہی ہوں یا جاؤنگی

(نوٹ) اسی طرح ہر ماضی کی پہلی شکل سے فعل مضارع کی پانچ شکلیں

بنائی جاسکتی ہیں۔

مادہ کا درمیانی حرف جس طرح آپ نے فعل ماضی میں مادہ

کے درمیانی حرف پر کبھی زیر جیسے "سَمِعَ" کبھی زبر جیسے "ذَهَبَ"

اور کبھی پیش جیسے "کَشْفَر" دیکھا تھا، اسی طرح فعل مضارع میں بھی درمیانی حروف کی حرکت بدلتی رہتی ہے، ان درمیانی حروف کی حرکتوں کا اختلاف ہماری مرضی پر موقوف نہیں بلکہ ان کے لئے کچھ قاعدے بنائے گئے ہیں تاہم درمیانی حروف کی حرکت معلوم کرنے کا سب سے آسان طریقہ لغت کی کتابوں کا مطالعہ ہے۔

لغت کی کتابوں میں درمیانی حروف کی حرکتیں بتانے کے لئے مختلف طریقے اختیار کئے گئے ہیں۔ ہم جو طریقہ آسان سمجھتے ہیں وہ "الْمُنْجِد" کا طریقہ ہے، "الْمُنْجِد" عربی زبان کی متوسط ڈکشنری ہے جو اپنے حُسنِ ترتیب کی وجہ سے بہت مقبول ہو چکی ہے، اور ہم بھی اپنی کتاب پڑھنے والوں کے لئے ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ "الْمُنْجِد" کا ایک نسخہ اپنے پاس رکھیں کیونکہ آئندہ ہم اس کی مدد سے بہت سے کام لیں گے۔ "الْمُنْجِد" میں ماضی کی پہلی شکل کے آگے لائن کھینچ کر اس پر زبر، زیر، پیش لگا کر مضارع کے درمیانی حروف کی حرکت بتائی گئی ہے۔

فرض کیجئے کہ ضَرَبَ یا سَمِعَ کا فعل مضارع بنانے کے لئے آپ کو یہ معلوم کرنا ہو کہ ان کے درمیانی حروف پر کیا حرکت دینی چاہیے تو آپ کو "الْمُنْجِد" میں یہ عبارتیں ملیں گی [ضَرَبَ] یا

[سَمِعَ] ضَرْبُ کے بعد لائن پر زبر یہ بتا رہا ہے کہ اس کے مضارع کے درمیانی حرف پر زبر ہوگا یعنی یَضْرِبُ، اسی طرح سَمِعَ کے بعد لائن کے اوپر لگا ہوا زبر بتا رہا ہے کہ اس کے مضارع کے درمیانی حرف پر زبر ہوگا یعنی یَسْمَعُ آئندہ (صحیح حروف والے مادوں کے) درمیانی حروف کی حرکت بتانے کے لئے ہم بھی المنجد کا طریقہ اختیار کریں گے۔

درمیانی حرف کا دوسرا نام "ع" ہے، یہ اس لئے کہ جب ہم کسی تین حرف والے مادہ کو "ف ع ل" پر توالتے ہیں تو مادہ کا پہلا حرف "ف" کے نیچے آتا ہے اور دوسرا "ع" کے نیچے اور تیسرا "ل" کے نیچے آتا ہے، جو حرف "ف" کے نیچے آئے اس کا نام "ف" جو "ع" کے نیچے آئے اس کا نام "ع" اور جو "ل" کے نیچے آئے اس کا نام "ل" ہوگا، مثالیں :-

ف . ع . ل .

ہم کہہ سکتے ہیں کہ :-
 ش . ر . ب . : میں "ع" کی جگہ "ب" ہے یا "ع" کو زبر ہے
 ق . ت . ل . : میں "ع" کی جگہ "ت" ہے یا "ع" کو زبر ہے
 ا . م . ر . : میں "ع" کی جگہ "م" ہے یا "ع" کو زبر ہے
 ط . ه . ر . : میں "ع" کی جگہ "ه" ہے یا "ع" کو پیش ہے

فعل مضارع کی "ع" کی حرکت کا قاعدہ

جیسا کہ ہم نے پہلے بتایا فعل مضارع کے درمیانی حرف یعنی

"ع" کی حرکت معلوم کرنے کے لئے لغت دیکھنا ہی سب سے بہتر طریقہ ہے تاہم کچھ قاعدے ایسے بھی بنائے گئے ہیں جن کی مدد سے ہم کو "ع" کی حرکت معلوم کرنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

(۱) اگر ماضی کے درمیانی حرف "ع" کو زیر ہو تو فعل مضارع کے درمیانی حرف "ع" کو اکثر زیر ہوگا، مثالیں :-

فعل ماضی	فعل مضارع	معنی	فعل ماضی	فعل مضارع	معنی
سَمِعَ	يَسْمَعُ	وہ سنتا ہے یا سنیگا	فَهِمَ	يَفْهَمُ	وہ سمجھتا ہے یا سمجھیںگا
عَلِمَ	يَعْلَمُ	وہ جانتا ہے یا جانے گا	شَرِبَ	يَشْرَبُ	وہ پیتا ہے یا پئے گا
جَهِلَ	يَجْهَلُ	وہ نادانی کرتا ہے یا نادانی کرے گا	لَبَسَ	يَلْبَسُ	وہ پہنتا ہے یا پہنے گا
ضَحِكَ	يَضْحَكُ	وہ ہنستا ہے یا ہنسنے گا	لَعِبَ	يَلْعَبُ	وہ کھیلتا ہے یا کھیلے گا
فَرِحَ	يَفْرَحُ	وہ خوش ہوتا ہے یا خوش ہوگا	غَضِبَ	يَغْضَبُ	وہ غصہ ہوتا ہے یا غصہ ہوگا

(۲) اگر ماضی کے درمیانی حرف "ع" کو پیش ہو تو فعل مضارع

کے درمیانی حرف "ع" کو بھی پیش ہوگا۔

فعل ماضی	فعل مضارع	معنی	فعل ماضی	فعل مضارع	معنی
طَهَّرَ	يَطَهِّرُ	وہ پاک ہوتا ہے یا پاک ہوگا	حَسُنَ	يَحْسُنُ	وہ خوبصورت ہوتا ہے یا خوبصورت ہوگا

قَرِبَ	يَقْرِبُ	وہ قریب ہوتا ہے یا قریب ہوگا	بَعُدَ	يَبْعُدُ	وہ دور ہوتا ہے یا دور ہوگا
--------	----------	------------------------------	--------	----------	----------------------------

(۳) اگر ماضی کے درمیانی حرف "ع" پر زبر ہو تو اس کے فعل مضارع کے "ع" کی حرکت معلوم کرنے کے لئے لغت ہی دیکھنا بہتر ہے کیونکہ ایسی صورت میں کبھی فعل مضارع کی "ع" کو زیر کبھی زبر اور کبھی پیش آتا ہے اکثر و بیشتر جب "ع" یا "ل" کی جگہ کوئی حرف حلقی (یعنی ا، ہ، ح، خ، ع، غ میں سے کوئی حرف) ہو تو مضارع کے درمیانی حرف پر زبر ہوتا ہے لیکن یہ عام قاعدہ نہیں ہے، کیونکہ متعدد مثالیں ایسی ملتی ہیں جن میں ماضی کی "ع" پر زبر ہے اور "ع" یا "ل" کی جگہ حرف حلقی ہے پھر بھی اس کے مضارع کی "ع" پر زبر نہیں ہوتا۔

(۱) ماضی کی "ع" پر زبر اور مضارع کی "ع" پر زبر کی مثالیں۔

فَعَلَ	يَفْعَلُ	وہ کرتا ہے یا کرے گا	"ع" کی جگہ حرف حلقی ہے۔
ذَهَبَ	يَذْهَبُ	وہ جاتا ہے یا جائے گا	"ع" کی جگہ حرف حلقی ہے۔
خَلَعَ	يَخْلَعُ	وہ اتارتا ہے یا اتارے گا	"ل" کی جگہ حرف حلقی ہے۔
قَرَأَ	يَقْرَأُ	وہ پڑھتا ہے یا پڑھے گا	"ل" کی جگہ حرف حلقی ہے۔
فَتَحَ	يَفْتَحُ	وہ کھولتا ہے یا کھولے گا	"ل" کی جگہ حرف حلقی ہے۔

(۲) ماضی کی "ع" پر زبر اور مضارع کی "ع" پر پیش کی مثالیں:-

أَكَلَ	يَأْكُلُ	وہ کھاتا ہے یا کھائے گا	دخَلَ	يَدْخُلُ	وہ داخل ہوتا یا داخل ہوگا
--------	----------	-------------------------	-------	----------	---------------------------

خَرَجُ	يَخْرُجُ	وہ نکلتا ہے یا نکلیگا	صَدَقَ	يَصْدُقُ	وہ سچ بولتا یا سچ بولیگا
كَتَبَ	يَكْتُبُ	وہ لکھتا ہے یا لکھیگا	حَضَرَ	يَحْضُرُ	وہ آتا ہے یا آئے گا
كَفَرَ	يَكْفُرُ	وہ انکار کرتا یا انکار کریگا	نَظَرَ	يَنْظُرُ	وہ دیکھتا ہے یا دیکھے گا
خَلَقَ	يَخْلُقُ	وہ پیدا کرتا ہے یا پیدا کریگا	قَتَلَ	يَقْتُلُ	وہ قتل کرتا ہے یا قتل کریگا
أَمَرَ	يَأْمُرُ	وہ حکم دیتا ہے یا حکم دیگا	نَصَرَ	يَنْصُرُ	وہ مدد کرتا ہے یا مدد کریگا
عَبَدَ	يَعْبُدُ	وہ بندگی کرتا ہے یا بندگی کریگا	تَرَكَ	يَتْرُكُ	وہ چھوڑتا ہے یا چھوڑیگا
طَلَعَ	يَطْلُعُ	وہ نکلتا ہے یا نکلے گا	غَرِبَ	يَغْرُبُ	وہ ڈوبتا ہے یا ڈوبے گا

(نوٹ) طَلَعَ، دَخَلَ، کے مضارع کی "ع" کو پیش ہے۔ حالانکہ ماضی کی "ع" پر زبر ہے اور "ع" یا "ل" کی جگہ حرف حلقی ہے۔ یہ یاد رکھیے کہ دو ہمزہ ملنے پر مد (آ) کی شکل اختیار کر لیتے ہیں مثلاً أَمْرٌ سے أَمْرٌ. أَكْلٌ سے آكُلٌ.

(۳) ماضی کی "ع" پر زبر اور مضارع کی "ع" پر زیر کی مثالیں۔

فعل ماضی فعل مضارع معنی فعل ماضی فعل مضارع معنی

كَذَبَ	يَكْذِبُ	وہ جھوٹ بولتا یا جھوٹی بولیگا	نَزَلَ	يَنْزِلُ	وہ اترتا ہے یا اترے گا
رَجَعَ	يَرْجِعُ	وہ واپس ہوتا، یا واپس آتا	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	وہ مارتا ہے یا مارے گا
غَسَلَ	يَغْسِلُ	وہ دھوتا ہے یا دھویگا	كَسَرَ	يَكْسِرُ	وہ توڑتا ہے یا توڑے گا

(نوٹ) رَجَعَ کے مضارع کی "ع" کو زیر ہے حالانکہ ماضی کی "ع"

پر زبر ہے اور "ل" کی جگہ حرف حلقی ہے ۔

جس طرح فعل ماضی سے پہلے ہر شکل کے مطابق رُھوا بھی
أَنْتَ ، أَنْتِ ، أَنَا ، ضمیریں استعمال ہوتی ہیں ۔ فعل مضارع سے پہلے
بھی مستعمل ہو سکتی ہیں اور جس طرح فعل ماضی میں فاعل پوشیدہ رہتا ہے اس
مضارع میں بھی پوشیدہ رہتا ہے اور جس طرح فعل ماضی کہیں خبر ہوتا ہے
فعل مضارع بھی خبر ہوتا ہے اور جس طرح فعل ماضی کے بعد فاعل اور
"مفعول بہ" آتے ہیں فعل مضارع کے بعد بھی آتے ہیں اور جس طرح
فعل ماضی لازم و متعدی ہوتا ہے فعل مضارع بھی لازم و متعدی ہوتا ہے
مثالیں سبق میں دیکھیے ۔

عَبَدْتُ اللَّهَ . نَصَرْتُ الرَّسُولَ . كَتَبْتُ الْكِتَابَ .
تَرَكَ التَّلْمِيذُ الْكِتَابَ . الْكَافِرُ يَعْبُدُ نَفْسَهُ وَ أَنَا أُعْبِدُ اللَّهَ . أَنَا
أَفْتَحُ الْكِتَابَ وَأَقْرَأُ فِيهِ . يَعْبُدُ الْكَافِرُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنَّجْمَ
وَالْبَدْرَ وَالنَّارَ وَالْمَاءَ وَأَنَا أُعْبِدُ اللَّهَ . هُوَ يَأْكُلُ الْخُبْزَ وَأَنَا
أَشْرَبُ اللَّبَنَ . مَا سَمِعْتُ خَبْرًا . مَا أَكَلْتُ خُبْرًا . مَا ضَرَبَ
الْأُسْتَاذُ تَلْمِيذًا . فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ مَكَّةَ . يَضْرِبُ الْوَالِدُ ابْنَهُ .
تَضْرِبُ الْأُسْتَاذَةُ تَلْمِيذَهَا . أَبِي يَكْتُبُ الْكِتَابَ إِلَى أُمِّي .

عَصَى آدَمُ رَبَّهُ .

التِّلْمِيذُ يَقْرَأُ الدَّرْسَ . مَا حَفِظْتُ الدَّرْسَ . أَنَا قَدْ
تَرَكْتُ اللَّاتَ وَالْعُزَّى . أَنَا أَنْصُرُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ . يَنْصُرُ اللَّهُ
أَبَاكَ . رَأَيْتُ أَخَاكَ فِي السُّوقِ . مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُ؟
خَلَقَ اللَّهُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالْأَرْضَ لِي وَخَلَقَنِي لَهُ .
خَلَقَ اللَّهُ الْإِنْسَانَ مِنْ مَاءٍ وَخَلَقَ الشَّيْطَانَ مِنْ نَارٍ .
مَرِيْمٌ تَأْكُلُ خُبْزًا وَإِبْنُهَا يَشْرِبُ لَبَنًا نَسِيَ التِّلْمِيذُ دَرْسَهُ
وَمَا جَاءَ بِكُرَاسَتِهِ لِهَذَا يَضْرِبُهُ الْأُسْتَاذُ . هُوَ يَجْلَعُ قَيْصًا
فِي الْبَيْتِ - أَنَا أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي الصَّلَاةِ . يَقْتُلُ الْأَخُ
فِي الْمِهْنِدِ أَخَاهُ . أَنَا غَسَلْتُ قَيْصِي ثُمَّ تَرَكْتُهُ فِي الشَّمْسِ
يَنْصُرُكَ اللَّهُ وَتَتْرُكُهُ . مَنْ يَنْصُرُكَ وَقَدْ تَرَكْتَ اللَّهَ ؟
عَصَتِ الْبِنْتُ أُمَّهَا فَبَعْدَتْ . هُوَ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ
فَتَحَّتْ الْقُرْآنَ فَقَرَأَتْ مِنْهُ فَقَالَ السَّامِعُ " وَاللَّهِ أَنْتَ
قَارِيٌّ " .

يَا اللَّهُ ! أَنَا أَعْبُدُكَ فِي الْمَسْجِدِ وَفِي الْبَيْتِ وَفِي
السُّوقِ - مَا نَسَيْتُكَ وَمَا تَرَكْتُكَ . أَنْتَ كَسَرْتَ دَوَاتِي؟
لَا مَا كَسَرْتُمَا . أَنْتَ تَكْسِرُ الدَّوَاةَ وَتَكْذِبُ . أَتَعْتَرِضُ

بِنْتُكَ الْقُرْآنَ ؟ نَعَمْ ، هِيَ تَقْرُؤُهُ فِي بَيْتِهَا . أَتَأْمُرُنِي بِالْخِيَانَةِ
وَقَدْ نَهَى اللَّهُ عَنْهَا . أَتَتْرُكِينَ اللَّهَ وَتَعْبُدِينَ نَفْسَكَ ؟
لا ، بَلْ أَنَا أَعْبُدُ اللَّهَ . أَتَشْرَبِينَ اللَّبْنَ أَمْ تَشْرَبِينَ
الشَّايَ ؟ بَلْ أَشْرَبُ اللَّبْنَ . مَنْ يَفْتَحُ بَابَ الْمَدْرَسَةِ ؟
أَنَا أَفْتَحُ بَابَ الْمَدْرَسَةِ . مَنْ يَأْمُرُكَ بِالْخِيَانَةِ ؟ الشَّيْطَانُ
يَأْمُرُنِي بِالْخِيَانَةِ . مَنْ نَصَرَكَ ؟ نَصَرَنِي رَبِّي وَهُوَ نَاصِرِي
هُوَ يَخْلَعُ الْقَمِيصَ وَالْقَمِيصُ مَخْلُوعٌ . اللَّهُ يَا مُرْ
الْإِنْسَانَ بِالْأَمَانَةِ . فَاللَّهُ أَمِيرٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ . اللَّهُ يَنْصُرُنِي
فَأَنَا مَنْصُورٌ . أَنَا عَابِدَةٌ وَاللَّهُ مَعْبُودٌ . فَتَحْتُ الْبَابَ
فَالْبَابُ مَفْتُوحٌ . الْكِتَابُ مَفْتُوحٌ . هُوَ كَفَرَ بِاللَّهِ وَالْكَافِرُ
يَدْخُلُ فِي نَارِ اللَّهِ . يَفْتَحُ اللَّهُ بَيْتِي وَبَيْتَكَ . أَيَضْرِبُنِي
أُسْتَاذِي وَقَدْ حَفِظْتُ دَرْسِي ؟ لَا ، هُوَ لَا يُضْرِبُنِي
لِمَ تَتْرُكُ الصَّلَاةَ ؟ تَارِكُ الصَّلَاةِ كَافِرٌ . يَا مُرُ اللَّهَ
بِالصَّلَاةِ وَأَنْتَ تَتْرُكُهَا . قَالَ الْعَالِمُ " الْأَرْضُ كَالْكُرَةِ .
الْهُندُ فَوْقَ الْأَمِيرِيكَ . تَغْرُبُ الشَّمْسُ عَنِ الْهُندِ وَتَطْلُعُ
عَلَى أَمِيرِيكَ الشَّمْسُ جَارِيَةٌ وَالْأَرْضُ جَارِيَةٌ " الْأَرْضُ طَائِفَةٌ
يَفْتَحُ اللَّهُ لِعِبَادِهِمُ بَابَ الْجَنَّةِ الزَّمَانَ مَا ضَرَبَ

مَعَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ . الشَّمْسُ تَطْلُعُ وَالْقَمَرُ يَقْرُبُ . عَمَّتِ
الشَّمْسُ فِي الدُّنْيَا . الشَّمْسُ عَامَّةٌ فِي بَيْتِ الْعَابِدِ
وَ فِي بَيْتِ الْكَافِرِ . الرَّسُولُ إِنْسَانٌ لِيَذَلِكَ هُوَ يَأْكُلُ
وَيَشْرَبُ كَأَنَّ إِنْسَانَ .

أَيُّنَ وَجَدْتَ الْقَلَمَ وَالِدَوَاةَ ؟ وَجَدْتَ الْقَلَمَ
وَالِدَوَاةَ عَلَى الطَّارِقَةِ . أَتَقْتُلِينِي أَمْ تَتْرَكِينِي ؟ بَلْ
أَقْتُلُكَ . الْخَضِرَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ لِلصَّلَاةِ ؟ لَا ، أَنَا لَا
أَذْهَبُ لِلصَّلَاةِ إِلَى الْمَسْجِدِ . مَا تَنْظُرِينَ فِي الصَّفِّ ؟
أَنْظُرُ كِتَابِي . أَيُّنَ تَرَكَتَهُ . كُنْتُ تَرَكَتُهُ فِي الصَّفِّ . هَلْ
وَجَدْتَهُ ؟ لَا مَا وَجَدْتَهُ . لَكَ فِي سِيرَةِ الرَّسُولِ دَرَسٌ
الْقُرْآنُ مَثْرُوكٌ فِي الْمَسْجِدِ . سِيرَتُهُ حَسَنَةٌ وَعُصُورَتُهُ
حَسَنَةٌ . الرَّسُولُ مَنْصُورٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ . أَقْرَبُ مِنْكَ
وَتَبَعْتُ عَنِّي . عَصَيْتَ اللَّهَ فَبَعُدْتَ عَنِ الْجَنَّةِ وَ
عَصَيْتَ النَّفْسَ فَقَرَّبْتَ مِنَ الْجَنَّةِ . أَمْرُكَ بِأَلَمَانَةٍ
وَ تَأْمُرِينِي بِالْخِيَانَةِ ، مَا هَذَا ؟ حَسَنَتْ صُورَتُهُ فَهِيَ
كَالْبَدْرِ . فَحَسَتْ سِيرَتُهُ . وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ، الْقُرْآنُ
كِتَابُ اللَّهِ . وَالسَّمَاءُ وَالْأَرْضُ ، اللَّهُ وَاحِدٌ وَ مُحَمَّدٌ رَسُولُهُ

عُذْتُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ . أَنَا عَائِدٌ بِاللَّهِ . قَرِبَ
 دُكَانُهُ مِنْ دُكَانِي وَمَا قَرِبَ بَيْتُهُ مِنْ بَيْتِي . يَا أَيُّهَا
 الْوَلَدُ أَنْتَ تَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ أَمْ تَلْعَبُ فِي السُّوقِ . أَنَا
 أَجْلِسُ وَأَكْتُبُ كِتَابًا إِلَى وَالِدِي . مَا جَاءَنِي كِتَابٌ وَالِدِي
 مِنْ زَمَانٍ . أَنَا آكُلُ الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ . أَنَا أَقْرَأُ الدَّرْسَ .

تمرین ۱۔ اُن افعال کو چھوڑ کر جن کے مادوں میں حروف
 علت یا مکرر حروف ہوں بقیہ تمام پڑھے ہوئے افعال سے فعل مضارع
 کی پانچوں شکلیں مع معنی بنائیے۔

تمرین ۲۔ آج کے سبق کے تمام فعلوں سے فعل ماضی کی
 پانچوں شکلیں مع معنی بنائیے۔

تمرین ۳۔ آج کے سبق میں سے لازم اور متعدی افعال
 الگ الگ لکھیے، متعدی افعال کے مادوں میں اگر حرف علت نہ ہو تو
 ان سے اسم مفعول کی دونوں شکلیں مع معنی بنائیے۔

تمرین ۴۔ ذیل کے جملوں پر اعراب (زیر، زبر، پیش) لگائیے
 اور ہر جملہ میں سے "فعل"، "فاعل" اور "مفعول بہ" الگ الگ کر کے لکھیے۔

(۱) يفتح زيد باب بيته ويدخل فيه (۲) نسي التلميذ
 كتابه وكتراسه في بيته لذلك يضربه الاستاذ. (۳) يعبد

الكافر الهمه واعد الهى (٢) أتترك الكتاب على الطاولة
وتذهب الى المدرسة ؟ (٥) يفتح التليذ كتابه ويقرؤه
ويسمع الاستاذ (٦) ينصر الله فكيف تتركه ؟ (٧) تغسل
أم زيد ثوب أبي زيد (٨) يحفظ الطالب درسه .
(٩) ايقتل الرجل الرجل ؟ (١٠) ينظر الرجل إلى السماء
فينظر فيها شمسا وقمرًا ونجما -

تمرین ۵ جے صحیح کرو۔

(١) هل الشمس جارٍ والأرض واقفٌ ؟ (٢) من
تقرئين كتاب الله ؟ (٣) أتضري و ما ضربتكَ ؟
(٤) هل ما فتحت دكانك ؟ (٥) من تضرب التليذ
في المدرسة ؟

تمرین ۶ عربی بناؤ۔

تو مجھے بھول گیا ہے اور میں تجھے نہیں بھولا ہوں . انسان
نادان ہے وہ اللہ کی بندگی کرتا ہے اور شیطان کی مدد کرتا ہے . میری
ماں نے مجھ سے کہا تھا : ” تو جاہل ہے اور میں جاہل سے دور ہوتی ہوں
اس لئے میں پڑھتا ہوں - زمین چاند سے قریب ہوئی اور سورج چاند
سے دور ہوا .

میں تجھے امانت کا حکم دیتا ہوں اور شیطان تجھے خیانت کا حکم دیتا ہے۔ تجھ سے کس نے کہا۔ ”اللہ تیرے لئے جنت کا دروازہ کھول دے گا؟“ تو اللہ پر کیوں جھوٹ بولتا ہے؟ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا ”کیا رسول کی سیرت قرآن میں ہے؟ میں نے کہا ”ہاں“ پھر وہ گیا اور اس نے قرآن پڑھا۔ زید کی لڑکی کے چال چلن اچھے ہوئے اور اسی طرح اس کی صورت اچھی ہوئی۔ میں روٹی اور گوشت کھاتا ہوں اور دودھ چھوڑ دیتا ہوں۔ اللہ اپنے بندے کی مدد کرتا ہے اور جس کی مدد کی جائے تو وہ کامیاب ہوا۔ آدمی اپنے آگے اور اپنے پیچھے دیکھے گا پھر وہ اوپر اور نیچے دیکھے گا۔ کیا تو نے اپنا قلم نہیں چچا تھا؟

سوطھواں سبق

أَخَذَهُ (۱) سَقَطَ (۲) رَكِبَ (۳) سَأَلَ (۴) (و-) (۵) لَامَ زَو- (۶) صَادَ (۷) حَاظَ (۸) سَأَلَ (۹) وَصَلَ (۱۰) رَزَقَ (۱۱) خَيْرٌ (۱۲) شَرٌّ (۱۳) فَضَّلَ (۱۴) قَلْبٌ (۱۵) فُوَادٌ (۱۶) سَمَكَةٌ (۱۷) جَمَارٌ (۱۸) أَسَدٌ (۱۹) وَجْهٌ (۲۰)

حرف علت اور فعل مضارع (مادہ کا درمیانی حرف "و") اگر مادہ کا

درمیانی حرف "و" ہو تو فعل مضارع کی "ع" کو پیش ہوگا اس لئے کہ "و" پڑھنے میں پیش کی آواز دیتا ہے ایسی صورت میں اگر "و" حرف علت نہ ہوتا تو جن مادوں کا درمیانی حرف "و" ہے ان کا فعل مضارع اس طرح بنتا :- قَالَ سے يَقُولُ - صَامَ سے يَصُومُ - لیکن آپ جانتے ہیں کہ "و" حرف علت ہے لہذا اس سے بے خوف نہیں رہنا چاہیے، عرب والوں کو اپنی زبان میں "و" پر پیش اور اس سے پہلے کے حرف پر جزم بہت گراں گذرتا ہے وہ "و" کو جزم لگا کر "و" کا پیش اس سے پہلے کے ساکن حرف کو دیتے ہیں اس طرح يَقُولُ "يَقُولُ" اور يَصُومُ "يَصُومُ" بن جائیں گے۔

قَالَ سے فعل مضارع کی پانچوں شکلیں :-

- ۱- يَقُولُ : وہ کہتا ہے یا کہے گا (مذکر)
- ۲- تَقُولُ : وہ کہتی ہے یا کہے گی (مؤنث)
- ۳- تَقُولُ : تو کہتا ہے یا تو کہے گا (مذکر)
- ۴- تَقُولِينَ : تو کہتی ہے یا تو کہے گی (مؤنث)
- ۵- أَقُولُ : میں کہتا ہوں یا میں کہوں گا . میں کہتی ہوں یا میں کہوں گی . (مذکر و مؤنث)

اسی طرح صَامَ سے يَصُومُ - مَاتَ سے يَمُوتُ ، بَالَ سے

يَبُولُ . عَادَ سے يَعُودُ . فَازَ سے يَفُوزُ . طَانَ سے يَطُوفُ .
سَاقَ سے يَسُوقُ . لَامَ سے يَلُومُ . كَانَ سے يَكُونُ اور عَادَ
سے يَعُودُ بنے گا .

مادہ کا درمیانی حرف "ی" | اگر مادہ کا درمیانی حرف "ی" ہو تو

مضارع کی "ع" کو زیر ہوگا اس لئے کہ "ی" کی آواز زیر سے مشابہ ہے
اگر "ی" حرف علت نہ ہوتی تو ایسے مادوں کا فعل مضارع اس طرح
بتا:۔ بَاعَ سے يَبِيعُ اور غَابَ سے يَغِيبُ . لیکن "ی" حرف
علت ہے اور عرب والے یہ گراں خیال کرتے ہیں کہ "ی" پر زیر ہو
اور "ی" سے پہلے کا حرف ساکن ہو لہذا وہ "ی" کو جزم دے کر
اس کا زیر اس سے پہلے کے ساکن حرف کو دیدیتے ہیں . اس
طرح يَبِيعُ "يَبِيعُ اور يَغِيبُ" يَغِيبُ بن جائیں گے .
بَاعَ سے فعل مضارع کی پانچوں شکلیں :-

۱- يَبِيعُ : وہ بیچتا ہے یا بیچے گا (مذکر)

۲- تَبِيعُ : وہ بیچتی ہے یا بیچے گی (مؤنث)

۳- تَبِيعُ : تو بیچتا ہے یا تو بیچے گا (مذکر)

۴- تَبِيعِينَ : تو بیچتی ہے یا بیچے گی (مؤنث)

۵- أَبِيعُ : میں بیچتا ہوں یا بیچوں گا ، میں بیچتی ہوں یا بیچوں گی (مذکر مؤنث)

اسی طرح غَاب سے يَغِيْبُ - طَار سے يَطِيْرُ - سَامِر سے يَسِيْرُ - جَاء سے يَجِيْءُ - كَان سے يَلِيْنُ - طَاب سے يَطِيْبُ صَاد سے يَصِيْدُ اور خَاط سے يَخِيْطُ بنے گا۔

”ع“ کی جگہ حرف علت والے مادوں کا اسم مفعول

اسم مفعول انکے فعل مضارع کی پہلی شکل سے اس طرح بنایا جاتا ہے کہ شروع سے علامت مضارع یعنی ”ی“ کو ہٹا کر اسکی جگہ ”م“

رکھ دیتے ہیں مثلاً يَقُوْلُ سے مَقُوْلٌ : کہا ہوا (مذکر)

مَقُوْلَةٌ : کہی ہوئی (مؤنث)

يَبِيْعُ سے مَبِيْعٌ : بیچا ہوا (مذکر)

مَبِيْعَةٌ : بیچی ہوئی (مؤنث)

(نوٹ) یہ یاد رکھیے کہ ”اسم مفعول“ کی شکلیں ہمیشہ متعدی افعال سے بنائی جاتی ہیں، لازم فعلی سے ”اسم مفعول“ بے معنی لفظ ہوتا ہے اس لئے

کہ فعل لازم تو فاعل کے بعد کسی چیز کو چاہتا ہی نہیں، ہاں جب کوئی فعل کسی حرف جر کے واسطے متعدی بنتا ہے تو اسی حرف جر کے

واسطے سے اس کا اسم مفعول بھی بنایا جاسکتا ہے مثلاً مَغْضُوْبٌ

عَلَيْهِ . مَفْرُوْحٌ بِهِ . مَجْلُوْسٌ عَلَيْهِ .

فعل مضارع کی نفی

جس طرح فعل ماضی کی نفی نفس ماضی کے شروع میں "مَا" بڑھانے سے بنتی ہے، نفس مضارع کی نفی "لَا" بڑھانے سے بنتی ہے مثلاً: لَا يَضْرِبُ (وہ نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا)۔ لَا تَأْكُلُ (تو نہیں کھاتا ہے یا نہیں کھائے گا) یہ ہرگز نہ بھولئے کہ نفی کے جملہ کو سوالیہ بنانے کے لئے ہمیشہ "أ" استعمال کیا جاتا ہے اور نفی سے پہلے "هَلْ" نہیں آتا۔

تَسْأَلُنِي بِذِي عَن حَالِي . أَقُولُ لَهَا "أَنَا طَيِّبٌ وَحَالِي حَسَنَةٌ" . سَأَلَتْهَا عَن حَالِهَا فَقَالَتْ "حَالِي مُنْحَرَفَةٌ" هُوَ يَأْخُذُ الْخَيْرَ وَيَتْرُكُ الشَّرَّ . كَانَتْ سَقَطَتِ الطَّيَّارَةُ فِي مِمْبَايَ فَمَاتَ سَائِقُهَا . سَقَطَ الْقَلَمُ مِنِّي عِنْدِي فَأَخَذَهُ رَجُلٌ وَمَا رَدَّهُ إِلَيَّ . رَكِبْتُ الشَّفِينَةَ وَالْقِطَارَ وَمَا رَكِبْتُ الطَّيَّارَةَ . أَدْعُو اللَّهَ إِلَيَّ ؛ نَعَمْ ، أَدْعُو اللَّهَ إِلَيَّ وَ لَكْتُ قُلْتُ بِسْمِ اللَّهِ ثُمَّ جَلَسْتُ فِي الشَّفِينَةِ . هُوَ يَرْكَبُ عَلَى الْحَارِ وَأَنَا أَرْكَبُ السِّيَّارَةَ . عِنْدِي سَيَّارَةٌ وَتِلْكَ مِن فَضْلِ اللَّهِ عَلَيَّ . هُوَ يَسُوقُ الْعَرَبَةَ فَهُوَ سَائِقُ الْعَرَبِيَّةِ وَهِيَ تَسُوقُ السِّيَّارَةَ فَهِيَ سَائِقَةُ السِّيَّارَةِ . هُوَ يَفْعَلُ الشَّرَّ وَيَلُومُ الشَّيْطَانَ .

سَاقَ بَنَدِيتِ جَوَاهِرِ لَآلِ نَهْرُو طَيَّارَةً فِي الْأَمِيرِيكََا .
 اللَّهُ يَرْزُقُ وَيَأْخُذُ . فَرَّ الْحَمَارُ مِنَ الْأَسَدِ . شَرِيدُ
 كَأَلِ اسَدٍ . هُوَ يَقْرَأُ وَلَا يَفْهَمُ فَهُوَ كَالْحَمَارِ . تَخِيْطُ بِنْتِي
 قَمِيصًا ثُمَّ الْبَسَهُ . أَبُو بَكْرٍ يَخِيْطُ الثَّوْبَ فَهُوَ خَائِطٌ وَلَهُ
 دُكَّانٌ فِي السُّوقِ . صِدَّتْ سَمَكَةٌ مِنَ الْبَحْرِ فَفَرِحْتُ بِهَا
 ثُمَّ ذَهَبْتُ بِهَا إِلَى بَيْتِي وَأَكَلْتُهَا . هُوَ يَصِيْدُ سَمَكَةً ثُمَّ
 يَبِيْعُهَا فِي السُّوقِ . قَدْ صَادَتْ بِنْتُهُ فُوَادِي . يَلِيْنُ الرَّجُلُ
 لِلرَّجُلِ فَيَصِيْدُ الْقَلْبَ . خِطْتُ قَمِيصًا فَلَبِسْتُهُ . سَأَلْتُهُ
 عَنْ ابْنِهِ فَقَالَ هُوَ غَائِبٌ عَنِ الْبَيْتِ مِنْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ .
 سَأَلَنِي الْكَافِرُ عَنِ اللَّهِ "أَيْنَ هُوَ؟" فَقُلْتُ لَهُ "هُوَ فِي الْبَرِّ
 وَالْبَحْرِ، هُوَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ . يَنْظُرُهُ الْعَالِمُ وَلَا يَنْظُرُهُ
 الْجَاهِلُ . أَنَا أَسْأَلُ اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ
 شَرِّ الشَّيْطَانِ ."

هُوَ يَرْكَبُ السَّفِيْنَةَ وَيَذْهَبُ فِي الْبَحْرِ وَيَصِيْدُ
 سَمَكَةً . وَجَدَ الْأَسَدُ فِي الْبَرِّ رَجُلًا فَأَكَلَهُ . وَصَلَنِي كِتَابُكَ
 فَفَرِحْتُ بِهِ وَقَرَأْتُهُ . وَصَلَنِي الْخَبْرُ . مَا وَصَلَنِي خَبْرُكَ
 مِنْ زَمَانٍ . وَصَلَ الْقِطَارُ إِلَى بَوْمَبَاي . لَعِبَ التَّمِيْذُ

فَسَقَطَ وَ سَعَى التِّلْمِيذُ فَفَازَ . أَنَا فِي الْبَيْتِ وَ قَلْبِي فِي الدُّكَانِ
 هُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَ قَلْبُهُ فِي الدُّنْيَا . يَلُومُ الْأُسْتَاذَ التِّلْمِيذَ .
 هُوَ لَا يَحْفَظُ دَرْسَهُ . هُوَ يَلْعَبُ فِي الصَّفِّ . الْأُسْتَاذُ لَا يَمُرُّ
 وَ التِّلْمِيذُ مَلُومٌ . الْكَافِرُ مَسْئُوقٌ إِلَى النَّارِ . سَأَلَ سَائِلٌ عَنْ
 الْقُرْآنِ " مَا هُوَ ؟ " فَقُلْتُ هُوَ كِتَابُ اللَّهِ ، نَزَلَ عَلَى رَسُولِ
 اللَّهِ . فِيهِ أَمْرُ اللَّهِ الْإِنْسَانَ بِالْأَمَانَةِ وَالْخَيْرِ وَ فِيهِ
 نَهَى عَنِ الْخِيَانَةِ وَالشَّرِّ .
 أَنَا مَسْئُوقٌ عَنْ بَيْتِي . الْأَبُ مَسْئُوقٌ عِنْدَ اللَّهِ عَنْ
 وَلَدِهِ . الْمَرْأَةُ مَسْئُوقَةٌ عَنْ بَيْتِهَا . لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى الْكَافِرِ
 نَهَانِي الدَّاكْتُورُ عَنِ الْمَاءِ . أَثْرُوكِ الشَّرِّ يُوْجِبُ اللَّهَ . أَفْعَلُ الْخَيْرَ
 يُوْجِبُ اللَّهَ . تَغْسِلُ الْأُمُّ وَجْهَ ابْنِهَا . الْوَلَدُ لَا يَغْسِلُ
 وَجْهَهُ . يَلُومُنِي وَلَا أَعْلَمُ عَلَى مِمَّ (مَا) يَلُومُنِي ؟ . تَلُومُنِي
 نَفْسِي عَلَى الْخِيَانَةِ . جَاءَتْ بِنْتِي مِنَ الْمَدْرَسَةِ فَقَالَتْ
 " خَالُ الْمَدْرَسَةِ مُنْحَرِفَةٌ " . النَّفْسُ لَا تَمُتُ عَلَى الشَّرِّ .
 النَّفْسُ أَمِيرَةٌ بِالشَّرِّ . النَّفْسُ رَاغِبَةٌ عَنِ الْخَيْرِ . النَّفْسُ
 تَسُوقُكَ إِلَى النَّارِ . سَأَلَ الْأُسْتَاذُ عَنِ التِّلْمِيذِ " لِمَ لَا
 تَبْحِي الْمَدْرَسَةَ ؟ " فَقَالَ التِّلْمِيذُ " أَنَا أَذْهَبُ إِلَى السُّوقِ

وَأَجْلِسُ فِي دُكَّانِ وَالِدِي وَأَبِيعُ الثَّوْبَ، لِذَلِكَ لَا تُحْضِرُ
الْمَدْرَسَةَ.

أَلَا تَصُومُ مَعِيَ؟ بَلَى، أَصُومُ مَعَكَ. مَنْ يَجِيءُ
بِالْخُبْزِ؟ أَنَا أَجِيءُ بِالْخُبْزِ. لِمَ لَا تَلِينُ لَهُ؟ هُوَ لَا يَلِينُ لِي فَكَيْفَ أَلِينُ
لَهُ؟ مَنْ لَا يَمُوتُ؟ فَاعِلُ الْخَيْرِ لَا يَمُوتُ. أَلَا يَعُودُ
إِبْنُكَ مِنْ لَنْدَنَ؟ بَلَى يَعُودُ. أَلَا تَخِيطِينَ قَمِيصِي؟ بَلَى،
أَخِيطُ قَمِيصَكَ. قَمِيصُكَ مَخِيطٌ. أَلَا تَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ
كَيْفَ خَلَقَهَا اللَّهُ؟ أَلَا تَكُونُ مَعِيَ؟ بَلَى، أَكُونُ مَعَكَ
وَأَنْصُرُكَ. يَبُولُ وَلَدِي ثُمَّ يَقُومُ وَلَا يَغْسِلُ نَفْسَهُ عَنْ
ذَلِكَ وَقُلْتُ لَهُ قَدْ نَهَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ عَنِ ذَلِكَ.
يَا أَيَّتُهَا الْأُمُّ! أَنْتِ ذَاهِبَةٌ إِلَى بَيْتِ أُمِّكَ، أَتَأْخُذِينِي
مَعَكَ؟ لَا آخُذُكَ مَعِيَ، أَنْتِ تَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ.
لَا يَزُرُقُنِي زَيْدٌ وَبَكْرٌ بَلْ يَزُرُقُنِي اللَّهُ. قَدْ صَادَتْ
مَرْيَمُ طَائِرَةً فَهِيَ تَفْرَحُ بِهَا. لِمَ لَا يَلِينُ قَلْبُكَ يَا صَائِدٌ؟
هُوَ يَقُومُ فِي اللَّيْلِ لِيُوجِهَ اللَّهُ. الْوَلَدُ يَسْقُطُ وَيَقُومُ
يَمُوتُ قَلْبُ الْكَاذِبِ.

السَّمَكَةُ مَصِيدَةٌ. الْكُرَّةُ مَبِيعَةٌ. الْوَجْهَةُ مَغْسُوكَةٌ

الْعَبْدُ مَأْمُورٌ . سَقَطَ رَجُلٌ مِنَ الْقِطَارِ فَمَاتَ . أُعُوذُ بِاللَّهِ
 مِنَ الشَّيْطَانِ . اللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتَ لَا تَعْلَمُ . لَا يَكُونُ فَضْلُ
 اللَّهِ لِلْعَاصِي . أَنَا أَقْرَأُ الْقُرْآنَ بِسْمِ اللَّهِ . هِيَ تَخِيْطُ بِسْمِ
 اللَّهِ . أَنَا أَكَلْتُ الْخُبْزَ بِسْمِ اللَّهِ . أَتَسْأَلُ الْإِنْسَانَ وَلَا
 تَسْأَلُ اللَّهَ . أَقُلْتُ بِسْمِ اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ إِسْمَ اللَّهِ ؟ أَنْتِ
 تَقْرُبِينَ مِنَ الْخَيْرِ وَتَبْعُدِينَ عَنِ الشَّرِّ .

تمرین ۷ : پچھلے پڑھے ہوئے تمام ان افعال سے نسل
 مضارع کی پانچوں شکلیں مع معنی بناؤ جن میں "ع" کی جگہ حرفِ علت
 ہے اور ان میں سے جو افعال متعدی ہوں ان سے اسم مفعول کی دونوں
 شکلیں بھی مع معنی بناؤ۔

تمرین ۸ مندرجہ ذیل جملوں کو نفی میں تبدیل کیجئے۔
 (۱) هَلْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ ؟ (۲) هَلْ سَقَطْتَ مِنَ الْعَرَبِيَّةِ ؟
 (۳) مَنْ يَلُومُكَ عَلَى هَذَا ؟ (۴) أَتَهَيْتُهُ عَنِ الشَّرِّ ؟ -
 (۵) يَدْخُلُ الْكَافِرُ فِي الْجَنَّةِ .

تمرین ۹ ذیل کے جملوں پر اعراب (زیر، زبر، پیش) لگاؤ۔
 (۱) أَلَا تَأْكُلِينَ سَمَكَةً فِي بَيْتِ امِّكَ ؟ (۲) يَسْأَلُ

الكافر عن كتاب الله ولا يقرؤه (۳) هي تخطيط قيص اختما
 (۴) يفعل الشر وينصر الشيطان ويقول أنا أعبد الله و
 أعوذ به من الشيطان (۵) يركب الحمار وركب السيارة.
 تمرین ۴ مندرجہ ذیل جملے صحیح کرو :-

(۱) هل لا تترك القطار ولا تسور معي؟ (۲) أنا
 تفعل الخير لوجه الله. (۳) من شوق إليك الخير؟ (۴) أ
 أنت تجيء من الشوق (۵) مريم ترغيبين عن السيارة ويركب
 العربة. (۶) هي يعوذ بالله ولا يفعل الخير۔

تمرین ۵ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کرو :-

(۱) يصيد زيد... (۲) بنتي قيصا (۳) سألت
 ... عن... (۴) وصل... كتابك (۵) تكون... في
 البحر. (۶) أنا... الكتاب في الدكان (۷) الشيطان...
 ب... ويهي... الأمانة (۸) لام... الوالد على...
 (۹) يفوز... ويسقط... أنا... القرآن... الله

تمرین ۶ عربی بناؤ :-

اللہ نافرمانی کرنے والے کو پکڑے گا اور اس کو جہنم کی طرف لے گا۔
 میں دریا سے مچھلی شکار کرتا ہوں اور وہ جنگل سے شیر شکار کرتا ہے۔

کیا تو میرے لئے قمیص سے گی؟ اللہ بخشتا ہے اور میں لیتا ہوں۔ استأذن
 تجھ سے سبق کے متعلق پوچھتا ہے اور تو اسکی طرف نہیں دیکھتا ہے۔
 میں عرب جاؤنگا پھر ہندوستان کی طرف واپس نہیں آؤنگا۔ کیا آپ
 دودھ پیس گی اور روٹی نہیں کھائیں گی؟ آپ کا خط مجھے نہیں ملا نہ میں نے
 اسے پڑھا۔ ہوائی جہاز ہوا میں اللہ کے احسان سے اڑتا ہے اور کشتی
 سمندر میں اللہ کے احسان سے چلتی ہے اور میں زمین پر موٹر اللہ کے
 احسان سے چلاتا ہوں۔ وہ اللہ کے نام سے کھاتی ہے۔ میری بیٹی نے
 مجھ سے کہا ”میں اللہ کی خوشی کے لئے روزہ رکھتی ہوں“ وہ پڑھتا ہے
 اور سمجھتا نہیں ہے وہ گدھے کی طرح ہے۔ تو کیوں کہتا ہے اور نہیں کرتا
 ہے؟ زید ریشم کا کپڑا نہیں پہنتا ہے بلکہ وہ روٹی کا کپڑا پہنتا ہے۔ میں نے
 تجھے دیکھا تو میرا دل تجھ سے خوش ہوا۔ کیا تو شیر سے نہیں بھاگا تھا؟

سزھواں سبق

بَلَاءَ [و-] (۱) تَلَاءَ [و-] (۲) خَشِيَّ [ی-] (۳) قَوِيَّ [و-] (۴)
 بَنِيَّ [ی-] (۵) مَشِيَّ [ی-] (۶) تَابَ [و-] (۷) طَالَ [و-] (۸)
 مَالَ [ی-] (۹) نَادَى [ی-] (۱۰) ضَعُفَ [ی-] (۱۱) كَبُرَ [ی-] (۱۲) قَصَرَ [ی-] (۱۳)

ذَلَّ (۱۳) عَزَّ (۱۵) قَلَّ (۱۶) كَثُرَ (۱۷) عَظُمَ (۱۸) كَسَبَ (۱۹) مَالَ (۲۰)
 طَعَامًا (۲۱) اِثْمًا (۲۲) ذَنْبًا (۲۳) حَسَنَةً (۲۴) سَيِّئَةً (۲۵)
 صَغُرَ (۲۶)

اسم فعیل | اسم فاعل اور اسم مفعول کی طرح ایک شکل "اسم فعیل" بھی بنائی جاتی ہے، لیکن "اسم فعیل" کبھی تو فاعل کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے مثلاً "سَمِيعٌ" کے معنی سَامِعٌ یعنی سُننے والا اور "عَلِيمٌ" کے معنی عَالِمٌ یعنی جاننے والا، اور کبھی "مَفْعُولٌ" کے معنی میں جیسے قَتِيلٌ کے معنی مَقْتُولٌ یعنی قتل کیا ہوا اور "اَكِيلٌ" کے معنی مَا كُوْلٌ یعنی کھایا ہوا۔

عموماً لازم افعال یا اُن افعال سے جنکا اسم فاعل استعمال نہیں ہوتا۔ جب "اسم فعیل" بنایا جاتا ہے تو اُسکے معنی "فَاعِلٌ" کے ہوتے ہیں اور جب متعدی فعل سے اسم فعیل بنایا جائے تو اُسکے معنی "مَفْعُولٌ" کے ہوتے ہیں لیکن یہ قاعدہ کلیہ نہیں کیونکہ اکثر متعدی فعل سے "اسم فعیل" کے معنی فَاعِلٌ کے ہوتے ہیں، ہاں فرق اتنا ہوتا ہے کہ "اسم فعیل" کے معنوں میں پابندی ہمیشگی اور استقلال پائے جاتے ہیں مثلاً سَمِيعٌ کے معنی سَامِعٌ ہیں لیکن سَامِعٌ کے معنوں میں یہ ضروری نہیں کہ سُننے والا ہمیشہ سُنتا ہو۔ بر خلاف اس کے سَمِيعٌ کے معنی میں ہمیشہ سُننے کا مفہوم پایا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ہم "اللَّهُ سَمِيعٌ" کہتے ہیں، اسی طرح

عَالِمٌ اور عَلِيمٌ وغیرہ کا فرق بھی ذہن نشین کرنا چاہیے۔

اسم فَعِيلٌ بنانے کا طریقہ | جس فعل سے "اسم فعیل" بنانا ہو، پہلے

اس کا مادہ معلوم کیجئے کیونکہ اسم فعیل مادہ سے بنتا ہے، مادہ کو آخری

حرف سے قبل "ئی" بڑھا کر "ئی" سے پہلے کے حرف کو زیر کر دیجئے

مؤنث بنانے کے لئے آخر میں "ة" بڑھا دیجئے۔ مثلاً

ف ع ل سے فَعِيلٌ : فَعِيلَةٌ

ق ل ل سے قَلِيلٌ : قَلِيلَةٌ : تھوڑا کم : تھوڑی کم

ع ظ م سے عَظِيمٌ : بڑا، بزرگ : عَظِيمَةٌ : بڑی، بزرگ

ط و ل سے طَوِيلٌ : لمبا : طَوِيلَةٌ : لمبی

اگر مادہ کا درمیانی حرف "ی" ہو تو دو "ی" جمع ہونے کی وجہ سے

ان کو تشدید کے ذریعہ ملا دیا جائیگا مثلاً :-

ط ی ب سے اسم فعیل طَيِّبٌ : اچھا، عمدہ، خوب طَيِّبَةٌ : اچھی، عمدہ، خوب

ل ی ن سے اسم فعیل لَيِّنٌ : نرم ہونے والا، نرم لَيِّنَةٌ : نرم ہونے والی

کبھی مادہ کا درمیانی حرف "و" بھی "ی" بن جاتا ہے مثلاً م و ت سے

اسم فَعِيلٌ : مَمِيْتُ : "مردہ، مرا ہوا، مرنے والا" ہوگا۔

یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کس فعل سے "اسم فعیل" کے کیا

معنی ہونگے اور کن افعال سے اسم فعیل بنتا ہے اور کن سے نہیں بنتا۔

ہم کو "لغت" سے مدد لینی چاہیے۔ سبق میں "اسم فعیل" کے وہی معنی کیجئے جو ٹھیک بیٹھیں۔

ماضی میں "ع" کو پیش یہ بتایا جا چکا ہے کہ جب ماضی میں

"ع" کو پیش ہوتا ہے تو اس کے مضارع کی "ع" کو بھی پیش ہوگا مثلاً کَثُرَ سے یَکْثُرُ اور ضَعُفَ سے یَضْعُفُ وغیرہ۔

مادوں کے آخر میں حرف علت اور ان کا فعل مضارع (آخری حرف "و")

اگر مادہ کا آخری حرف "و" ہو تو "فعل مضارع" میں اس کی "ع" کو پیش ہوگا اور

آخری حرف "و" ساکن ہو جائے گا۔ صرف چوتھی شکل میں حرف علت اُٹنے کی وجہ سے "ع" کو زیر ہوگا۔

دَعَا سے فعل مضارع ۱۔ یَدْعُو : وہ پکارتا ہے پکارے گا، دعا کرتا ہے دعا کرے گا (مذکر)

۲۔ تَدْعُو : وہ پکارتی ہے پکارے گی، دعا کرتی ہے دعا کرے گی (مؤنث)

۳۔ تَدْعُو : تو پکارتا ہے پکارے گا، دعا کرتا ہے دعا کرے گا (مذکر)

۴۔ تَدْعِينَ : تو پکارتی ہے پکارے گی، دعا کرتی ہے دعا کرے گی (مؤنث)

[در اصل تَدْعُوینَ ہے "و" اڑا کر اس کا

زیر "ع" کو دیدیا]

۵۔ اُدْعُو : میں پکارتا ہوں پکاروں گا، دعا کرتا ہوں دعا کروں گا (مذکر مؤنث)
میں پکارتی ہوں پکاروں گی، دعا کرتی ہوں دعا کروں گی (مذکر مؤنث)

اسی طرح خَلَا سے يَخْلُو، رَجَا سے يَرْجُو، سَهَا سے يَسْهَوُ، عَفَا سے يَعْفُو، كَسَا سے يَكْسُو، بَلَا سے يَبْلُو اور تَلَا سے يَتْلُو ہوگا۔

مادہ کا آخری حرف "می" اگر مادہ کا آخری حرف "می" ہو اور ماضی

کی "ع" کو زیر ہو تو اس کے فعل مضارع کی "ع" کو زیر ہوگا۔ آخری "ی" لکھنے میں "ی" اور پڑھنے میں "الف" ہو جائیگی، چوتھی شکل میں وہ "ی" کی طرح پڑھی جائیگی۔

لَقِيَ سے نعل مضارع (۱) يَلْقَى : وہ ملتا ہے یا ملے گا (مذکر)

(۲) تَلْقَى : وہ ملتی ہے یا ملے گی (مؤنث)

(۳) تَلْقَى : تو ملتا ہے یا ملے گا (مذکر)

(۴) تَلْقَيْنِ : تو ملتی ہے یا ملے گی (مؤنث)

(۵) أَلْقَى : میں ملتا ہوں یا ملوں گا،

میں ملتی ہوں یا ملوں گی (مذکر مؤنث)

اسی طرح بَقِيَ سے يَبْقَى، نَسِيَ سے يَنْسَى، رَضِيَ سے يَرْضَى،

فَنِيَ سے يَفْنَى اور خَشِيَ سے يَخْشَى ہوگا۔

(۲) اگر مادہ کا آخری حرف "می" ہو اور ماضی کی "ع" پر زیر ہو تو

مضارع کی "ع" پر کبھی زیر اور کبھی زیر ہوگا، عام طور پر "ع" یا "ل"۔

کی جگہ حرف حلقی آنے سے مضارع کی "ع" کو زیر ہوتا ہے، مضارع

کی "ع" پر زبر ہو تو آخری حرف علت "سی" ساکن رہتی ہے اور "سی" کی طرح پڑھی جاتی ہے۔ مضارع کی "ع" کو زبر کی مثال:-

بَکِيَ سے فعل مضارع (۱) یَبِکُ : وہ روتا ہے یا روئے گا (مذکر)

(۲) تَبِکُ : وہ روتی ہے یا روئے گی (مؤنث)

(۳) تَبِکِی : تو روتا ہے یا روئے گا (مذکر)

(۴) تَبِکِینَ : تو روتی ہے یا روئے گی (مؤنث)

(۵) أَبِکُ : میں روتا ہوں یا روؤں گا،

میں روتی ہوں یا روؤں گی (مذکر و مؤنث)

اسی طرح رَحَى سے یَزْمِی . هَدَى سے یَهْدِی . مَشَى سے یَمْشِی .
جَزَى سے یَجْزِی . مَضَى سے یَمْضِی . عَصَى سے یَعْصِی اور بَنَى
سے یَبْنِی ہوگا۔

(۳) مضارع کی "ع" کو زبر ہو تو اس کی تمام شکلیں یَلْقَى کی طرح

بیشکی۔ مثلاً:-

سَعَى سے یَسْعَى : وہ کوشش کرتا ہے یا کوشش کریگا ("ع" کی جگہ حرف حلقی ہے)

نَهَى سے یَنْهَى : وہ منع کرتا ہے یا منع کریگا ("ع" کی جگہ حرف حلقی ہے)

رَأَى سے (۱) یَرَى : وہ دیکھتا ہے یا دیکھے گا (در اصل "یَرَأَى" ہے ہمزہ

اُڑ گیا، سہولت کی خاطر ہم اسکی تمام شکلیں لکھتے ہیں)

(۲) تَرَىٰ : وہ دیکھتی ہے یا دیکھے گی (مونت)

(۳) تَرَىٰ : تو دیکھتا ہے یا دیکھے گا (مذکر)

(۴) تَرَيْنَ : تو دیکھتی ہے یا دیکھے گی (مونت)

(۵) أَرَىٰ : میں دیکھتا ہوں دیکھوں گا، میں دیکھتی ہوں دیکھوں گی۔

(مذکر مونت)

(نوٹ) جن افعال کی "ی" الف کی طرح پڑھی جاتی ہے ان کے بعد

اگر ضمیر آئے تو لکھنے میں بھی وہ الف کی طرح لکھے جاتے ہیں مثلاً

رَأَىٰ سے رَأَاهُ. يَلْقَىٰ سے يَلْقَاهُ اور يَنْهَىٰ سے يَنْهَاهَا وغیرہ

"ل" کی جگہ حرف علت والے

آخر میں حرف علت والے مادوں کا

اسم مفعول ان کے فعل مضارع کی

پہلی شکل سے بنتا ہے علامت مضارع ہٹا کر اس کی جگہ "م" رکھ دیا

جاتا ہے اور آخری حرف علت کو مشدّد (ت) کر دیا جاتا ہے، "و" سے پہلے

کے حرف کو پیش اور "ی" سے پہلے کے حرف کو بہر حال زیر ہوگا مثلاً

ت ل و - يَتَلَوُ - اسم مفعول مَتَلَوُ : پڑھا ہوا - مَتَلَوَةٌ : پڑھی ہوئی۔

د ع و - يَدْعُو - مدعو : پکارا ہوا - مَدْعُوَةٌ : پکاری ہوئی

ر ج و - يَرْجُو - مرجو : امید کیا ہوا - مَرْجُوَةٌ : امید کی ہوئی

ہ د ی - يَهْدِي - هدى : ہدایت دیا ہوا - مَهْدِيَةٌ : ہدایتی ہوئی

ن ہی - بَهِی سے اسم مفعول مَنَهِی : منع کیا ہوا۔ مَنَهِیَّة : منع کی ہوئی۔
 ن س ی - یَسَى : بھولا ہوا۔ مَنَسِیَّة : بھولی ہوئی۔
 رأی - یَرَى : دیکھا ہوا۔ مَرَّیَّة : دیکھی ہوئی۔
 [اسم مفعول میں "أ" واپس آجائیگا]

يَبْلُو اللّٰهُ الْإِنْسَانَ بِالْخَيْرِ وَالشَّرِّ . أَنَا أَتْلُو الْقُرْآنَ فِي
 الْبَيْتِ وَفِي الْمَسْجِدِ . أَتَأْمُرِيْنِي بِالْإِثْمِ وَأَنْتِ تَثْلِيْنِ الْكِتَابَ ؟
 أَتَبْلُونِي وَأَتْرُكُكَ ؟ هَذَا وَاللّٰهِ لَا يَكُونُ . جَاءَنِي زَيْدٌ وَتَلَاهُ
 ابْنُهُ . يَتْلُو الرَّسُولُ كِتَابَ اللّٰهِ . تَعْبُدُ نَفْسَكَ وَتَقُولُ " أَنَا
 أَعْبُدُ اللّٰهَ وَأَدْعُوهُ ؟ " أَتَحْشَانِي وَلَا تَحْشَى اللّٰهَ ؟ اللّٰهُ لَا يَهْدِي
 الْكَافِرَ . هُوَ يَكْسِبُ الْإِثْمَ وَلَا يَحْشَى اللّٰهَ . هُوَ يَكْسِبُ الْمَالَ
 ثُمَّ يَعُودُ إِلَى بَلَدِهِ . أَتَخْلِيْنَ مَعَ الرَّجُلِ وَتَكْسِبِيْنَ إِثْمًا . الْحَسَنَةُ
 تَذْهَبُ بِالسَّيِّئَةِ . أَنْتَ تَرْضَى بِالْقَلِيلِ وَأَنَا لَا أَرْضَى بِالكَثِيرِ .
 أَتَسْهُو وَيَمْضِيْ يَوْمُكَ ؟ تَلْعَبُ وَالزَّمَانُ لَا يَلْعَبُ ؟ بَنَى
 اللّٰهُ فَوْقِي سَمَاءً وَتَحْتِيْ أَرْضًا .

سَأَلَ رَجُلٌ عَائِشَةَ عَنِ سِيْرَةِ الرَّسُولِ فَقَالَتْ لِلسَّئِلِ
 أَلَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ " بَلَى " فَقَالَتْ لَهُ " الْقُرْآنُ

سِيرَةُ الرَّسُولِ - أَنَا أَمْشِي عَلَى أَرْضِ اللَّهِ فَكَيْفَ أُعْصِيهِ؟
 هُوَ يَسْعَى فِي الْأَرْضِ - أَنْتَ لَا تَرَانِي مَعَ اللَّاعِبِ - أَنَا
 لَا أُبْكِي عَلَى مَيِّتٍ - أَتَقْوَى عِنْدَ الضَّعِيفِ وَتَضَعُفُ عِنْدَ
 الْقَوِيِّ؟ أَأَنْتَ تَهْدِي أَمِ اللَّهُ يَهْدِي؟ بَلِ اللَّهُ يَهْدِي
 إِلَى الْجَنَّةِ - بَنِي زَيْدٌ مَسْجِدًا لِلَّهِ فَقُلْتُ لَهُ يَبْنِي اللَّهُ
 لَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ - أَنْتِ تَضْرِبِينَ الضَّعِيفَةَ هَذَا وَ
 اللَّهُ ذَنْبٌ - لَا يَعْلَمُ رَجُلٌ فِي الدُّنْيَا أَيْنَ يَمُوتُ هُوَ؟
 أَنْتِ تَبْنِينَ الْبَيْتَ وَلَا تَعْلَمِينَ أَيْنَ تَمُوتِينَ - هُوَ
 يَكْسِبُ إِثْمًا وَلَا يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ - أَنَا كَتَبْتُ الدَّرْسَ
 وَأَنْتَ تَقْرَأُهُ - أَنْتَ لَا تَنْظُرُ إِلَى حَسَنَتِي بَلْ تَنْظُرُ
 إِلَى سَيِّئَتِي - لِمَ تَفْعَلُ هَذَا؟
 الْيَوْمَ يَطُولُ وَيَقْصُرُ وَكَذَلِكَ اللَّيْلَةُ تَطُولُ وَ
 تَقْصُرُ - طَالَ دَرْسِي فَتَرَكْتُهُ وَقُلْتُ لِلْأُسْتَاذِ أَقْرَأْهُ
 بَعْدُ - طَالَ لَيْلِي وَقْصَرَ يَوْمِي - سَقَطَتِ التَّلْمِيذَةُ فَذَلَّتْ
 كَيْفَ يَفُوزُ ابْنُكَ؟ هُوَ لَا يَسْعَى فِي بَيْتِهِ وَلَا يَحْضُرُ فِي
 الصَّفِّ وَلَا يَقْرَأُ دَرْسَ الْكِتَابِ وَلَا يَكْتُبُهُ - هُوَ
 مَائِلٌ إِلَى الْخَيْرِ - تَمِيلُ نَفْسِي إِلَى اللَّهِ وَهَلْ يَمِيلُ قَلْبُكَ

إِلَيْهِ؟ أَنَا أَرْجُو مِنَ اللَّهِ وَكَيْفَ لَا يَرْجُو مِنْهُ إِلَّا نَسَانٌ
 وَهُوَ خَلَقَهُ وَهَدَاهُ - كَبْرَ إِثْمِهِ وَهُوَ سَاهٍ، لَا يَخْشَى
 عَذَابَ اللَّهِ وَلَا يَتُوبُ إِلَيْهِ - قَصْرَ زَيْدٍ فَهُوَ قَصِيرٌ
 وَطَالَتْ أَمْرَاتُهُ فَهِيَ طَوِيلَةٌ - يَا اللَّهُ أَنَا تَائِبَةٌ إِلَيْكَ -
 الْقَمَرُ يَتَلَوُّ الشَّمْسَ وَالشَّمْسُ تَتَلَوُّ الْقَمَرَ - الشَّمْسُ
 تَأْتِيهِ وَالْقَمَرُ تَأْتِي - الْكِتَابُ مَثَلٌ قَدْ تَلَوْتُهُ فِي
 الْمَدْرَسَةِ - أَنْتَ نَصَرْتَ الضَّعِيفَ يَا اللَّهُ يَنْصُرُكَ - زَادَنِي
 اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ - الرَّجُلُ قَوِيٌّ وَالْمَرْأَةُ ضَعِيفَةٌ - بَيْتِي
 كَبِيرٌ وَمَالِي قَلِيلٌ وَأَنَا عَزِيزٌ - مَالُهُ كَثِيرٌ وَبَيْتُهُ
 عَظِيمٌ وَهُوَ ذَلِيلٌ - تَكُونُ مَعِيَ فَيَقْصُرُ يَوْمِي وَتَغِيبُ
 عَنِّي فَتَطُولُ لَيْلَتِي - أَنَا لَا أَعْفُو عَنْكَ فَذُنُوبُكَ عَظِيمَةٌ
 مَا لَكَ كَثِيرٌ وَقَلْبُكَ صَغِيرٌ - اللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ رَبِّي عَزِيزٌ
 عَظِيمٌ - الْقَوِيُّ عِنْدِي ضَعِيفٌ وَالضَّعِيفُ عِنْدِي قَوِيٌّ -
 الذَّنْبُ كَبِيرٌ وَالسَّيِّئَةُ كَبِيرَةٌ - الشَّرُّ كَثِيرٌ وَالخَيْرُ
 قَلِيلٌ - هُوَ قَصِيرٌ لَا يَطُولُ - تَطُولُ صَلَاتِي فِي اللَّيْلِ -
 اللَّهُ قَرِيبٌ مِنْكَ - أَنَا بَعِيدٌ عَنِ الشَّرِّ قَرِيبٌ مِنَ الْخَيْرِ -
 الطَّوِيلُ خَيْرٌ مِنَ الْقَصِيرِ - الْقَوِيُّ خَيْرٌ مِنَ الضَّعِيفِ -

وَجْهَهُ حَسِينٌ. صُورَةٌ الْجَمَارِ قَبِيحَةٌ. قَلْبُ امْرَأَةٍ لَيِّنٌ.
 هُوَ لَا يَكْسِبُ وَلَا يَسْعَى فِي الْأَرْضِ بَلْ يَجْلِسُ فِي بَيْتِهِ
 لِذَلِكَ هُوَ ذَلِيلٌ. أَتَنَهَانِي عَنِ السَّيِّئَةِ وَلَا تَنْهَى نَفْسَكَ
 عَنْهَا وَتَأْمُرُنِي بِالْخَيْرِ وَلَا تَأْمُرُ نَفْسَكَ بِهِ؟ أَتَلْبَسِينَ
 الْحَرِيرَ وَتَكْسِيَنِي ثَوْبَ الْقُطْنِ؟ تَطْيِبُ نَفْسِي بِوَلَدِي.
 هُوَ يَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ. لَا يَبْقَى فِي الدُّنْيَا شَيْءٌ.
 يَبْقَى اللَّهُ وَيُقْنَى الْمَالُ وَالْوَلَدُ. الْعَالِمُ فِي الدُّنْيَا كَالشَّمْسِ
 فِي النَّهَارِ أَوْ كَالْبَدْرِ فِي لَيْلَةٍ. أَنْتَ تَبْقَى فِي الدُّنْيَا إِلَى
 زَمَنْ يَعْلَمُهُ اللَّهُ ثُمَّ تَرْجِعُ إِلَى رَبِّكَ وَهُوَ يَسْأَلُكَ
 عَنْ نَفْسِكَ وَعَنْ مَالِكَ وَوَلَدِكَ؟ فَمَا أَنْتَ قَائِلٌ
 عِنْدَ اللَّهِ؟ أَنَا أَخْشَى اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ وَأَرْجُو مِنْهُ
 خَيْرًا. تَقْنَى السَّمَاءُ وَلَا تَبْقَى الْأَرْضُ وَيَبْقَى وَجْهُ
 رَبِّكَ.

كَيْفَ يَزِيدُ اللَّهُ مَالَكَ وَأَنْتَ لَا تَكْسِبُهُ؟ كَيْفَ
 تَفُوزُ وَأَنْتَ تَلْعَبُ؟ كَيْفَ تَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ
 وَقَلْبُكَ فِي الدُّنْيَا؟ مَالِكَ لَا تَسْمَعُ الْخَبَرَ؟ مَالِكَ لَا
 تَمْشِيْنَ مَعِيَ؟ مَالِكَ لَا تَأْكُلُ الطَّعَامَ؟ أَنَا مَرِيضٌ قَدْ

نہانی اللہ کتور عن الطعام . قل الماء في بومباي .
 كبرت بنت زريد وصغر ابنه . الله يراك وانت في
 المسجد ولا تغيب عنه وانت في حجرة بيتك . هو
 يسغي ولا يرى اليوم والليلة . ألا تاكل الطعام معي ؟
 بلى آكل . أنا أصوم وأترك طعامي وماءي لله .
 ألا تنهي ابنك هو يضر بني في المدرسة ويأخذ كتابي
 فيرميه ويكسر دواتي . الخبر طويل أنا لا أسمع
 كتابك طويل لذك ما قرأتة .

المسجد مبنی والمدرسة مبنية . هو مدعو إلى
 الله ورسوله . الخيانة منهية عنها والأمانة مأمورة
 بها . قال الأستاذ " أنت مرجو في الصف يا أحمد
 الله لا ينظر إلى صورتك ولا إلى ثوبك بل ينظر إلى
 قلبك . هل الهواء مرئي ؟ هداي الله فهو هادي
 وأنا مهدي . الله يراني ولا أراه . أراك تميل إلى
 الشر وترغب عن الخير . لم لا تتوب إلى الله ؟ ألا
 ينهي أبوك أخاك عن الشر ؟ أتأمرين بنتك بالخير
 وتنسين نفسك ؟ لم ضعفت أيها الأخت ؟ كنت

مَرِضْتُ فَضَعُفْتُ . تَعَصَى اللَّهُ وَتَقُولُ " أَنَا أُدْخِلُ
 الْجَنَّةَ " مِنْ أَيْنَ يَكُونُ هَذَا ؟ هَلِ الْجَنَّةُ بَيْتُ أَبِيكَ ؟ مَنْ
 ذَلِكَ وَمَنْ عَزَّ ؟ ذَلِكَ عَابِدُ الدُّنْيَا وَعَزَّ عَابِدُ اللَّهِ . الْكَاذِبُ
 لَا يَصُومُ بَلْ يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَمَاءَهُ . الرَّسُولُ كَالْإِنْسَانِ
 يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي السُّوقِ .

تمرین ۱ مندرجہ ذیل افعال سے اسم فعیل کی دونوں شکلیں بناؤ۔
 طَالَ . مَاتَ . ضَعُفَ . حَسُنَ . كَبُرَ . قَصُرَ . ذَلَّ . عَزَّ .
 قَلَّ . غَسَلَ . صَغُرَ . عَظُمَ . عَلِمَ . أَكَلَ . رَجَعَ . قَتَلَ .
 عَمَّ . أَمَرَ . حَفِظَ . قَبِحَ . قَرُبَ . بَعُدَ . أَخَذَ . لَانَ . طَابَ .
 مَرِضَ . قَوِيَ .

تمرین ۲ آج کے سبق میں جس قدر ماضی کی شکلیں ہیں ان سے
 فعل مضارع کی پانچوں شکلیں مع معنی لکھئے ، مکرر حروف والے
 مادوں سے صرف ماضی کی پانچوں شکلیں مع معنی لکھئے ۔

تمرین ۳ اب تک پڑھے ہوئے ان تمام افعال سے فعل مضارع
 کی پانچوں شکلیں مع معنی لکھئے جن میں "ل" کی جگہ حرف علت ہے
 نیز ان میں سے متعدی افعال سے اسم مفعول کی دونوں شکلیں مع

معنی لکھئے۔

تمرین ۴۔ ذیل کے جملوں میں جہاں اسم کو زیر، زبر یا پیش ہے اس کی وجہ بتاؤ:-

۱۔ ذَهَبَ زَيْدٌ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ - ۲۔ يَرَى زَيْدٌ أَسَدًا
۳۔ السَّيِّئَةُ ذَنْبٌ وَعَذَابُهُ عِنْدَ اللَّهِ نَارٌ - ۴۔ فَرَثَ امْرَأَةٌ
زَيْدٍ مَعَ رَجُلٍ - ۵۔ يَبْنِي صَارِحٌ بَيْتًا لَوَلَدِهِ وَقَدْ بَنَيْتُ
مَسْجِدًا لِلَّهِ مِنْ قَبْلُ -

تمرین ۵۔ اعراب (زیر، زبر پیش) لگاؤ:-

أَدْعُو رَبِّي وَأَرْجُو مِنْهُ خَيْرًا. أَتَخَشَّيْنَ الرَّجُلَ وَلَا
تَخَشَّيْنَ اللَّهَ. كَيْفَ تَرَى الْهَوَاءَ وَهَلْ هُوَ مَرِيٌّ. قُلْتُ
فِي نَفْسِي "أَنَا جَاهِلٌ، وَاللَّهُ عَلِيمٌ، أَنَا ضَعِيفٌ وَاللَّهُ قَوِيٌّ"
هُوَ يَعْلَمُ وَأَنَا لَا أَعْلَمُ. أَنَا أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَهِيَ تَعْصِي رَبِّهَا وَلَا
تَنْهَى نَفْسَهَا عَنِ الشَّرِّ. أَنَا أَخْشَى النَّارَ وَأَرْغَبُ فِي الْجَنَّةِ
مَرِيضٌ أَبُوهَا فَهُوَ لَا يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَلَا يَشْرِبُ الْمَاءَ بَلْ
يَشْرِبُ اللَّبَنَ. بَيْتُهُ صَغِيرٌ وَمَالُهُ قَلِيلٌ، إِلَّا تَرَى
إِلَى وَجْهِهِ؟

تمرین ۶۔ جملے درست کرو:- تَكْسِبُ زَيْدًا مَالًا

ثُمَّ يَا كُفَّهَا . أَنَا لَا تَسْعِينَ لِلدُّنْيَا بَلْ أُسْعَى لِلْجَنَّةِ تَنْظُرُ
 الْإِنْسَانَ إِلَى خَلْفِهِ وَلَا تَنْظُرُ أَمَامَهَا . لِمَ لَا تَكْثُرُ خَيْرَكَ
 مِنْ شَرِّكَ ؟ يَا زَيْدُ : لِمَ لَا يَدْعُو رَبِّكَ وَأَنْتَ مَرِيضَةٌ
 تمرین ۷ خالی جگہوں کو پُر کرو :- (۱) مَنْ بَنَى السَّمَاءَ وَ...
 ... (۲) هُوَ يَصِيدُ ... وَيَبِيحُهَا فِي ... (۳) أ...
 تَقْرَيْنَ ... وَتَفْهَمِينَ ... (۴) أَنَا لَا ... إِلَى ...

(۵) يَخْلُو الزَّمَانَ وَأَنْتَ لَا ... عِنْدِي (۶) اللَّهُ ... إِلَى الْخَيْرِ
 (۷) الشَّيْطَانُ يَدْعُو إِلَى ... (۸) أَنْتَ ... وَأَنَا طَوِيلَةٌ (۹) عَذَابُ
 الدُّنْيَا ... مِنَ ... النَّارِ (۱۰) هُوَ ... اللَّهُ وَيَعْصِي ... أَرْجُو ... اللَّهُ ...

تمرین ۸ عربی بناؤ :- تو اللہ کو کیسے پکارتا ہے اور وہ کیوں نہیں سنتا
 تو مجھے کیوں بھولجاتا ہے اور اپنے نفس کو نہیں بھولتا ہے ؟ تو بازار میں لھانا کھاتا ہے اور
 گھر میں نہیں کھاتا ، تو یہ کیوں کرتا ہے ؟ میرا گناہ چھوٹا ہے اور تیرا گناہ بڑا ہے اور اللہ مجھے
 اور تجھے معاف کر دے گا . زید کی بیٹی کا گھر لمبا ہے اور میرے گھر سے دور ہے . شرابی رہیگا اور دنیا
 ہو جائیگی . وہ اپنی دکان کھولتا ہے ، پھر اس میں بیٹھتا ہے اور مال بیچتا ہے اسلئے وہ مال کمائیگا اور اسے
 اس کا نام شہر میں پھیلا . کیا آپ اپنی ماں کے گھرات گذارنیگی اور میرے باپ کے گھر نہیں جائیگی ؟ آپ روٹی کا
 پٹر کیوں ہنتی ہیں اور اپنی بیٹی کو ریشم کا کپڑا کیوں پہناتی ہیں ؟ کوئی چیز باقی نہیں رہیگی . ہاں ایک چیز
 باقی رہیگی اور وہ اللہ ہے ، وہ میرا اور دنیا کا رب ہے ، آسمان اور زمین کا رب ہے ۔

اکھار ہواں سبق

هٰنَا، هٰهٰنَا (۱) هٰنَالِكَ، ثُمَّ (۲) ضَرَّ (۳) مَنَ (۴) دَرِي (۵)
 رِقِي (۶) شَاكَّ (۷) ظَلَمَ (۸) رَحِمَ (۹) يَدُ (۱۰) عَيْنُ (۱۱) اُذُنُ (۱۲)
 اَمْرُ (۱۳) دَوَاءُ (۱۴) مَرَضُ، دَاعُ (۱۵) نَفَعَ (۱۶) اِيَّاهُ (۱۷) اِيَّاهَا (۱۸)
 اِيَّاكَ (۱۹) اِيَّاكَ (۲۰) اِيَّايَ (۲۱) مَوْتُ (۲۲)

جن مادوں میں ایک قسم کے دو حرف
 مکرر آتے ہیں ان سے فعل مضارع

مکرر حرف والے مادوں کا
 مضارع

کی شکلیں بنانے میں بھی وہی ماضی کا قاعدہ کام آتا ہے۔ یعنی جب
 دونوں مکرر حروف متحرک ہوں تو ان کو تشدید کے ذریعہ ملا دیا جائیگا
 ورنہ الگ الگ باقی رکھا جائے گا، ایسے مادوں کا فعل مضارع "ع"
 اور "ل" کی جگہ ایک تشدید لگے ہوئے حرف کی وجہ سے بظاہر تین
 حرفوں کا نظر آئے گا اس لئے ایسے مضارع کی "ع" کی حرکت "ف"
 پر ظاہر کی جاتی ہے۔ دیکھئے "مَرَّ" میں "ف" کی جگہ "م" ہے "ع" اور
 "ل" کی جگہ "ر" ہے۔ اگر اس کے مضارع میں تشدید کے ذریعہ دونوں
 آخری حرفوں کو ایک نہ کیا جاتا تو اس کے مضارع کی "ع" پر پیش
 کی شکل پیدر ہوتی، لیکن آخر کے مکرر حروف چونکہ متحرک ہیں لہذا

ان کو تشدید کے ذریعہ ایک کر دیا جائے گا۔ اب یہ مشکل آن پڑی کہ
 "ع" کا پیش کس طرح ظاہر ہو سو اس کے لئے "ف" کو منتخب کیا گیا
 چنانچہ "یَمْرُرُ" "یَمْرُرُ" ہو گیا۔ اگر ایسے مادہ کے مضارع کی "ع" کو
 زبر یا زیر دینا ہو تو وہ بھی "ف" پر ہی دیا جائے گا مثلاً فَرَّ -
 (یَفِرُّ)۔ ذیل میں آپ کے پڑھے ہوئے مکرر حروف، والے مادوں کے
 مضارع کی "ع" کی حرکت بتائی گئی ہے :- مَمْرُرٌ ، عَمَمٌ ، رَدَدٌ ،
 فَرَّ ، عَمَّ ، مَسَّ ، ذَلَّ ، عَزَّ ، قَلَّ ۔ مضارع کی "ع"
 کو پیش اور اس کی پانچوں شکلیں :-

مَمْرُرٌ سے (۱) یَمْرُرُ : وہ گذرتا ہے گذرے گا۔ (۲) تَمْرُرُ : وہ گذرتی
 ہے گذرے گی۔ (۳) تَمْرُرُ : تو گذرتا ہے گذرے گا۔ (۴) تَمْرُرِينَ : تو گذرتی
 ہے گذرے گی۔ (۵) اَمْرُرُ : میں گذرتا ہوں گذروں گا، گذرتی ہوں گذرنگی
 مضارع کی "ع" کو زیر اور اس کی پانچوں شکلیں :-

فَرَّ سے (۱) یَفِرُّ : وہ بھاگتا ہے بھاگے گا۔ (۲) تَفِرُّ : وہ بھاگتی
 ہے بھاگے گی۔ (۳) تَفِرُّ : تو بھاگتا ہے بھاگے گا۔ (۴) تَفِرِّينَ : تو بھاگتی
 ہے بھاگے گی۔ (۵) اَفِرُّ : میں بھاگتا ہوں بھاگوں گا، بھاگتی ہوں بھاگونگی
 مضارع کی "ع" کو زبر اور اس کی پانچوں شکلیں :-

مَسَّ سے (۱) یَمْسُ : وہ چھوتا ہے چھوئے گا۔ (۲) تَمْسُ :

وہ چھوٹی ہے چھوٹے کی (۳) تَمَسُّ : تو چھوتا ہے چھوٹے کا (۴) تَمَسِّينَ
تو چھوٹی ہے چھوٹے کی (۵) اَمَسُّ : میں چھوتا ہوں چھوٹوں کا ، میں چھوٹی
ہوں چھوٹوں کی ۔

مکرر حروف والے مادوں کا اسم مفعول پورے وزن پر	مکرر حروف والے مادوں کا
اسم مفعول	اسم مفعول

بتا ہے . مثلاً مَرْدُودٌ ، مَمْسُوسٌ وغیرہ

ضمیریں | آج کے سبق میں ۷ سے ۱۲ تک ایسی ضمیریں ہیں جو
"مفعول بہ" کی جگہ آتی ہیں . ان میں ایک خصوصیت تو یہ ہے
کہ "مفعول بہ" ہوتے ہوئے یہ فعل سے پہلے آسکتی ہیں . دوسری
یہ کہ معنوں میں تاکید اور زور پیدا کرتی ہیں مثلاً اِيَّاكَ اُعْبُدْ (میں صرف
تیری عبادت کرتا ہوں) اِيَّاكَ "مفعول بہ" ہے جو "اُعْبُدْ" فعل سے
پہلے آیا ، تقریباً یہی معنی "اُعْبُدْكَ" کے ہیں لیکن "اِيَّاكَ" سے پہلے
جملے میں جو زور پیدا ہوا وہ اُعْبُدْكَ میں نہیں ہے ۔ ضمیروں کے سلسلہ
میں ایک بات خوب سمجھ لیں کہ جو ضمیر (ہ ، ہا ، ہا ، لَ ، لَ ، ی) فعل
کے بعد اس سے مل کر آئے وہ ضمیر "مفعول بہ" ہوگی اور اس سے
پہلے آنے والا فعل متعدی ہوگا مثلاً ضَرَبْتُهُ - رَأَيْتُكَ - نَسِيتُنِي وغیرہ
اسی طرح جب کوئی ضمیر (ہ ، ہا ، لَ ، لَ ، ی) اسم سے بالکل ملتی ہوگی
آئے تو وہ ضمیر مضاف الیہ ہوگی اور اس سے پہلے کا اسم مضاف ہوگا

مثلاً، عَبْدُهُ . إِسْمُكَ . بَيْتِي وغیرہ -

توصیف کسی اسم کی حالت ، کیفیت ، خصوصیت اور مقدار بتانا "توصیف" کہلاتا ہے۔ کسی اسم کو پہچننا اس کی تعریف کرنا ، خوبی یا بدی بیان کرنا ، اس کے متعلق ایسی معلومات دینا جس سے مخاطب کے ذہن میں اس چیز کی صحیح صورت آجائے اور اس کا ٹھیک ٹھیک اندازہ لگ جائے "توصیف" کہلاتا ہے ، "توصیف" کو وصف یا صفت بھی کہتے ہیں -

مرکب توصیفی مرکب اصنافی کی طرح مرکب توصیفی بھی دو یا دو ناموں سے زیادہ کا ایسا مجموعہ ہوتا ہے جو پورا جملہ نہیں بلکہ ایک نام بتاتا ہے اور اسم کی طرح کبھی مبتدا کبھی خبر ، کبھی فاعل یا مفعول بہ اور کبھی مجرور وغیرہ ہوتا ہے۔ مرکب توصیفی میں ایک نام دوسرے نام کی حالت ، خصوصیت ، کیفیت اور مقدار بتاتا ہے ، ایک نام دوسرے نام کی صفت بتاتا ہے جس کی وجہ سے دوسرے نام کو پہچاننے میں مدد ملتی ہے۔

مرکب توصیفی میں دو جزء ہوتے ہیں پہلا جزء "موصوف" اور دوسرا جزء "صفت" کہلاتا ہے ، "موصوف" وہ نام ہوتا ہے جس کو پہچنوانے کے لئے ہم اس کی کوئی حالت ، خصوصیت ، کیفیت یا مقدار بیان کریں ، جس نام سے "موصوف" کو پہچنائیں یا جس نام سے "موصوف"

کی حالت، کیفیت، وصف، خصوصیت اور مقدار بتائیں وہ "صفت" کہلائے گا۔

عربی میں مرکب تو صیغی بنانے کا قاعدہ

عربی میں موصوف (وہ نام جس کی صفت بیان کی جائے) پہلے آتا ہے اور پھر اسکی صفت آتی ہے۔ صفت ہمیشہ موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ یعنی اگر موصوف معرفہ ہو تو صفت بھی معرفہ، موصوف نکرہ ہو تو صفت بھی نکرہ، موصوف مذکر ہو تو صفت بھی مذکر، موصوف مونث ہو تو صفت بھی مونث ہوگی، موصوف پر زبر ہو تو صفت پر زبر، موصوف پر زبر ہو تو صفت پر زبر اور موصوف پر پیش ہو تو صفت پر پیش ہوگا۔

مرکب تو صیغی کی مثالیں :-

موصوف معرفہ مذکر اور اس پر پیش ہے	جاننے والا خدا - اللہ العالم
لہذا صفت بھی اسکے مطابق ہے۔	سچا رسول - الرَّسُولُ الصَّادِقُ
موصوف معرفہ مونث اور اس پر پیش ہے	لمبی عورت - الْمَرْأَةُ الطَّوِيلَةُ
لہذا صفت بھی اسکے مطابق ہے	بڑی میز - الطَّائِلَةُ الْكَبِيرَةُ
موصوف نکرہ ہے لہذا صفت بھی نکرہ ہے۔	کوئی چھوٹا لڑکا - وَكَدَّ صَغِيرًا
	کوئی ظالم عورت إِسْرَاءُ ظَالِمَةٌ
موصوف معرفہ ہے اسلئے صفت کوال کے ذریعہ معرفہ بنایا گیا	عزت والا زید - زَيْدٌ الْعَزِيزُ
	ملامت کی ہوئی مریم - مَرْيَمُ الْمَلُومَةُ

ایک معبود سے۔ مِنْ إِلَهٍ وَاحِدٍ } موصوف سے پہلے زیر دینے والے حرف
 کسی لمبے ہاتھ میں۔ فِي يَدٍ طَوِيلَةٍ } ہیں موصوف کو زیر ہی لہذا صفت کو بھی زیر ہے
 کسی سننے والے کان۔ بِأُذُنٍ سَامِعَةٍ

رِزْقٍ دِينَ وَالْخُدَا كِي يَاسِ. عِنْدَ اللَّهِ الرَّازِقِ } موصوف سے پہلے اضافی نام ہے۔

میں نے کسی کھیلنے والے لڑکے کو مارا۔ } موصوف مفعول بہ ہے۔
 ضَرَبْتُ وَكِدًّا لَاعِبًا - اس لئے اس پر زبر ہے

میں نے چھوٹی کتاب پر پھی } اور صفت اس کے
 قَرَأْتُ الْكِتَابَ الصَّغِيرَ } مطابق ہے۔

کبھی ایک موصوف کی کئی صفتیں ہوتی ہیں، اس صورت میں
 کئی وہ تمام صفتیں موصوف کے مطابق رہیں گی مثالیں :-

ایک جاننے والا سُنَّے والا رَحْمَ كَمَنْے } اللَّهُ الْوَاحِدُ الْعَالِمُ السَّمِيعُ
 والا خدا۔ } الرَّحِيمُ

جھوٹی ظالم ملامت کی ہوئی عورت۔ } الْمَرَاةُ الْكَاذِبَةُ الظَّالِمَةُ
 الْمَلُومَةُ -

لمبا سننے والا کان۔ } الْأُذُنُ الطَّوِيلَةُ السَّامِعَةُ

میں اللہ جاننے والے سُنَّے والے کی پناہ میں آتا ہوں۔ } أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ

میں نے کسی ہدایت دینے والی بڑی [قَرَأْتُ كِتَابًا كَبِيرًا
کتاب کو پڑھا۔] هَادِيًا

(نوٹ) بدن کے وہ اعضا جو دو دو ہیں عربی میں مونث ہوتے ہیں۔
مثلاً أُذُنٌ، عَيْنٌ، يَدٌ وغیرہ۔

پہلے کسی سبق میں ہم آخر میں حرف علت
اور آخر میں حرف علت اور
اس کا اسم فاعل

یہاں ہم صرف یہ بتائینگے کہ ایسے مادوں کے نکرہ اسم فاعل پر پیش یا زیر ہو
تو آخری حرف علت اڑا کر بچنے والے آخری حرف پر دو زیر ہو جاتے ہیں لیکن
جب اس پر زیر ہو تو آخری حرف علت "ی" بن کر ظاہر ہو جاتا ہے اور
الف بڑھا کر دو زیر دیدیے جاتے ہیں مثلاً: ذَاعِيًا، يَآكِيًا، رَأَيْتُ مَاءً جَارِيًا، لیکن جب
اسم فاعل کو پیش یا زیر ہو تو "ی" اڑا کر دو زیر کر دیے جائینگے مثلاً هُوَ يَآكِيٌ، مَاءٌ جَارِيٌ
اسم مفعول اور متعدی بالواسطہ فعل | اسم مفعول ہمیشہ متعدی فعل سے بنتا ہے

لازم فعل سے اسم مفعول نہیں بنتا، ہاں جو فعل کسی حرف جر کے واسطہ سے متعدی
بنتا ہے اسکا اسم مفعول اسی حرف جر کے واسطہ سے بنایا جاسکتا ہے مثلاً "فَرِحَ"
کے بعد "ب" یا غَضِبَ کے بعد "عَلَى" آنے سے یہ دونوں فعل متعدی بن جاتے ہیں
اسلئے ان فعلوں کا اسم مفعول بھی انہی حروف کے ذریعہ آئیگا مثلاً مَفْرُوحٌ بِهٖ اَوْ
مَغْضُوبٌ عَلَيْهِ۔

هَذِهِ سَفِينَةٌ جَارِيَةٌ . هَذَا مَاءٌ جَارٍ فَهُوَ ظَاهِرٌ .
 يَكْسِبُ الْكَاذِبُ إِثْمًا عَظِيمًا . الرَّجُلُ الْعَالِمُ خَيْرٌ مِنَ الرَّجُلِ
 الْجَاهِلِ . لِلْحِمَارِ وَجْهٌ قَبِيحٌ . لِلبَيْتِ عَيْنٌ كَبِيرَةٌ . هَذَا
 طَعَامٌ مَرْغُوبٌ فِيهِ . لِلْكَافِرِ عَذَابٌ عَظِيمٌ . لِأَبِي دَاوُدَ كَانَ
 كَبِيرٌ فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ . لِي أُمُّ رَحْمَةٍ وَأَبٌ ظَالِمٌ .
 اللَّهُ الْعَظِيمُ مَعْنَى عَلِيٍّ وَيُرْفَعُنِي . لَا يَمْسُكَ فِي الْجَنَّةِ شَيْءٌ
 ضَارٌّ . قَرَأْتُ خَبْرًا عَظِيمًا . هَذَا أَمْرٌ عَظِيمٌ . هَذَا تَأْيِيدٌ
 لِأَعْيُنِ نَاسٍ إِيَّاهُ ضَرَبَ الْأُسْتَاذُ . الْمَوْتُ خَيْرٌ لِرَجُلٍ ظَالِمٍ
 جَاهِلٍ . رَأَيْتُ طَيَّارَةً سَاقِطَةً . صَدَّتْ سَمَكَةٌ عَظِيمَةٌ .
 أَنَا عَبْدٌ ضَعِيفٌ . أَنْتِ تَأْكُلِينَ خُبْزًا بَابِتًا . أَنَا عَبْدٌ
 اللَّهُ الْآمِرُ النَّاهِي الْخَالِقُ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ .
 يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ الْجَاهِلُ لِمَ تَفْرَحُ بِالْمَالِ الْكَثِيرِ ؟
 مَا لَكَ ذَاهِبٌ . كَيْفَ يَهْدِيكَ اللَّهُ يَا ظَالِمٌ ؟ أَنْتَ تَكْسِبُ
 إِثْمًا عَلَى لَأِئِمٍّ وَلَا تَتُوبُ إِلَى اللَّهِ . هُوَ يَكْسِبُ مَالًا كَثِيرًا
 مَعَهُ قَبِيحَةٌ مَعَ سَيْرَةٍ حَسَنَةٍ خَيْرٌ مِنْ صُورَةٍ حَسَنَةٍ
 مَعَ سَيْرَةٍ قَبِيحَةٍ . بَيْنَ الْعَرَبِ وَالْهِنْدِ بَحْرٌ كَبِيرٌ عَظِيمٌ
 تَجْرِي فِيهِ سَفِينَةٌ كَبِيرَةٌ . اسْمُهُ بَحْرُ الْعَرَبِ . تَحْمِيصُ

طَوِيلٌ خَيْرٌ مِنْ قَمِيصٍ قَصِيرٍ. أَقْرَأُ دُرًّا سَا طَوِيلًا ثُمَّ أَنْسَاهُ.
 لَا أَرَى سُوْقًا كَبِيرَةً فِي بَلَدِكَ. لِي نَفْسٌ لِأُمَّةٍ عَلَى الْحَيَانَةِ.
 لَزَيْدِ بْنِ عَاقٍ لَا يَسْمَعُ أَمْرَهُ. صِحَّةٌ طَيِّبَةٌ مَعَ مَالٍ قَلِيلٍ
 خَيْرٌ مِنْ صِحَّةٍ مُنْحَرَفَةٍ مَعَ مَالٍ كَثِيرٍ. لِحَامِدٍ أَخٌ كَبِيرٌ
 وَأَخْتُ صَغِيرَةٌ وَأُمٌّ رَحِيمَةٌ. هُوَ يَرَى الشَّيْءَ الْحَاضِرَ
 فَيَأْخُذُهُ وَيَقُولُ الشَّيْءَ الْحَاضِرَ الْقَلِيلُ خَيْرٌ مِنَ الشَّيْءِ

الغائب الكثير.

أَنَا رَجُلٌ نَاسٍ لَدَيْكَ أَعْفُو عَنْكَ. هَذَا أَطْعَامٌ
 ضَارٌّ لَدَيْكَ تَرَكْتَهُ. هِيَ الدُّكْتُورُ الْمَرِيضَ الضَّعِيفَ
 عَنِ الْخُبْرِ الْبَائِتِ. لَهُ يَدٌ طَوِيلَةٌ وَأُذُنٌ صَغِيرَةٌ.
 الرَّجُلُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ مِنَ الرَّجُلِ الضَّعِيفِ. مَاتَتِ الْمَرْأَةُ
 وَتَرَكَتْ بِنْتًا صَغِيرَةً مَرْحُومَةً هِيَ لَا تَدْرِي كَيْفَ
 تَبْكِي عَلَى أُمِّهَا. هَذَا اقْطَارٌ طَوِيلٌ جَاءَ مِنْ دِهْلِي
 وَيَذْهَبُ إِلَى بومباي. هُوَ مَرِيضٌ لَدَيْكَ يَشْرَبُ مَاءً
 كَثِيرًا. هُوَ يَأْكُلُ طَعَامًا قَلِيلًا لَدَيْكَ صِحَّةٌ حَسَنَةٌ.
 إِسْمٌ صَغِيرٌ خَيْرٌ مِنْ إِسْمٍ طَوِيلٍ. لَهُ إِسْمٌ عَامٌّ فِي بومباي
 لِلْحِمَارِ أُذُنٌ طَوِيلَةٌ وَعَيْنٌ كَبِيرَةٌ. الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ

لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَوِيِّ .

اللَّهُ لَا يَظْلِمُ عَلَى الْإِنْسَانِ بَلِ الْإِنْسَانُ يَظْلِمُ عَلَى نَفْسِهِ .
هُوَ لَا يَنْفَعُكَ بَلْ يَضُرُّكَ . أَتَذْهَبُ إِلَى السُّوقِ وَتَتْرُكُنِي
هَهُنَا ؟ ذَهَبْتَ مِنْ هُنَا إِلَى هُنَا لِكَ لَكَ عَيْنٌ لَا تَنْظُرُ وَ
أُذُنٌ لَا تَسْمَعُ . أَتَذَرِينِ مَنْ أَبُوكِ ؟ نَعَمْ ، وَكَيْفَ لَا
أَذَرِي أَبِي ، وَمَنْ لَا يَذَرِي أَبَاهُ ؟ هُوَ لَا يَظْلِمُ الضَّعِيفَ .
يَرْحَمُكَ اللَّهُ . يَا اللَّهُ : إِيَّاكَ أَعْبُدُ وَإِيَّاكَ أَدْعُو . إِيَّاكَ
أَدْعُو وَأَنْتِ لَا تَسْمَعِينَ . أَنْتِ لَا تَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ فَكَيْفَ
تَبْرُقِي فِي السَّمَاءِ ؟ هَوَاءٌ بَلَدِي طَيِّبٌ وَمَاؤُهُ كَذَلِكَ طَيِّبٌ .
إِلَهُ الْكَافِرِ لَا يَضُرُّ وَلَا يَنْفَعُ . لَا يَكْذِبُ رَسُولُ اللَّهِ .
هَذَا ثَوْبٌ حَسَنٌ . لَا أُخِيطُ قَمِيصَكَ . أَلَدُنْيَا فَانِيَةٌ وَ
مَا لَهَا ذَا أَهْبُ لِكَ لَا يَمِيدُ قَلْبِي إِلَيْهَا وَلَا إِلَى مَا لِيهَا .
الْكُرَّةُ تَطِيرُ فِي الْمَوَاءِ إِلَى زَمَانٍ قَلِيلٍ ثُمَّ تَسْقُطُ عَلَى الْأَرْضِ
تَعْصِي اللَّهَ وَتَقُولُ " أَنَا أَعْبُدُهُ وَلَا أُعْصِيهِ " .
أَنَا أَرُدُّ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ . لَا أَشْكُ فِي كِتَابِ
اللَّهِ . الشَّاكُّ فِي كِتَابِ اللَّهِ كَافِرٌ . بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَمْرٌ
لَا يَعْلَمُهُ رَجُلٌ فِي الدُّنْيَا . لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِ اللَّهِ شَيْءٌ فِي

الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ . أَنَا لَا أَفِرُّ مِنَ الْمَوْتِ . يَفِرُّ الظَّالِمُ
 مِنَ الْمَوْتِ . أَنَا وَاقِفٌ أَمَامَ بَيْتِكَ . هَهُنَا رَأَيْتُ أَبَاكَ .
 أَنَا لَا أَخْشَى مِنَ الْمَوْتِ . هُنَالِكَ دَعَا نَزَرَ كَرِيًّا رَبَّهُ . يَدُ اللَّهِ
 فَوْقَ الْمَظْلُومِ . يَدِي فِي يَدِكَ . لَا أَذْرِي أَيْ شَيْءٍ قَتَلَهُ ؟
 مَا ضَرَّكَ يَا مَرِيضٌ ؟ ضَرَّنِي الدَّوَاءُ . جَاءَ الْمَوْتُ فَلَا يَنْفَعُ
 الدَّوَاءُ . مَا تَقُولُ فِي أَمْرِي ؟ أَمْرُكَ عَظِيمٌ ، لَا أَقُولُ فِيهِ
 شَيْئًا . سَأَلْتُ الدَّكْتُورَ عَنْ صِحَّةِ الْمَرِيضِ فَقَالَ "صِحَّتُهُ
 مُنْحَرِفَةٌ" كَيْفَ تَرَى صِحَّتِي ؟ صِحَّتُكَ طَيِّبَةٌ . لِي عَيْنٌ أَنَا
 أَنْظُرُ بِهَا وَ لِي يَدٌ أَنَا أَكْتُبُ بِهَا وَ لِي أُذُنٌ أَنَا أَسْمَعُ بِهَا .
 أَذْهَبُ شَمًّا . شَمٌّ خَيْرٌ .

يَذِلُّ عَبْدُ الدُّنْيَا وَيَعِزُّ عَبْدُ اللَّهِ . الشَّيْطَانُ يَعْصِي
 اللَّهَ وَيَأْمُرُكَ بِالسَّيِّئَةِ . خَلَقَ اللَّهُ لِلْمَرَضِ دَوَاءً . قَدْ
 مَنَنْتُ عَلَيْكَ وَعَفَوْتُ عَنْكَ . أَتَشْكِينُ فِي اللَّهِ وَهُوَ
 خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمَاءَ . لِمَ لَا تَمُنُّنِ عَلَيَّ ؟ يَا فَاطِمَةُ !
 أَلَا تَرْحَمِينِي ؟ يَرْحَمُ اللَّهُ عَبْدَهُ . قَتَلَ مُوسَى رَجُلًا
 عَاصِيًّا . يَلُومُ الْأُسْتَاذُ تَلْمِيذًا نَاسِيًّا .

تمرین ۱۔ اب تک جتنے مکرر حروف والے مادے پڑھے ہیں ان سے فعل مضارع کی پانچوں شکلیں مع معنی لکھئے۔

تمرین ۲۔ مرکب توصیفی اور مبتدا خبر میں جو فرق تم کو معلوم تھا ہے اسے مثالوں کے ساتھ بیان کرو۔

تمرین ۳۔ مرکب توصیفی اور مرکب اضافی میں جو فرق تمہیں نظر آتا ہو اسے مثالیں دے کر بیان کرو۔

تمرین ۴۔ ذیل کے جملوں میں سے جملہ اسمیہ، جملہ فعلیہ علیحدہ لکھ کر ان میں سے مرکب توصیفی اور مرکب اضافی کے اجزاء الگ الگ لکھو۔

- ۱۔ هَذَا رَجُلٌ ظَالِمٌ ۲۔ سَأَلْتُ اللَّهَ الْعَظِيمَ ۳۔ تَقْرَأِينَ مُحَمَّدٍ كِتَابًا صَغِيرًا ۴۔ هَذَا كِتَابُ اللَّهِ ۵۔ هُوَ لَا يَأْسَى دَرَسَهُ ۶۔ يَنْصُرُنِي اللَّهُ الْقَوِيُّ الْكَبِيرُ ۷۔ إِيَّاكَ أَعْبُدُ وَإِيَّاكَ أَخْشَى ۸۔ اللَّهُ عَلِيمٌ حَاضِرٌ نَاطِقٌ ۹۔ يَمُوتُ الرَّجُلُ الضَّعِيفُ فِي بَيْتِهِ ۱۰۔ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

تمرین ۵۔ مندرجہ ذیل جملے صحیح کرو۔

رَأَيْتُ رَجُلًا ظَالِمًا ۱۔ هُوَ ابْنُ عَاقٍ ۲۔ رَأَيْتُ قَلَمًا مَكْسُورًا فِي بَيْتِي مَجْرَةً طَوِيلًا وَطَائِلَةً ضَعِيفًا وَعَلَى طَائِلَتِي قَلَمٌ

قَصِيْرَةٌ وَدَوَاةٌ كَثِيْرٌ. لِحَلِيْلِ بِنْتِ عَالِمَةَ قَارِيٍّ. هَذَا سَبُوْرَةٌ صَغِيْرٌ
هُوَ لَا يَخْشُو مِنْ الْأَسَدُ بَلْ يَصُوْدُهُ. مَاتَ رَجُلًا ضَعِيْفٌ مَرِيْضٌ.
دُكَانَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي سُوْقٍ كَثِيْرًا. لِلْكَافِرِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ عِنْدَ اللَّهِ
تمرین ۷۔ ذیل کے جملوں پر اعراب (زبر، زیر، پیش) لگاؤ اور ان میں "مفعول بہ"
"مضامین الیہ" اور "موصوف" الگ الگ لکھو۔

اکلت امراتہ زید خبزا بائتا۔ هذه امراتہ مریضه لا
تاکل سکه۔ هو یسوق الحمار ولا یرکبه۔ اصید سکه عظیمه ولا
اکلها۔ تقتل نفسا طاهره ولا تخشی عذاب الله۔ قد قرأت القرآن
وحفظته ولا انساه۔ وصلنی کتاب صغیر من أخت صغیره۔
هو یسمع اموی ویقول انت رجل جاهل لا تعلم شیئا۔ بین
الهند والعرب بحر کبیر تجری فیہ السفینة۔
تمرین ۷۔ عربی بناؤ۔

تو وہاں گیا اور یہاں نہیں آیا۔ کیا آپ مجھ پر احسان کریں گے
اور مجھے معاف کریں گے؟ تو اپنے کان سے کیوں نہیں سنتی ہے اور اپنی آنکھ
سے کیوں نہیں دیکھتی ہے؟ میں نے اس دواء میں شک کیا اور اس لئے
اسکو نہیں چھوا۔ کیا نقصان دینے والی چیز نفع دینے والی چیز کی طرح ہے؟
دھوپ دن میں پھلتی ہے اور رات میں پسلی جاتی ہے۔ میں نے شاگرد کا

نام معلوم کر لیا ہے، دوا اللہ کے حکم سے فائدہ پہنچاتی ہے اور موت اللہ کے حکم سے آتی ہے۔ اس نے صرف تجھے کیوں مارا؟ کافر کہتا ہے "مجھے اللہ کا عذاب نہیں چھوٹے گا۔ میں اللہ کا بیٹا ہوں۔" میں نے کہا "اے کافر تو جھوٹا بولتا ہے۔" تو اپنے نفس کی عبادت کرتا ہے اس لئے یہی لہجہ تجھے فائدہ نہیں پہنچائے گی۔ اس کی موت آگئی ہے تو کوئی دوا اس کو کیسے فائدہ پہنچائے گی؟ میں باسی گوشت نہیں کھاتا ہوں۔

انبیواں سبق

إِنَّ (۱) أَنْ (۲) كَأَنَّ (۳) كَيْتَ (۴) لَكِنَّ (۵) لَعَلَّ (۶) لَ (۷) وَعَدَّ (۸) وَكَلَّ (۹) وَفَى (۱۰) يَتِمُّ (۱۱) يَتَّسُّ (۱۲) يَبْسُ (۱۳) دَعَّ (۱۴) صَلَّحَ (۱۵) فَسَدَّ (۱۶) جَسَدٌ (۱۷) مُضْغَةٌ (۱۸) بَانَ (۱۹) إِذَا (۲۰) آيَةٌ (۲۱)

مبتدا کو زبردینے والے حروف اب تک مبتدا پر ہمیشہ

پیش ہی رہتا تھا اس لئے کہ مبتدا سے پہلے کوئی اثر انداز چیز نہیں آتی تھی۔ آج کے سبق میں ا سے اب تک وہ حروف ہیں جو جملہ اسمیہ کے

شروع میں آتے ہیں اور مبتدا کے "ے" کو ختم کر کے اس پر "ے" (زبر) کر دیتے ہیں، اب تک مبتدا کے لئے پیش کی جگہ آنے والی ضمیریں (ہو، ہی، أنت، اَنْتِ، اِنَّا) آتی رہیں لیکن مبتدا پر زبر کرنے والے حروف آنے کے بعد یہ ضمیریں (هَ، هَا، كُ، كِ، اِی) سے بدل جائیں گی، مثالیں :-

زَيْدٌ عَالِمٌ . اِنَّ زَيْدًا عَالِمٌ . كَأَنَّ زَيْدًا عَالِمٌ
 اللهُ سَمِيعٌ . اِنَّ اللهَ سَمِيعٌ . اَنْتَ اللهُ سَمِيعٌ
 هُوَ فِي الْبَيْتِ . لَعَلَّهٗ فِي الْبَيْتِ . لَيْتَهُ فِي الْبَيْتِ
 اَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ . كَأَنَّكَ فِي الْمَسْجِدِ . لَكِنَّكَ فِي الْمَسْجِدِ
 اَنَا فِي الْمَدْرَسَةِ . اِنِّي فِي الْمَدْرَسَةِ . لَيْتَنِي فِي الْمَدْرَسَةِ
 فِي الْبَيْتِ رَجُلٌ . لَعَلَّ فِي الْبَيْتِ رَجُلًا . كَأَنَّ فِي الْبَيْتِ رَجُلًا
 اَنْتَ جَاهِلَةٌ . اِنَّكَ جَاهِلَةٌ . لَعَلَّكَ جَاهِلَةٌ

مبتدا پر زبر دینے والے حروف کے بعد جب "ی" مبتدا ہو تو آپ کو سمجھوتہ کا "ن" استعمال کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہے، مثالیں :-

أَنَا مَرِيضٌ	إِنِّي مَرِيضٌ	إِنِّي مَرِيضٌ
أَنَا صَالِحَةٌ	إِنِّي صَالِحَةٌ	إِنِّي صَالِحَةٌ
أَنَا يَائِسٌ	كَأَنِّي يَائِسٌ	كَأَنِّي يَائِسٌ

أَنَا قَوِيٌّ لَيْتِي قَوِيٌّ لَيْتَنِي قَوِيٌّ
 أَنَا يَتِيمٌ لَكِنِّي يَتِيمٌ لَكِنِّي يَتِيمٌ
 أَنَا ظَالِمَةٌ عَلَيَّ ظَالِمَةٌ عَلَيَّ ظَالِمَةٌ

ل اس "ل" پر ہمیشہ زبر رہتا ہے اپنے بعد آنے والے لفظ پر کوئی اثر نہیں کرتا، صرف معنی میں یقین اور زور پیدا کرتا ہے، زبر دینے والے حروف میں سے صرف "إِنَّ" کے بعد جملہ اسمیہ کے اُس ٹکڑے پر آتا ہے جو شروع کا نہ ہو، جملہ اسمیہ میں اگر پہلے خبر اور پھر مبتدا ہو تو یہ "ل" مبتدا پر آئیگا، اگر مبتدا پہلے اور خبر بعد میں ہو تو یہ خبر پر آئیگا، مثالیں :-

رَبِّحْتُ "ل" جملے کے آخری ٹکڑے پر آیا اور اُس نے کوئی اثر نہیں کیا إِنَّ کی وجہ سے اگر مبتدا کو زبر آئے تو "ل" کے بعد بھی زبر ہی رہا ورنہ خبر کو

إِنَّكَ لَجَاهِلٌ . إِنَّهُ لَعَالِمٌ
 إِنَّ فِي الْبَيْتِ لَرْجُلًا . إِنَّ عِنْدَكَ لَكِتَابًا
 إِنَّ الْأُنثَىٰ أَذْكَ الْأُنثَىٰ . إِنَّ فِي الْجَسَدِ لَمُضْغَةً

بہر حال پیش ہی رہا۔

اسم اشارہ کبھی ہم کسی چیز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس چیز کا نام بھی لے لیتے ہیں مثلاً "یہ کتاب" "وہ قلم" وغیرہ عربی میں جب ہم اسم اشارہ کے بعد اس چیز کا نام لیں جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہو تو ہر حال میں اُسے اسم اشارہ کے مطابق رکھیں گے۔ اسم اشارہ ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے لہذا جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے وہ بھی معرفہ ہوگی۔ اگر اسم اشارہ مذکر یا مؤنث ہو تو جس نام کی طرف اشارہ کیا جائے گا وہ بھی اسم اشارہ کے مطابق

مذکر یا مونث ہوگا، عربی میں اسم اشارہ ایک حالت میں رہتا ہے اس پر زیر زبر
پیش بظاہر نظر نہیں آتے۔ لہذا اس کے بعد آنے والے نام (جسکی طرف
اشارہ کیا جائے) کو اسم اشارہ کے موقع کے لحاظ سے حرکت (سُ) لکھیں گے۔ مثالیں :-

هَذَا الْكِتَابُ (یہ کتاب) ذَالِكَ الرَّجُلُ (وہ مرد) اسم اشارہ معرفہ ہوتا ہے، اسکے بعد آیا انام جسکی طرف اشارہ
کیا گیا ہے وہ بھی معرفہ ہے چونکہ اسم اشارہ سے قبل کوئی
اثر انداز چیز نہیں اور ایسے موقع پر ہر اسم کو "سُ" ہوتا
ہے لہذا اسکے بعد آنے والے نام کو بھی پیش ہے۔

فِي هَذَا الْبَيْتِ (اس گھر میں) عَلَى ذَالِكَ الرَّسُولِ (اُس رسول کے) اسم اشارہ سے پہلے زیر دینے والے حروف
فِي هَذِهِ الدَّوَاةِ (اس دوا میں) لِتِلْكَ الْبَيْتِ (اُس کی کیلئے) میں لہذا ان کے بعد ان ناموں پر بھی زیر
ہے جسکی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

قَرَأْتُ هَذَا الْكِتَابَ (میں نے اس کتاب کو پڑھا) ضَرَبْتُ ذَالِكَ اللَّيْمِيذَ (میں نے
اس شاگرد کو مارا) كَسَرْتُ هَذِهِ الدَّوَاةَ (میں نے اس دوا کو توڑا) بعد آنے والا نام جس کی طرف اشارہ
سَرَأَيْتُ تِلْكَ الْبَيْتَ (میں نے اس لڑکی کو دیکھا) کیا گیا ہے اُس پر بھی زبر ہے۔

یہ یاد رکھئے کہ اسم اشارہ اور وہ نام جسکی طرف اشارہ کیا جائے ملکر ایک نام بنتے ہیں
پورا جملہ نہیں بنتے، پورا جملہ بنانے کیلئے ابتدا اور خبر کا جملہ استعمال کرنا ہوگا جیسے هَذَا
كِتَابٌ (یہ کتاب ہے) ذَالِكَ رَجُلٌ (وہ مرد ہے)۔

مادہ کے شروع میں حرف علت اور اس کا مضارع

ہی، پھر "ع" پر جو اسکی حرکت (سُ) ہو لگا دی جاتی ہے مثلاً وَقَفَ :- (۱) يَقِفُ :- وہ کھڑا
ہوتا ہے کھڑا ہوگا (مذکر) . (۲) تَقِفُ :- وہ کھڑی ہوتی ہے، کھڑی ہوگی (مونث) . (۳) تَقِفُ :-

تو کھڑا ہوتا ہے کھڑا ہوگا (مذکر) . (۴) تَقْفَيْنَ : تو کھڑی ہوتی ہے کھڑی ہوگی۔
(مونث) . (۵) أُقِفُ : میں کھڑا ہوتا ہوں کھڑا ہوں گا۔ میں کھڑی ہوتی ہوں کھڑی ہوں گی (مذکر)
اسی طرح وَجَدَ سے يَجِدُ . وَتَى سے يَتَى . وَصَلَ سے يَصِلُ . وَعَدَ

سے يَعِدُ . وَكَلَّ سے يَكِلُ . وَفَى سے يَفِي وَغَيْرَهُ .

مادہ کا پہلا حرف ("ف" کی جگہ) "ی" ہو تو فعل مضارع بنانے میں

کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوتی بلکہ حسب قاعدہ پورے وزن پر بنتا ہے مثلاً

يَتِمُّ ۛ : (۱) يَتِيْمٌ : وہ یتیم ہوتا ہے یتیم ہوگا۔ (مذکر) (۲) تَتِيْمٌ : وہ یتیم ہوتی ہے

یتیم ہوگی (مونث) (۳) تَتِيْمٌ : تو یتیم ہوتا ہے یتیم ہوگا (مذکر) (۴) تَتِيْمِيْنَ :

تو یتیم ہوتی ہے یتیم ہوگی (مونث) (۵) أُيْتِمُّ : میں یتیم ہوتا ہوں میں یتیم ہوتی ہوں

(مذکر مونث)

اسی طرح يَيْسُ سے يَيْئَسُ اور يَيْسُ سے يَيْئِسُ بنے گا۔

إِذَا] إِذَا کے بعد فعل مضارع نہیں آتا، لیکن چونکہ اس کے معنی میں

شرطیہ مفہوم پایا جاتا ہے اس لئے اس کے بعد آنے والی "ماضی" کے معنی

بھی اکثر مستقبل کے ہو جاتے ہیں مثلاً "إِذَا سَعَيْتَ فَزَهَتْ" جب تو کوشش

کرے گا تو کامیاب ہوگا۔ (نوٹ) کبھی ماضی یا مضارع کی "ع" پر لٹی ہوکتیں

ہوتی ہیں مثلاً صَلِحْ ۛ یا فَسَدْ ۛ وغیرہ .

إِنَّ زَيْدًا رَجُلٌ صَالِحٌ لَكِنَّهُ ضَعِيفٌ . إِنَّ رَبِّي عَلِيمٌ .
 إِنَّكَ فِي الْعَذَابِ . إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ مَنْ أَنْتَ وَمَا فِي
 قَلْبِكَ ؟ أَنْتَ تَأْمُرُنِي كَأَنَّكَ أَبِي . لَيْتَ لِي ابْنًا . لَيْتَنِي
 مِتُّ قَبْلَ هَذَا . أَنْتَ تَفْعَلُ هَذَا كَأَنَّكَ تَمُنُّ عَلَيَّ . إِنَّ
 السَّاعِيَ يَفُوزُ وَإِنَّ اللَّاعِبَ يَسْقُطُ . إِنَّ الشَّمْسَ آيَةٌ .
 كَأَنَّكَ وَكَلْتَ أَمْرَكَ إِلَى إِمْرَأَتِكَ . إِنَّ فِي الْجَسَدِ
 لَمْضَغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ
 الْجَسَدُ وَهِيَ الْقَلْبُ . إِنَّ لَكَ لِأَجْرًا عَظِيمًا . إِنَّ الْإِنْسَانَ
 لظَالِمٌ عَلَى نَفْسِهِ . إِنَّ الْأَرْضَ آيَةٌ لِلَّهِ . لَيْتَ لِي أَرْضًا
 كَبِيرَةً فِي بَوْمَبَاي . لَيْتَنِي بَنَيْتُ فِي دِهْلِي بَيْتًا . لَعَلَّ مَرَضَكَ
 يَذْهَبُ . عَلِيٌّ أَرْجِعْ إِلَى بَلَدِي . لَعَلَّهَا كَاذِبَةٌ . لَعَلَّكَ إِذَا
 سَعَيْتَ فُزْتَ . إِنَّكَ إِذَا جَلَسْتَ لَا تَصِلُ الْمَدْرَسَةَ .
 إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ فِي اللَّيْلِ لِصَلَاةِ اللَّيْلِ
 إِنَّكَ لَا تَهْدِي بِلِ اللَّهِ هِدْيَ . جَاءَ التَّحْمِيدُ لَكِنَّهُ نَسِيَ
 كِتَابَهُ . أَخِي جَاهِلٌ لَكِنَّهُ يَعْلَمُ أَمْرَ بَيْتِهِ . أَنَا رَجُلٌ
 صَغِيرٌ لَكِنِّي قَلْبِي كَبِيرٌ . إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورَتِكَ
 وَلَا إِلَى جَسَدِكَ وَلَا إِلَى ثَوْبِكَ وَلَكِنَّهُ يَنْظُرُ إِلَى قَلْبِكَ .

أَرَاكَ كَأَنَّكَ صَائِمٌ. إِنَّ الْكِتَابَ كَالْأُسْتَاذِ. كَيْتَ الْقَائِلِ
 فَاعِلٌ. إِنَّ الْكَافِرَ لَيَقُولُ بَعْدَ مَوْتِهِ "لَيْتَنِي مَا كَفَرْتُ
 بِاللَّهِ، لَيْتَنِي سَمِعْتُ كِتَابَ اللَّهِ". أَنَا وَعَدُّتُكَ فَكَذَبْتُ
 وَلَيْتَنِي مَا وَعَدْتُكَ. لَعَلَّ أَبَاكَ يَرْجِعُ. أَتَقُولِينَ
 أَنَّ أَمْرِي مَجْهُولٌ لَا يَعْلَمُهُ رَجُلٌ فِي الْمَدِينَةِ وَلَكِنِّي
 أَرَى أَنَّ أَمْرَكَ بَيِّنٌ. إِنَّ أَمْرَكَ لِعَظِيمٌ. إِنَّ الصَّلَاةَ
 تَنْهَى عَنِ الشُّمْرِ. أَنْتَ لَا تَنْظُرُ إِلَى كَأَنَّكَ نَسِيتَنِي. قَالَ
 اللَّهُ لِرَسُولِهِ إِنَّكَ مَيِّتٌ.

لَعَلَّ هَذَا الرَّجُلَ الطَّوِيلَ أَبُوكَ. إِنَّ الْمَرْأَةَ الصَّالِحَةَ
 كَالْجَنَّةِ فِي الدُّنْيَا. إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ. إِنَّ
 مَعَ الصِّحَّةِ مَرَضًا وَإِنَّ لِلدَّاءِ دَوَاءً فَلِمَ تَبْأَسُ مِنَ الصِّحَّةِ؟
 أَنَا لَا أَبْأَسُ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ. إِنَّ بَعْدَ اللَّيْلِ نَهَارًا. إِنَّ
 فَوْقَ الْعَالَمِ سَعَامًا. إِنَّ تَحْتَ هَذِهِ الْأَرْضِ مَاءٌ. إِنَّكَ لَا
 يَصْلُحُ لِهَذَا الْأَمْرِ لِأَنَّكَ كَاذِبٌ. إِنَّ هَذِهِ الْبِنْتُ الصَّغِيرَةَ
 تَعْصِي أَبَاهَا وَأُمَّهَا. إِنَّ هَذَا الْوَلَدَ كَانَ لَعِبَ بِتِلْكَ الْكُرَةِ
 الصَّغِيرَةِ. لِمَ تَذْهَبُ عَنْ هَذَا الْبَلَدِ؟ لِأَنَّ هَوَاءَ هَذَا الْبَلَدِ
 لَا يَصْلُحُ لِي بَلْ هُوَ يَضُرُّنِي. مَنْ هَذَا الرَّجُلُ الضَّعِيفُ؟ هَذَا

أَبُو أَبِي زَيْدٍ . هَذَا الْوَلَدُ الصَّغِيرُ قَدْ مَاتَ وَالِدُهُ فَهُوَ
 يَتِيمٌ . قَدْ مَاتَ ذَلِكَ الْأُسْتَاذُ الْكَبِيرُ الْعَالِمُ .
 قَدْ وَكَلْتُ نَفْسِي إِلَى اللَّهِ الْقَوِيِّ . هُوَ يَعِدُ وَ
 لَا يَفِي . هُوَ يَأْكُلُ مَالَ الْيَتِيمِ . الظَّالِمُ يَدْعُ الْيَتِيمَ وَ
 لَا يَخْشَى اللَّهَ . أَنْتِ تَعِدِينَ وَ لَا تَفِينِ أَنْتِ كَاذِبَةٌ .
 فِي يَدِكَ كِتَابٌ لِمَ لَا تَقْرَأُهُ ، كَأَنَّكَ حِمَارٌ . أَتَعْلَمُ مِنْ
 أَمْرِي شَيْئًا ؟ أَنَا لَا أَعْلَمُ مِنْ أَمْرِكَ شَيْئًا . أَمْرُكَ
 فِي يَدِكَ ، لَا أَقُولُ فِي أَمْرِكَ شَيْئًا . إِنَّكَ إِذَا وَعَدْتَ
 وَمَا وَفَيْتَ فَقَدْ كَسَبْتَ إِثْمًا عَظِيمًا . لِمَ قُلْتَ أَنَّهُ
 صَالِحٌ ؟ لِأَنَّهُ لَا يَكْذِبُ وَلَا يَأْمُرُ بِالسَّيِّئَةِ وَلَا يَأْكُلُ
 مَالَ الْيَتِيمِ وَلَا يَيْأَسُ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ . أَنْتِ تَجْلِسُ
 عَلَى كُرْسِيِّ الْأُسْتَاذِ كَأَنَّكَ أُسْتَاذٌ . إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ . إِنَّ
 أَبَاكَ لَيَأْسُ . إِنَّ الْقُرْآنَ كِتَابُ اللَّهِ وَإِنَّهُ لَا يَأْتِي
 بَيِّنَةً . أَنَا سَمِعْتُ هَذَا الْخَبَرَ الْعَظِيمَ . إِنَّ اللَّهَ مَعَ
 الصَّادِقِ . لَيْتَ لِي بَيْتًا هُنَاكَ . لَعَلَّ صِحَّتَهُ مُنْخَرَفَةٌ .
 لَيْتَنِي حَفِظْتُ الدَّرْسَ . إِنَّ الْكَاذِبَ لَا يَعِزُّ . إِنَّكَ لَا
 تَنْفَعُنِي فَلِمَ تَضُرُّنِي . لَعَلَّكَ لَا تَنْسَانِي إِلَى زَمَانٍ طَوِيلٍ .

إِنَّ اللَّهَ يَذُرُّ قُنِي وَإِيَّاكَ . إِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ . أَنْتَ تَمْشِي
 عَلَى الْأَرْضِ كَأَنَّكَ خَالِقُهَا . لَعَلَّكَ تَقُورُ لِأَنَّكَ تَسْعَى .
 أَنَا لَا أَكُلُ أَمْرِي إِلَى رَجُلٍ ضَعِيفٍ لَا يَضُرُّ وَلَا يَنْفَعُ
 بَلْ أَكُلُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ الْقَوِيِّ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ السَّمِيعِ . إِذَا
 صَلَحَ الْأَبُ صَلَحَ الْبَيْتُ . إِذَا فَسَدَتِ الْأُمُّ فَسَدَ الْوَالِدُ .
 لَا يَيْبَسُ الْخُبْزُ فِي الثُّوبِ لَكِنَّهُ يَيْبَسُ فِي الشَّمْسِ . أَنْتَ
 تَأْكُلُ الْخُبْزَ الْيَابِسَ لَكِنِّي لَا آكُلُهُ . إِذَا أَنْظَرْتَ فِي الْأَمْرِ
 يَبِينُ لَكَ الْخَيْرُ مِنَ الشَّرِّ . ذَهَبَ ذَلِكَ الزَّمَانُ وَقَدْ جَاءَ
 ذَلِكَ الْيَوْمُ الْمَوْعُودُ . قَالَ الْكَافِرُ " مَا لِهَذَا الرَّسُولِ
 يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي السُّوقِ ! " إِنَّ اللَّبْنَ الْبَائِتَ
 يَفْسُدُ . هَذَا الْقَمِيصُ طَيِّبٌ لَكِنَّهُ طَوِيلٌ . إِنَّ هَوَاءَ
 بَوْمَبَايَ لَطَيِّبٌ .

تمرین ۱۷ زیل کے جملوں پر مبتدا کو زبردینے والے حروف لگاؤ :-
 هُوَ عَلِيمٌ . أَنْتَ أَبُو زَيْدٍ . أَنْتِ مَرِيضَةٌ . هَذِهِ
 الْمَرْأَةُ الْمَرِيضَةُ بِنْتُ عَلِيٍّ . عَلَى الطَّاوِلَةِ كِتَابٌ
 لِيَزِيدَ ابْنَ صَغِيرٍ . أَنَا مَعَكَ . فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ . هَذَا
 الرَّجُلُ يَا مَرْنِي بِالسَّيِّئَةِ . الصَّلَاةُ تَنْهَى مِنَ الْإِثْمِ .

تمرین ۱ مندرجہ ذیل جملے مبتدا کو زبردینے والے حروف ہٹا کر لکھیے
 إِنَّ هَذَا الْكِتَابَ الصَّغِيرَ لَنَافِعٌ لَّكَ . إِنَّكَ تَأْمُرُنِي
 بِالشَّرِّ كَأَنَّكَ شَيْطَانٌ . إِنَّهُ لَا يَهْدِي لظَالِمٍ لَيْتَ
 السَّمِيتَ يَعُودُ إِلَى الدُّنْيَا . لَعَلَّكَ تَمُوتُ بِهَذَا الْمَرَضِ
 الطَّوِيلِ . لَيْتَ الشَّمْسُ تَقْرُبُ مِنِّي . لَكِنَّكَ رَجُلٌ
 كَاذِبٌ . كَانَ الدَّوَاءُ لَا يَنْفَعُنِي . إِنَّكَ لَتَعْلَمُ الْكَادِبَ
 إِلَى وَاللَّهِ لَا أَجِدُ دَوَاءً يَ عِنْدَ رَجُلٍ .

تمرین ۲ آج کے سبق کے تمام افعال سے فعل مضارع کی پانچوں شکلیں مع مننے لکھیے

تمرین ۳ مندرجہ ذیل الفاظ سے اسم فاعیل کی دونوں شکلیں بناؤ۔
 يَمُوتُ . بَانَتُ . تَكَلُّ . تَقِي . يَا ئِسُّ . تَعْدِينُ . تَيْتَمُّ .
 يَبِيعُ . يَصْدُقُ . مَخْلُوقٌ . عَقَقْتُ . يَرْحَمُ . تَحْفَظِينَ .

تمرین ۴ ذیل کے جملوں پر اعراب (زبر، زیر، پیش) لگاؤ۔

إِنَّ فِي الدَّوَاءِ لَصَحَّةً . كَانَ خَرِيدًا اسد . لَيْتَ هَذِهِ
 الْمَرَأَةُ الظَّالِمَةَ تَمُوتُ قَبْلَ هَذَا . لَعَلَّ صَوْرَتَهُ
 كَسِيرَتِهِ . إِنَّ لَهِ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ .

تمرین ۵ جملے صحیح کرو۔

إِنَّ فِي الْجَسَدِ لَمُضْغَةً . كَانَ أَنْتَ عَالِمٌ . لَيْتَ أَبِيكَ

يَنْصُرُنَا. إِنَّ هَذِهِ السَّيَّارَةُ لَا تَقِفُ أَمَامَ الْبَابِ.
إِنَّ الْهَوَاءَ لَطَيِّبٌ.

تمرین ۷ خالی جگہ پُر کرو :-

(۱) إِنَّ لَا يَلْبِسُ الصَّغِيرُ (۲) صَلَحَ الْقَلْبُ
الْجَسَدُ (۳) إِنَّ لِيَعْصِي (۴) إِنَّ لَا أُيَاسُ
فَضْلٌ (۵) إِنَّ هَذَا الْكَبِيرَ لَا يَصْلُحُ لِ صَغِيرٍ
(۶) إِنَّ بَيْتِي لَطَاوِلَةٌ (۷) إِبْرَاهِيمَ وَإِنَّ
أَحَاكَ (۸) إِنَّكَ مَا الدَّرَسَ فَلَا تَنْفَعُكَ الصَّلَاةُ
..... (۹) لَا آكُلُ السَّمَكَةَ (۱۰) أَنْتَ الْيَتِيمَ
وَلَا ۸ .

تمرین ۷ عربی بناؤ۔ بیشک محمد اللہ کے بندے اور اس کے
رسول ہیں۔ خدا کی قسم بیشک میں نہیں جانتا کہ تیری کتاب کہاں گئی۔
کاش یہ دوا مجھے فائدہ دیتی اور کاش یہ بیماری مجھ سے دور ہو جاتی۔ کاش
میں نے اپنے نفس کو اللہ کے حوالہ کر دیا ہوتا تو شاید اللہ مجھ پر رحم کرتا۔
شاید تو اللہ کے فضل سے مایوس ہو گیا ہے اور اس لئے تو اپنی موت مانگتا
ہے۔ جبکہ تو جانتا ہے کہ بیشک میں کمزور مرد ہوں تو کیوں مجھے مارتا ہے؟
بیشک میں جانتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اُس نے مجھے بنایا اور بیشک موت کے

بعد میں اسکی طرف پلٹنے والا ہوں۔ یقیناً بھلائی برائی کو لیجاتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ٹرکا کھیلنے والا ہے۔ لیکن میرا رب اللہ ہے اور میں صرف اسکی عبادت کرتا ہوں اور اسکو پکارتا ہوں۔ تم نے یہ کیسے جانا کہ یقیناً یہ سب نہیں بچے گا بلکہ مر جائے گا۔

بیسواں سبق

الذی (۱) الّتی (۲) من (۳) ما (۴) ذاء (۵) شاء (۶) نام (۷) خاف (۸)
 وذر (۹) وریث (۱۰) خدام (۱۱) عمل (۱۲) جعل (۱۳) منع (۱۴) قدّم (۱۵)
 صلّ (۱۶) شتّب (۱۷) دلّ (۱۸) اخذ (۱۹) جدّ (۲۰) سیئیل، صراط،
 طریق (۲۱) س، سوت (۲۲) سجّد (۲۳)۔

اسم موصول | موصول کے معنی ”ملا ہوا“ ہیں، وہ نام جو اپنے آگے پیچھے کی عبارت سے ملا ہوا ہو یا جس کے معنی اس وقت تک پورے نہ ہوں جب تک اس کے بعد ہی کوئی اصناف نہ کیا جائے ”اسم موصول“ کہلاتا ہے (جیسے کہ آج کے سبق میں ا سے سے ہ تک) وہ اصناف جو اسم موصول کے بعد کیا جائے ”صید“ کہلاتا ہے۔

”ذا“ کے دو معنی ہیں پہلے معنی کے لحاظ سے وہ بالکل ”ہذا“ کی طرح ہے بلکہ دراصل ”ذا“ کے شروع میں ”ہا“ بڑھانے سے ”ہذا“

بنا ہے، یہ جاننے کیلئے کہ کس جگہ ”ذا“ کے معنی ”ہذا“ اور کہاں ”الذی“ کئے جائیں یہ یاد رکھئے کہ اگر ”ذا“ کے بعد اسم ہو تو اسکے معنی ”ہذا“ ہونگے، اگر فعل ہو تو اسکے معنی ”الذی“ ہونگے، ”ذا“ سے پہلے اکثر مَنْ (کون، کس) اور مَا (کیا، کس چیز) لگا دیئے جاتے ہیں۔ مثالیں :-

وہ اللہ جس نے آسمان کو بنایا: اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاۗءَ [ان دونوں جملوں میں اسم موصول خبر ہے، اور انکے بعد ”صلہ“ ہے جس سے اسکے معنی پورے ہوئے ہیں، اگر ”صلہ“ ہٹا دیا جائے وہ عورت جس نے مجھ پر ٹھجوٹ کہا: هِيَ الَّتِي كَذَبَتْ عَلَيَّ [تو معنی پورے سمجھ میں نہ آئیں گے۔

وہ شخص آیا جو نہیں ڈرتا: جَاءَ مَنْ لَا يَخْشَى [پہلے جملہ میں اسم موصول فاعل ہے اور دوسرے میں مفعول ہے یہاں ”مَنْ“ عقلمند اور ”مَا“ بے عقل کا فرق ظاہر میں نے پیدا جو کچھ میرے گھر میں: بَعَثْتُ مَا فِي بَيْتِي [مکر رہا ہے۔

الشرکیئے جو آسمان زمین میں: لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ [پہلے جملہ میں اسم موصول مبتدا اور دوسرے میں فاعل ہے لیکن یہاں اسم موصول عام ہے اس میں عفتلمند اور بے عقل کا فرق باقی نہیں رہا۔

مادہ میں حرف علت اگر مادہ میں پہلا حرف ”و“ ہو تو مضارع

بنانے میں اکثر وہ اڑ جاتا ہے لیکن کبھی وہ باقی رہتا ہے خاص طور پر جبکہ مادہ کے آخری حروف مکرر ہوں مثلاً وَدَّ سے يُوَدُّ.

چند خاص قاعدے (۱) کبھی ماضی کی ”ع“ پر زیر ہونے

کے ساتھ مضارع کی ”ع“ پر بھی زیر ہوتا ہے مثلاً وَرِثَ سے فِعْلٌ مَضَارِعٌ يَرِثُ.

(۲) بعض مادوں میں ”ع“ کی جگہ ”و“ یا ”ی“ ہوتا ہے لیکن

ان سے مضارع اور ماضی کی شکلیں پہلے بتائے ہوئے قاعدوں کی طرح نہیں بنتیں۔ مثال کے طور پر "ن و م" اور "خ و ف" سے ماضی کی تمام شکلیں "بَاع" کی طرح بنیں گی اس لئے کہ ان کی ماضی میں "ع" ہر زیر ہے جیسے نَامَ ، نِمْتَتَ - خَافَ ، خِفْتِ اور مضارع کی "ع" پر زبر ہونے کی وجہ سے ان کا درمیانی حرف علت ("و" یا "ی" یا "م" یا "ن") بن جائے گا مثلاً خَافَ سے يَخَافُ ، تَخَافُ ، تَخَافِينَ ، أَخَا اور نَامَ سے يَنَامُ ۔

اسی طرح شَاءَ کا مادہ "ش ی ء" ہے مگر مضارع کی "ع" پر زبر ہونے کی وجہ سے اس کے مضارع کی تمام شکلیں بھی يَخَافُ کی طرح يَشَاءُ بنیں گی۔ (نوٹ) اس قسم کے معاملات میں ہمارا دار و مدار لغت پر ہوگا۔

ماضی اور مضارع کی "ع" کی حرکت	"ع" کی حرکت معلوم کرنے کا ایک بڑا فائدہ تو یہ ہے کہ ہم فعل کا صحیح تلفظ ادا
----------------------------------	--

کر سکتے ہیں لیکن اس کے اور بھی فائدے ہیں مثلاً ایک ہی فعل کی "ع" کو زیر یا پیش دیدیا جائے تو اس کے معنی بدل جاتے ہیں جیسے قَدِمَ ("ع" کو زیر) : وہ آیا، سفر سے واپس ہوا اور قَدِمَ ("ع" پر پیش) : وہ پرانا ہوا کبھی "ع" کی حرکت کے بدل جانے سے لازم فعل متعدی اور متعدی فعل لازم

ہو جاتا ہے جسکی مثالیں لغت میں ملیں گی۔

مرکب توصیفی اور مرکب اضافی | کبھی موصوف "مضاف" یا "مضاف الیہ"

ہوتا ہے ایسی صورت میں بھی صفت ہر حال میں موصوف کے مطابق ہوگی

یہ آپ جانتے ہیں کہ مرکب اضافی میں مضاف اپنے مضاف الیہ سے

ملکر معرفہ بنجاتا ہے اسلئے "مضاف" کی صفت معرفہ ہوتی ہے۔ صفت مضاف

کی ہو یا مضاف الیہ کی وہ ہمیشہ مرکب اضافی کے ختم ہونے کے بعد آتی ہے۔

ان مثالوں میں موصوف مضاف سے مضاف الیہ سے ملنے کے بعد معرفہ بنجاتا اور موصوف پریش دیکھئے

زید کا چھوٹا بھائی: أَخُو زَيْدِ الصَّغِيرِ

استانی کا چھوٹا گھر: بَيْتُ الْأُسْتَاذَةِ الصَّغِيرِ | مرکب اضافی کے ختم ہونے پر مضاف کے مطابق اسکی صفت ہی

جھوٹے آدمی کا نام: إِسْمُ الرَّجُلِ الْكَاذِبِ | ان مثالوں میں موصوف مضاف الیہ ہے لہذا صفت بھی

جاننے والے خدا کا رسول: رَسُولُ اللَّهِ الْعَلِيمِ | مضاف الیہ کے مطابق آئی ہے۔

س - سَوَفَ | یہ آپ جانتے ہیں کہ فعل مضارع میں زمانہ حال اور منتقبا

دونوں کے معنی ہوتے ہیں، اگر آپ فعل مضارع سے پہلے "س یا سَوَفَ"

لگا دیں تو پھر مضارع میں حال کے معنی باقی نہیں رہتے بلکہ وہ صرف آئندہ

زمانہ کیلئے مخصوص ہو جاتا ہے مثلاً يَأْكُلُ (وہ کھاتا ہے یا کھائیگا) سے پہلے "س

یا سَوَفَ" لگا دیا جائے تو سَيَأْكُلُ "یا سَوَفَ يَأْكُلُ" کے معنی صرف "وہ

کھائیگا" ہونگے، عام طور پر "س - سوف" کے معنی "جلد ہی عنقریب" بھی کئے جاتے ہیں

إِنَّ رَبِّيَ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَنِي وَهَدَانِي. مَا شَاءَ اللَّهُ
 كَانَ. لَا يَكُونُ مَا تَشَاءُ. إِنَّكَ لَعَلَى صِرَاطِ اللَّهِ الَّذِي لَهُ
 مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. مَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَهُ عَذَابٌ
 عَظِيمٌ. إِنَّ الَّذِي كَفَرَ بِاللَّهِ فَلَهُ عَذَابُ النَّارِ التَّلِيدُ
 الَّذِي يَنَامُ وَلَا يَحْفَظُ دَرَسَهُ سَيَسْقُطُ. يَا أَيُّهَا الْكَافِرُ
 أَنَا لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُ وَلَا أَنَا عَابِدُ مَا عَبَدْتَ، لَكَ
 سَبِيلُكَ وَلِي سَبِيلِي. أَنَا لَا أَخَافُ إِلَهَكَ الْكَاذِبَ
 الَّذِي لَا يَسْمَعُ وَلَا يَنْظُرُ وَلَا يَنْفَعُ وَلَا يَضُرُّ. إِنِّي أَخَافُ
 اللَّهَ. إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَى. الْوَلَدُ الَّذِي يَخْدُمُ أَبَاهُ
 وَأُمَّهُ لِيَشِبُّ وَهُوَ صَاحِبٌ. أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى عَبْدًا
 إِذَا ذَهَبَ لِلصَّلَاةِ. قَرَأْتَ مَا كَتَبْتَ فِي كِتَابِكَ. إِنَّ
 اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا يَمْنَعُهُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ
 مَنْ جَدَّ وَحَدَّ. إِنَّ الَّذِي يَدُلُّكَ إِلَى الشَّرِّ شَيْطَانٌ.
 أَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِاللَّهِ؟ فَذَلِكَ الَّذِي يَدْعُ الْيَتِيمَ
 وَلَا يَحْشُرُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ وَلَا يَعْمَلُ لِرُؤُوسِهِ اللَّهِ. أَلَا
 تَسْجُدِينَ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَكَ؟ إِنِّي أَشَاءُ مَا لَا تَشَاءُ.
 أَنْتِ كَاذِبَةٌ لِأَنَّكَ لَا تَقِينِ بِمَا تَعْبُدِينَ. مَنْ

ذَٰ الَّذِي يُظْلِمُ عَلَىٰ نَفْسِهِ، وَلَا يَنْصُرُ رَبَّهُ؟ مَا ذَ الَّذِي رَأَيْتَ
 فِي لَسَدَن؟ أَيْنَ ذَهَبَتْ تِلْكَ الْكُرَّةُ الَّتِي لَعِبْتَ بِهَا؟
 كَيْفَ لَا يَفُوزُ التِّلْمِيذُ الَّذِي يَحْفَظُ دَرَسَهُ وَيَفْعَلُ مَا
 يَأْمُرُهُ الْأُسْتَاذُ وَيَجِدُّمُ أَبَاهُ؟ أَمْرًا لَدَّ كَتُورُ الْمَرِيضِ
 بِالطَّعَامِ الَّذِي يَنْفَعُهُ وَمَنْعَ عَنِ الطَّعَامِ الَّذِي يَضُرُّهُ.
 مَا ذَا تَكْتُبُ إِلَىٰ أُمَّكَ؟ أَكْتُبُ حَالِ الْمَدْرَسَةِ إِلَىٰ أُمِّي.
 لَيْتَكَ قَرَأْتَ وَفَعَلْتَ مَا أَمَرْتُكَ بِهِ، لَعَلَّكَ تَخَافُ مَنْ
 لَا يَخَافُكَ. إِنَّ أَرْضَ اللَّهِ يَرِثُهَا عَبْدُهُ الصَّالِحُ. لَا يَذِلُّ
 مَنْ يَنْصُرُهُ اللَّهُ وَلَا يَعِزُّهُ مَنْ يَتْرُكُهُ اللَّهُ. الَّذِي يَقْرَأُ
 الْقُرْآنَ خَيْرٌ مِّنَ الَّذِي يَسْمَعُهُ. إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ.
 أَنْتَ تَنْسِي مَا تَقْرَأُ فِي الصَّفِّ.

مَا ذَا رَأَيْتَ فِي الصَّفِّ؟ رَأَيْتُ فِي الصَّفِّ سَبُورَةً
 وَمَكْتَبَةً وَكُرْسِيًّا وَطَاوِيلَةً وَمَقْعَدًا وَدَوَاةً وَكِتَابًا
 وَكُرْسِيًّا. مَنْ ذَا رَأَيْتَ فِي الصَّفِّ؟ رَأَيْتُ فِيهِ أُسْتَاذًا
 وَتِلْمِيذًا. سَأَحْفَظُ دَرْسِي فَيَفْرَحُ بِي الْأُسْتَاذُ. سَأُخْدِمُ أُمِّي
 الضَّعِيفَةَ فَتَدْعُو لِي. مَاتَ أَبِي فَوَرِثْتُ مَالَهُ. لَا يَضِلُّ رَجُلٌ
 وَلَا يَنْسِي. مَنْ ذَ الَّذِي يَكْذِبُ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا صَادِقٌ؟ لِمَنْ

الصَّادِقِ يَفِي مَا وَعَدَ وَإِنَّ الْكَاذِبَ يَقُولُ مَا لَا يَفْعَلُ .
 سَتَعْلَمُ إِذَ الْقَيْتَنِي مَنْ أَنَا؟ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُ مَيِّتٌ .
 إِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ لَا يَنْفَعُ شَيْءٌ . هَذَا شَأْنٌ صَاحِحٌ ، يَعْبُدُ اللَّهُ
 وَلَا يَضُرُّ رَجُلًا . إِنِّي لَخَائِفٌ مِنْ سَيْرَتِهِ ، إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ
 يَهْدِي إِلَى صِرَاطِ اللَّهِ . إِنَّ هَذَا صِرَاطِي . الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ
 كَفَاعِلِهِ . الْكَافِرُ يُودُّ الدُّنْيَا وَيَعْمَلُ لَهَا وَلَا يَخَافُ الْآخِرَةَ .
 إِنَّ الْكَافِرَ ضَالٌّ لِأَنَّهُ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ . مَضَى زَمَانٌ طَوِيلٌ
 وَمَا جَاءَنِي كِتَابٌ مِنْكَ لَعَلَّ الْمَانِعَ خَيْرٌ . إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي
 الرَّجُلَ الظَّالِمَ . هُوَ خَادِمٌ نَفْسِهِ . إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الشَّرِّ .
 إِنَّ الْآخِرَةَ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَكِنَّكَ رَجُلٌ جَاهِلٌ تُوَدُّ
 الدُّنْيَا وَتَرْغَبُ عَنِ الْآخِرَةِ لِأَنَّكَ تَرَى الدُّنْيَا أَمَامَكَ .
 فَتَحَ عُمَرُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) الْفَارِسَ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 ” تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي ” جَعَلَ اللَّهُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لِلْإِنْسَانِ
 أَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكَ عَيْنًا تَنْظُرُ بِهَا وَأُذُنًا تَسْمَعُ بِهَا؟ إِنَّ الْمَسْجِدَ
 لِلَّهِ فَهُوَ لَا يَصْلِحُ لِلشَّرِّ . إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ لِحَبَابٍ . إِنَّ ثَوْبَكَ لِحَبَابٍ .
 إِنَّ أَبِي لِرَجُلٍ عَامِلٍ . قَدِمَ لِيَاقَتِ عَلِيَّ بْنَ دَهْلِيٍّ وَخَلَا مَعَ
 بَانْدِيْتِ نَهْرٍ . سَتَرْتُ أَبَاكَ إِذَا مَاتَ أَبُوكَ قَبْلَكَ وَهُوَ

يَرْتُكَ إِذَا مِتَّ قَبْلَهُ. لَا يَدْرِي رَجُلٌ مِّنْ مِّمَاتٍ قَبْلُ
وَمَنْ يَبْقَى؟ إِنَّ هَذَا الشَّيْءُ جَدِيدٌ. ضَلَّ قَلَمِي فَهُوَ ضَالٌّ.

تمرین ۱۔ "المنجد" کی مدد سے سبق کے تمام نئے افعال کے مضارع
کی "ع" کی حرکت معلوم کر کے لکھو۔ نام، شَاءَ اور خَاف سے مضارع
اور ماضی کی پانچوں شکلیں لکھو۔

تمرین ۲۔ اسم فعیل کی دونوں شکلیں بناؤ:- یَعِدُ . یَعْمَلُ . یَدُلُّ
تَمْنَعِينَ . قَادِمٌ . جَدُّ . شَتَّ . ضَلَّ . تَكَلُّ .

تمرین ۳۔ خالی جگہوں کو مناسب اسم موصول سے پُر کرو:-

(۱) الاستاذ ... جَالِسٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ (۲) التلميذة ... سَقَطَتْ .

(۳) رأيت ... فِي بَيْدِكَ (۴) قرأت ... فِي الْكِتَابِ (۵) سَوَّيْتُ أَسْرِي

... فِي الْمَسْجِدِ (۶) الكافرة ... كَفَرَتْ بِاللَّهِ ... خَلَقَهَا ...

أَكَلْتُ فِي السُّوقِ؟ (۸) مَن ... ضَرَبَهُ الْأُسْتَاذُ؟ (۹) هِيَ ...

أَكَلْتُ خَبْزِي (۱۰) مَن ... ضَلَّتِ الطَّرِيقَ .

تمرین ۴۔ اسمیہ اور فعلیہ جملے اَلْكَ اَلْكَ لکھو، فعلیہ میں فعل

فاعل، مفعول بہ، اور اسمیہ میں مبتدا خبر بتاؤ، جملوں پر اعراب رزبر، زیر

پیش) لکاو:- "إِنَّ أَخَاكَ الصَّغِيرَ لَجَاهِلٌ" (۱۱) يَفْتَحُ اللهُ مَا يَشَاءُ

(۳) من جدّ وجد (۴) شبت بنت زید الصغیرة (۵) سوف
یعلم الظالم اثمہ .

تمرین ۵ جملے صحیح کرو :- (۱) إن و لَدُکَ الّتی تخدمک
لصالحة (۲) کَانَ هَذَا الشَّابُّ وِلْدًا صَغِيرَةً الّتی لَا یَعْلَمُ کَیْفَ یَفْعَلُ؟
(۳) سوف قلت لک ما سمعتُ فی السوق (۴) ان امی الرحیم لا
یضربنی (۵) ان الکتاب الّتی قرأته هَدَّتْنِیْ اِلَی صِرَاطِ اللّهِ
العزیز العظیم .

تمرین ۶ عربی بناؤ :- (۱) بیشک جو آخرت کو چاہتا ہے وہ
اسکے لئے کوشش کرتا ہے اور جو کسی چیز کیلئے کوشش کرتا ہے وہ عنقریب اسے
پالیکا (۲) جو سوتا ہے اور کام نہیں کرتا ہے وہ اُس شخص کی طرح کیسے ہوگا
جو خدمت کرتا ہے (۳) اللہ کا ظالم بندہ اللہ کی زمین کا کیسے وارث ہوگا؟
(۴) کیا تو نے اپنی گننے والی کتاب پالی؟ (۵) بیشک جو تجھے برائی کا راستہ
بتائے وہ شیطان ہے (۶) جو کچھ اللہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور اللہ کرتا ہے
جو کچھ وہ چاہتا ہے اسلئے کہ بیشک وہ قوت والا عزت والا ہے (۷) شاید
اس کام میں اللہ کی طرف سے بہتری ہو اسلئے کہ اللہ جانتا ہے اور میں نہیں
جانتا ہوں (۸) بیشک تو ضرور جان لیگا کہ کون ہے جو تیرے اوپر ہے اور کیا
چیز ہے جو تیرے نیچے ہے (۹) زید کی بڑی لڑکی جوان ہوگئی ہے اسلئے وہ گھر کے

باہر نہیں نکلتی (۱۰) میں تمھارے اس کمزور خادم کو پسند نہیں کرتا (۱۱) کیا تو سوتا ہے اور نہیں جانتا جو کچھ تیرے گھر میں ہوتا ہے (۱۲) بیشک یہ نیا آدمی ہے جسے میں نے پہلے نہیں دیکھا تھا (۱۳) جو تجھے بھلائی کا حکم دیتا ہے اور خود اسے نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے لیکن اسکا حکم سچا ہے (۱۴) میں راستہ نہیں بھولتا ہوں لیکن میری چھوٹی بڑی راہ بھول جاتی ہے پھر وہ راستہ میں کھڑی ہو جاتی ہے اور روتی ہے۔

تمرین کے عربی بناؤ:- میرے باپ کی بگڑی ہوئی صحت . میرا بڑا بھائی

اسکی چھوٹی بہن . شہر کا بڑا دروازہ . بازار کی بڑی دکان . سچے خدا کا سچا رسول . دنیا کا ایک پالنے والا . میرا چھوٹا تمیص . دن کی سچی خبر . رات کا بڑا چاند . دریا کا بگڑنے والا پانی . اللہ کی لمبی زمین . میری چھوٹی دنیا . آپکا چھوٹا ہاتھ . کلاس کا بڑا بورڈ . میری چھوٹی بہن . اللہ کا بڑا عذاب . وہ بڑا آدمی . اسکی اچھی صورت . جاننے والے خدا کا حکم . میرا خوبصورت چہرہ . رسول کی پاک سیرت . میرا چھوٹا گناہ . اسکی بیمار آنکھ . نوح کی بڑی کشتی . میرے چھوٹے بیٹے کی بڑی گیند . استاد کی بڑی کرسی . اس عورت کا بڑا دل . رحم کرنے والی ماں کا نافرمان لڑکا . زید کے بڑے گھر کا چھوٹا کمرہ . لمبی ریل کا چلانے والا . اللہ کی بڑی مہربانی . بڑے حسد آئی بڑی مہربانی . نقصان دینے والا کھانا . نفع دینے والی دوا . میرے رب کی بڑی نشانی . عزت والے خدا کی سچی کتاب . میرے گھر کا نیک خدمت کرنے والا . قوت والے خدا کا کمزور بندہ . زید کی جاہل بیوی کا بھائی . میری بیوی کا جاننے والا باپ .

فرہنگ اسباق

پہلا سبق :- (۱) کیا چیز، کس چیز، کون سی

چیز، کیا، کس، (۲) اور، (۳) کیا، (۴) نہ،
نہیں، (۵) ہاں، جی، جی ہاں، (۶) یہ، اس (مذکر)

(۷) یہ، اس (مونث)، (۸) کرسی، (۹) اسٹول

(۱۰) قلم، (۱۱) کتاب، خط، (۱۲) کلاس، جماعت، درجہ

(۱۳) میز، (۱۴) ڈیسک، (۱۵) کاپی، (۱۶) اسکول، (۱۷) سیاہ تختہ

بلیک بورڈ، (۱۸) چاک، کھریا، (۱۹) دوات

دوسرا سبق :- (۱) کون شخص، کس شخص، کس

کون، (۲) استاد، ماسٹر، (۳) شاگرد، طالب علم

(۴) اُستانی، معلمہ، (۵) شاگردی، طالب علم

(۶) مرد، آدمی، (۷) عورت، (۸) وہ، اُس (مذکر)

(۹) وہ، اُس (مونث)، (۱۰) تو، تم، آپ (مذکر)

(۱۱) تو، تم، آپ (مونث)، (۱۲) میں (مذکر، مونث)

تیسرا سبق :- (۱) اُس نے لکھا (مذکر)

(۲) اس نے لکھا (مونث)، (۳) تو نے لکھا (مذکر)

(۴) تو نے لکھا (مونث)، (۵) میں نے لکھا (مذکر)

(۶) اس نے کوئی کام کیا (مذکر)

(۷) وہ گیا، چلا گیا (مذکر)، (۸) وہ بیٹھا (مذکر)

(۹) اُس نے سنا (مذکر)، (۱۰) اس نے جانا، معلوم کیا

(مذکر)، (۱۱) اُس نے پڑھا (مذکر)، (۱۲) وہ سمجھا

(مذکر)، (۱۳) اس نے نادانی کی، نہ سمجھا، جہالت کی

(۱۴) معبود، اللہ، (۱۵) رسول، پیغمبر

چوتھا سبق :- (۱) اس نے لکھا یا (مذکر)، (۲) اُس نے

پیدا (مذکر)، (۳) وہ داخل ہوا، اندر گیا، گھسا (مذکر)

(۴) وہ نکلا، باہر گیا (مذکر)، (۵) اُس نے سچ کہا (مذکر)

(۶) اُس نے جھوٹ کہا، جھوٹ بولا (مذکر)، (۷) لکھنے والا

(مذکر)، (۸) لکھنے والی (مونث)، (۹) پھر، تب، اسکے

بعد، (۱۰) شہر

پانچواں سبق :- (۱) اُس نے پایا (مذکر)، (۲) وہ آیا

حاضر ہوا، موجود ہوا (مذکر)، (۳) وہ غائب ہوا، بگڑا

(۳) وہ خوش ہوا (مذکر)۔ (۵) اس نے انکار کیا، نہ مانا،
 کھڑکیا (مذکر)۔ (۶) میں اندر درمیان بیچ۔ (۷) سے
 (۸) تک، طرف کو۔ (۹) پر، پہاڑ پر۔ (۱۰) سے ساتھ
 وجہ سے۔ (۱۱) واسطے، وجہ سے لٹے (۱۲) کہاں، کس جگہ،
 کدھر۔ (۱۳) کمرہ۔ (۱۴) وہ کھیا (مذکر)۔ (۱۵) گیند
 (۱۶) گھر، مکان۔

چھٹا سبق :- (۱) اس نے تھڑالی، دیکھا (مذکر)
 (۲) وہ کھڑا ہوا، ٹھیرا، رکا۔ (۳) وہ اتنا، نیچے آیا (مذکر)
 (۴) ریل گاڑی۔ (۵) موٹر۔ (۶) گاڑی، گھسی، ٹھیلہ
 (۷) ہوائی جہاز۔ (۸) خشکی، جنگل۔ (۹) زمین (مونث)
 (۱۰) سمندر۔ (۱۱) ہوا۔ (۱۲) کشی، ناؤ، جہاز۔ (۱۳) آسما
 (مونث)۔ (۱۴) مسجد۔

ساتواں سبق :- (۱) مثل طرح، جیسے مانند
 (۲) قسم ہے۔ (۳) اے، او (مذکر)۔ (۴) اے، او
 (مونث)۔ (۵) جی، جان، نفس، آپ، خود۔ (۶) اس کا
 اس کی، اسکو، سے اپنا، اپنی، اپنے (مذکر)۔
 (۷) اسکا، اسکی، اسکو اپنا، اپنی، اپنے (مونث)۔

(۸) تو، تیرا، تیری، تجھے، تجھکو، اپنا، اپنی، اپنے (مذکر)
 (۹) تو، تیرا، تیری، تجھے، تجھکو، اپنا، اپنی، اپنے (مونث)
 (۱۰) میں، میرا، میری، مجھے، مجھکو، اپنا، اپنی (۱۱) اسکا
 آدمی۔ (۱۲) شیطان، عہد سے زیادہ بڑھنے والا۔
 (۱۳) باغ، جنت۔ (۱۴) آگ، جہنم (مونث)۔ (۱۵) وہ
 واپس آیا، پلٹا، پھرا۔ (۱۶) اس نے بنایا، پیدا کیا (مذکر)

آٹھواں سبق :- (۱) نام (۲) حالت، حال
 (۳) صحت، تندرستی۔ (۴) اچھا، خوب، عمدہ
 (۵) باپ، ابا، والد۔ (۶) ماں، والدہ۔ (۷) بھائی
 (۸) بہن۔ (۹) بیٹی، رطلی۔ (۱۰) بیٹا، لڑکا۔ (۱۱) لسیا
 کیسے، کیونکر، کس طرح۔ (۱۲) دروازہ۔ (۱۳) پروردگار
 ربنا، پالنے والا۔ (۱۴) بندہ، غلام۔ (۱۵) لڑائی، کینہ
 (۱۶) بگڑا ہوا، خراب۔

نواں سبق :- (۱) وہ کھڑا ہوا (مذکر)۔ (۲)
 روزہ رکھا، وہ بھوکا رہا (مذکر)۔ (۳) اس نے کہا وہ بولا
 (مذکر)۔ (۴) اس نے پیشاب کیا (مذکر)۔ (۵) وہ قہقہہ
 ہے، ہوا، ہو گیا (مذکر)۔ (۶) وہ گیا (مذکر)۔ (۷) پیشاب

ہے۔ (۸) تکلیف، عذاب، سزا۔ (۹) دنیا (مونث)۔

(۱۰) نماز، دعا، درود۔ (۱۱) پس، سو، تو، پھر۔

دسواں سبق :- (کونسا، کون، کس) (مذکر)

(۲) کون، کس، کونسی (مونث)۔ (۳) چیز (۴) پاس

نزدیک، قریب، وقت۔ (۵) ساتھ۔ (۶) درمیان، بیچ

(۷) وہ، اُس (مذکر)۔ (۸) وہ، اُس (مونث)۔ (۹)

بازار (مونث)۔ (۱۰) دکان۔ (۱۱) وہ آیا (مذکر)۔ (۱۲)

وہ چلا، گیا۔ (۱۳) اُس نے بیچا، فروخت کیا (مذکر)۔

(۱۴) وہ اڑا (مذکر)۔ (۱۵) وہ غائب ہوا، نظروں سے

چھپا، اوجھل ہوا۔ (۱۶) سے، بارے میں، متعلق۔

گیارہواں سبق :- (۱) پہلے، قبل (۲) بعد،

پھر۔ (۳) اوپر، پر (۴) نیچے (۵) پیچھے۔ (۶) آگے

سلنے۔ (۷) اُس نے پھینکا، تیر مارا۔ (۸) وہ رویا۔

(۹) اُس نے دیکھا۔ (۱۰) اُس نے کوشش کی، محنت کی (مذکر)

(۱۱) اُس نے بچایا۔ (۱۲) اُس نے ہدایت دی، راستہ بتایا

رہنمائی کی۔ (۱۳) اُس نے پکارا، بلایا، آواز دی، دعا کی،

(۱۴) وہ گزرا، خالی ہوا، تخلیہ میں ہوا۔ (۱۵) اُس نے

اُمید کی۔ (۱۶) اُس نے غفلت کی، چوکا ہے، پرواٹی کی

(۱۷) اُس نے معاف کیا، درگزر کیا، بخشا (مذکر)

بارہواں سبق :- (۱) وہ ملا، اس نے ملاقات

کی۔ (۲) وہ بھولا (مذکر)۔ (۳) وہ راضی ہوا، خوش ہوا

اُس نے پسند کیا۔ (۴) وہ فنا ہوا، مٹا، ختم ہوا۔ (۵) وہ

بچا، رہ گیا، باقی رہا۔ (۶) وہ کامیاب ہوا (مذکر)۔

(۷) وہ مر گیا۔ (۸) وہ گھوما، اُس نے چکر لگایا، پھرا (مذکر)

(۹) وہ خوش ہوا، اچھا ہوا۔ (۱۰) وہ نرم ہوا، مہربان

ہوا (مذکر)۔ (۱۱) دن، روز۔ (۱۲) رات، شب۔

(۱۳) ایک۔ (۱۴) بدلہ۔ (۱۵) یا، خواہ، چاہے۔

(۱۶) بلکہ، لیکن، مگر۔

تیرہواں سبق :- (۱) وہ گزرا۔ (۲) اُس نے نافرمانی

کی، گستاخی کی (مذکر)۔ (۳) اُس نے واپس کیا، پلٹایا،

پھیرا، رد کیا۔ (۴) وہ بھاگا۔ (۵) وہ عام ہوا، پھیلا

(۶) وہ چلا، جاری ہوا، دوڑا، بہا۔ (۷) اُس نے منع

کیا، روکا، باز رکھا۔ (۸) اُس نے رات گزاری، شب

بسر کی، باسی ہوا (مذکر)۔ (۹) وہ پلٹا، واپس آیا،

دوبارہ کیا. (۱۰) زمانہ، مدت، وقت. (۱۱) اس نے حکم دیا. (۱۲) پانی. (۱۳) دودھ. (۱۴) چائے. (۱۵) روٹی. (۱۶) گوشت. (۱۷) خیانت، دغا بازی بے ایمانی. (۱۸) امانت، امانتداری، ایمانداری. (۱۹) نہیں، نہ. (۲۰) ہاں، بیشک. (۲۱) خبر. (۲۲) کیا ہوا، جسپر کوئی کام کیا گیا ہو. (۲۳) اس نے مارا پیٹا، چوٹ لگائی. (۲۴) اس نے قتل کیا، مار ڈالا (مذکر)

چود ہواں سبق :- (۱) اس نے دھویا (مذکر). (۲)

اس نے پہنا، اوڑھا. (۳) اس نے پہنایا. (۴) اس نے اتارا،

ہٹایا. (۵) اس نے یاد کیا، نگرانی کی، نگہبانی کی. (۶) وہ

پاک صاف ہوا. (۷) وہ گندہ ہوا، میلا کچھلا ہوا. (۸) اس نے

توڑا، کاٹا. (۹) وہ بیمار ہوا. (۱۰) اس نے چھوا. (۱۱) وہ

ہنسا. (۱۲) رَغِيبَ رَفِي: اس نے شوق کیا، پسند کیا.

رَغِيبَ عَن: اس نے نفرت کی، ناپسند کیا. (۱۳) کپڑا.

(۱۴) روٹی، (۱۵) ریشم. (۱۶) سبق. (۱۷) قمیص کرتا

(۱۸) گنگی، تہہ، پاجامہ.

پندرہواں سبق :- (۱) وہ پناہ میں آیا، آڑ میں آیا

(۲) اس نے بندگی کی، عبادت کی (۳) اس نے مدد کی (۴) اس نے

کھولا، فتح کیا، فیصلہ کیا (۵) اس نے پھوڑا. (۶) وہ چڑھا

نکلا، اوپر آیا، طلوع ہوا (۷) وہ ڈوبا (۸) سوچ، دھوپ

(مونت) (۹) چاند (۱۰) چودھویں کا چاند (۱۱) تارہ. (۱۲)

گذرا، چلا گیا (۱۳) اس نے نافرمانی کی، کسر کی (۱۴) وہ دو

ہوا، ہلاک ہوا (۱۵) وہ نزدیک ہوا، قریب ہوا، پاس آیا.

(۱۶) وہ اچھا ہوا، خوبصورت ہوا، عمدہ ہوا (۱۷) وہ بد صورت

ہوا، بُرا ہوا، بھدا ہوا (۱۸) صورت، شکل، تصویر (۱۹) میرٹ

چال چلن، اخلاق (۲۰) وہ کرتا ہے یا کرتے گا (مذکر)

سولہواں سبق :- (۱) اس نے پکڑا، لیا، اتھا (۲)

وہ گرانیل ہوا (۳) وہ سوار ہوا، چڑھا (۴) اس نے باز ہوا،

چلایا، ڈرائیوری کی (۵) اس نے ملامت کی، برا بھلا کہا.

(۶) اس نے شکر کیا (۷) اس نے سیاد (۸) اس نے پوچھا، دریافت کیا

لنگا، سوال کیا (۹) وہ ملا، پہنچا (۱۰) اس نے دیا، بخشا، روزی

دی، رزق دیا (۱۱) بھلائی، بہتری، خوبی، اچھائی، خیریت

(۱۲) برائی، بدی، شرارت (۱۳) مہربانی، لطف، عنایت، ادعا

(۱۴) دل (۱۵) مچھلی (۱۶) گدھا (۱۷) شیر، باگھ (۱۸) چہرہ، رخ، مہر، خوشی

سنترھواں سبق :- (۱) اس نے آزمایا، جانچا (۲) اس نے پڑھا، وہ پچھے آیا (۳) وہ ڈرا (۴) وہ طاقتور ہوا، مضبوط ہوا، اس نے قابو پایا (۵) اس نے بنایا، تعمیر کیا (۶) وہ چلا (۷) وہ پلٹا، واپس آیا، توبہ کی (۸) وہ لمبا ہوا (۹) وہ جھکا، مائل ہوا (۱۰) وہ زیادہ ہوا، اس نے زیادہ کیا، بڑھایا (۱۱) وہ کمزور ہوا، ناتواں ہوا (۱۲) وہ بڑا ہوا (۱۳) وہ چھوٹا ہوا، پست ہوا، کھنگنا ہوا۔ (۱۴) وہ ذلیل اور بے عزت ہوا (۱۵) وہ عزت والا ہوا، بلند اور غالب ہوا (۱۶) وہ کم ہوا، تھوڑا ہوا (۱۷) وہ زیادہ ہوا، بہت ہوا (۱۸) وہ بزرگ ہوا، بڑا اور برتر ہوا (۱۹) اس نے نمایا، پیدا کیا (۲۰) مال، دولت (۲۱) کھانا، طعام (۲۲) گناہ، قصور، کوتاہی (۲۳) بھلائی، اچھائی، نیک کام نیکی (۲۴) برائی، بدی، برا کام (۲۵) **اٹھارہواں سبق :-** (۱) یہاں اس جگہ ادھر (۲) ادھر اس جگہ وہاں (۳) اس نے نقصان پہنچایا، تکلیف پہنچائی (۴) دکھ دیا (۵) اس نے اسٹا کیا، سلوک کیا (۶) اس نے جانا، معلوم کیا (۷) وہ چڑھا (۸) اس نے شک شبہ کیا (۹) اس نے نا انصافی کی، حق تلفی کی، ظلم کیا، زیادتی کی (۱۰) اس نے رحم کیا، مہربانی کی۔ (۱۱) ہاتھ (مونث) (۱۲) آنکھ چشمہ (مونث) (۱۳) کان (مونث) (۱۴) حکم فرمان، بات، معاملہ (۱۵) دوا (۱۶) بیماری، مرض۔ (۱۷) اس نے فائدہ پہنچایا، نفع دیا، سود مند ہوا (۱۸) اس نے اسکو (مذکر) (۱۹) اسے اسکو (مونث) (۲۰) تجھے (مذکر) (۲۱) تجھے (مونث) (۲۲) تجھکو (مذکر) (۲۳) تجھکو (مونث) (۲۴) تجھکو (مذکر) (۲۵) **انیسواں سبق :-** (۱) بیشک، یقیناً، درمیل، کہ۔ (۲) بیشک، یقیناً، حقیقتاً، یہ کہ، (۳) اس کے (۴) کاشکہ

کیا اچھا ہوتا کہ (۴) گویا کہ، ایسا معلوم ہوتا کہ (۵) لیکن، مگر، ترقی (۶) ممکن ہے کہ (۷) ضرور، یقیناً، واقعہ (۸) اس نے وعدہ کیا (۹) اس نے سوچا، حوالہ کیا، سپرد کیا (۱۰) اس نے پورا کیا، وفا کیا (۱۱) وہ تم سے بے باپ کے ہوا (۱۲) وہ نا امید ہوا، نراس ہوا (۱۳) وہ خشک ہوا، سوکھا (۱۴) اس نے دھکا دیا، سختی سے ہٹایا (۱۵) وہ نیک ہوا، اچھا ہوا، مناسب و موزوں ہوا، لائق ہوا، قابل ہوا (۱۶) وہ بگڑا، خراب ہوا (۱۷) بدن جسم (۱۸) بولی، گوشت، نگر، توغرا (۱۹) وہ ظاہر ہوا، کھلا، واضح ہوا (۲۰) جب، جبکہ، جستہ اگر (۲۱) نشانی، آیت۔

بیسواں سبق :- (۱) وہ جو، وہ جس، وہ جسے، جو جس (۲) اسکو جس (۳) الذی کا مونث (۴) جو، جونسا، جن، جس، (عقل مند کیلئے) (۵) جو چیز، جس جو، جو کچھ، بے عقل چیز کیلئے) (۶) یہ جو، جس (۷) اس نے چاہا، خواہش کی (۸) وہ سویا، اُسے نیند آئی (۹) وہ ڈرا، خوفزدہ ہوا (۱۰) اس نے چاہا پسند کیا، خواہش کی، دل سے چاہا (۱۱) وہ مالک ہوا، وارث ہوا (۱۲) اس نے خدمت کی، سیوا کی (۱۳) اس نے عمل کیا، کام کیا (۱۴) اس نے بنایا، کیا، کر دیا (۱۵) اس نے منع کیا، روکا، باز رکھا (۱۶) قدام: وہ آیا، قدم: وہ پرانا ہوا (۱۷) وہ گمراہ ہوا، (۱۸) وہ جو ان ہوا (۱۹) اس نے بتایا، دلالت کی، راہ دکھائی۔ (۲۰) آخرت، قیامت (۲۱) اس نے محنت کی، کوشش کی، ود (۲۲) جدید (نیا) ہوا (۲۳) راستہ، راہ، سڑک (۲۴) غنقریباً، گائے، گے، گی (۲۵) اس نے سجدہ کیا، سر جھکایا۔

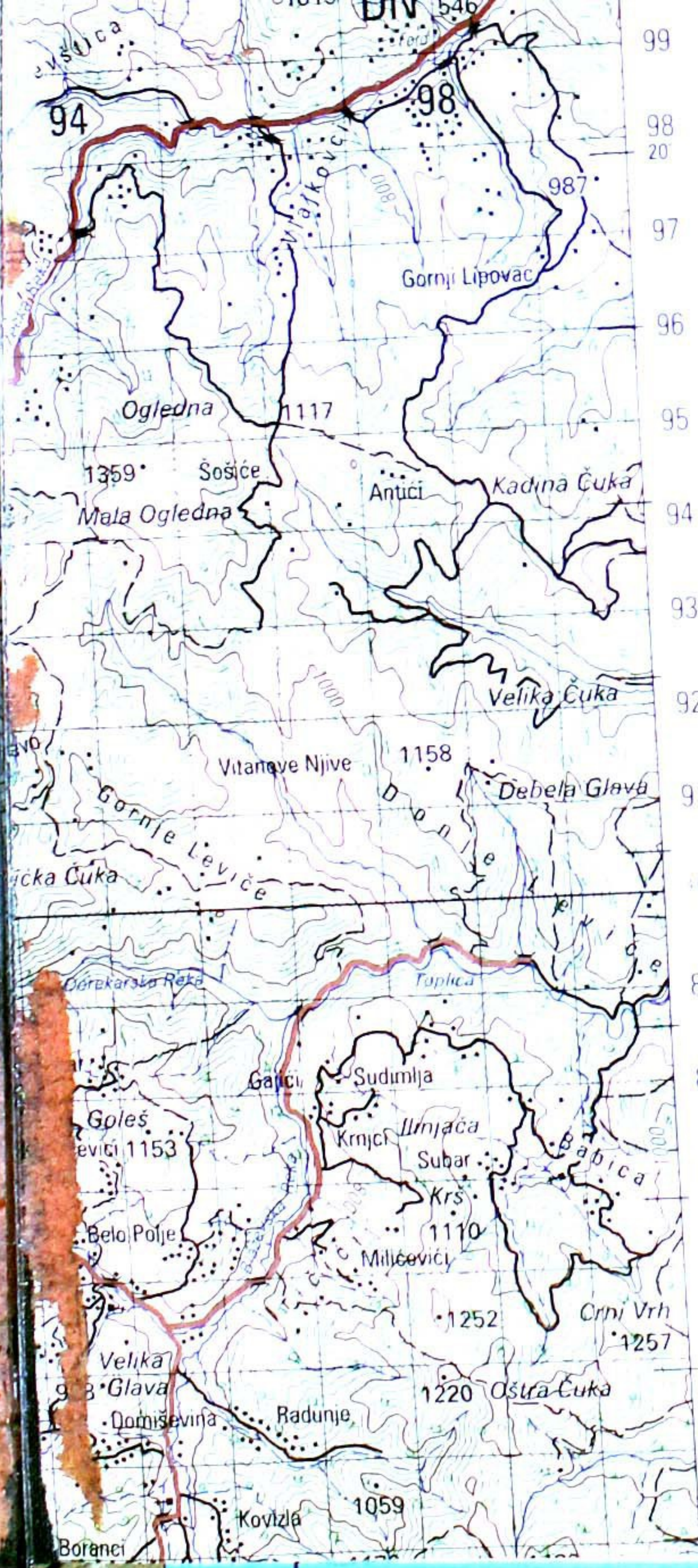
ختم شد

مکتبہ انجمن ترقی عربی نے قادری پریس میں چھپوا کر شائع کیا۔
لاہور منزل محمد علی رزوی پبلسرے ۱۳

مئی ۱۹۵۰ء

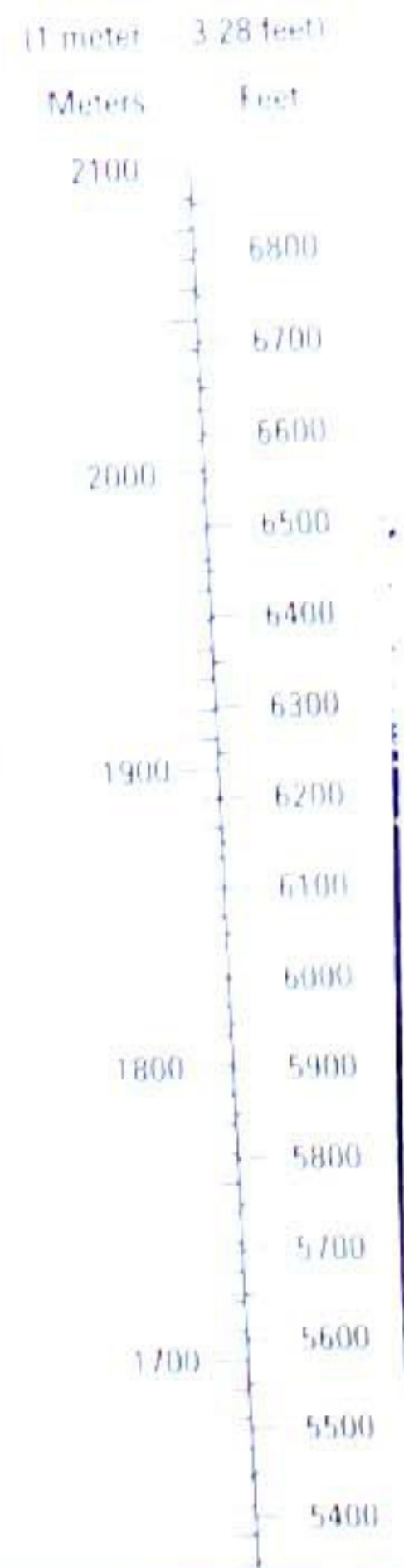
۲۰۰۰

بار اول



99
98
20
97
96
95
94
93
92
91
90
89
88
87
86
85
84
83

CONVERSION GRAI



سیاتی اصولوں کی روشنی میں

۱۴
دن

عربی زبان

سیکھنے کا آسان طریقہ

حصہ دوم

مصنف

عبدالرحمان طساہر سوڑتی (فاضل ادب)

لئے کا پتہ

مفید کتب خانہ

محمد علی روڈ

بستی

شائع کردہ

مکتبہ انجمن ترقی عربی ہند

محمد علی روڈ

بستی

جلد ۰-۱۲-۳

قیمت پیدجلد ۰-۴-۳

عربی زبان

60/52

عربی زبان کے متعلق ہمارے پاس ہندوستان کے
مستند علماء کی تھریاں موجود ہیں جس میں
اس طریق تعلیم کی کامیابی کی شہادت دی ہے
ان سب نے نیز ہندوستان کے ممتاز علمی
مستندوں پر یہ تسلیم کیا ہے کہ واقعی یہ کتاب
دریغ عربی زبان سکھانے والی تمام کتابوں پر
متمنی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

پیش لفظ

”عربی زبان“ کا یہ دوسرا اور آخری حصہ ہے، ہر دو حصہ میں ہم نے ان تمام ضروری قواعد اور الفاظ کو بہم پہنچانے کی کوشش کی ہے جو اردو کے ذریعے عربی سیکھنے کے لئے لازمی ہیں اور جن پر قدرت حاصل کر لینے کے بعد طالب علم لغت کی مدد سے عربی زبان کی کتابیں پڑھنے کی صلاحیت پیدا کر لے اور معسولی بول چال اور خط و کتابت بھی کر سکے۔

انگریزی اسکولوں میں اگر یہ دو حصے میٹرک سے پہلے کی کلاسوں میں ختم کرادیئے جائیں تو صرف میٹرک کا کورس ہی نہیں بلکہ آئندہ بی اے، ایم اے تک عربی زبان کی مشکلات پر طلبہ قابو پالیں گے۔ اسی طرح عربی مدارس کے ابتدائی درجوں میں ان دونوں حصوں کو پڑھا دینے کے بعد طالب علم قرآن مجید، حدیث

فقہ، ادب اور صرف و نحو کی عربی کتابوں کو نہایت آسانی سے پڑھ
لیں گے اور کوئی لسانی دشواری ان کو پریشان نہ کر سکے گی۔

دوسرے حصہ میں ہم نے تین حرفی ماضی اور اس میں اضنا
سے بننے والے خاندان (ابواب) بتائے ہیں، مثنیٰ اور جمع کو
بغیر رٹائے ہوئے سکھانے، ثقیل اصطلاحوں کو ختم کرنے، اور ہر
موقع پر خوش اسلوبی کے ساتھ لغت سے مدد لینے کی کوشش
کی ہے، کتاب میں صرف کثیر الاستعمال خاندانوں (ابواب) کا
تذکرہ ایسے دل چسپ انداز میں کیا ہے کہ طالب علم کتابی الفاظ
میں محدود رہنے کی بجائے نئے نئے الفاظ بنانے کی کوشش
کرنے لگتا ہے۔

اسباق میں یہ رعایت ملحوظ نہیں رکھی گئی ہے کہ وہ
ایک یا دو مجلسوں میں ختم ہو جائیں، ہو سکتا ہے کہ ایک سبق
اور اس کی مشقیں متواتر ایک ہفتہ تک جاری رہیں لہذا جب
تک ایک سبق کے الفاظ، قواعد اور مشقیں مکمل طور پر ذہن
نشیں نہ ہو جائیں، خاص طور پر مشقوں کی پوری پوری اصلاح
نہ ہو جائے دوسرا سبق ہرگز شروع نہ کریں۔

ہمیں افسوس کے ساتھ اس امر کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ

ہمارا یہ سلسلہ اُن اساتذہ کرام کو خوش اور مطمئن نہ کر سکے گا جو قدیم نصاب کی ترتیب اور زیر لفظ ترجمہ کرانے کے عادی ہیں اور طلبہ میں خود اعتمادی کے ساتھ پختہ لیاقت پیدا کرانے کی کوشش نہیں کرتے جس کی وجہ سے عربی زبان کو مشکل سمجھ کر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

آخر میں روشن خیال اور ترقی پسند عربی کے اساتذہ سے میری درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ کو بغور ملاحظہ فرمائیں، دوسرے مرتب شدہ کورسوں سے اس کا مقابلہ کریں، اس میں جو خامیاں نظر آئیں ان سے مطلع فرمائیں، اگر اس سلسلہ کو کامیاب اور مفید پائیں تو اپنے زیر اثر حلقوں میں اس طرزِ تعلیم کو رواج دیں تاکہ قوم کا وہ بڑا اور قیمتی وقت بچ جائے جو عربی طلبہ رٹنے اور لغت سے بے خبر رہنے میں کھو دیتے ہیں۔

إِن أُسْرِدُ إِلَّا إِلَىٰ صِلَاحٍ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ

خادم

طاہر سورتی

مکتبہ انجمن ترقی عربی (ہند)

محمد علی روڈ بمبئی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

پہلا سبق

مشکل الفاظ کے معنی کتاب کے آخر میں فرمنا گیں

دیکھیے

شَدَّ (۱) تَمَّ، كَمَلَ (۲) عَسِرَ (۳) يَسِرَ (۴) سَلِمَ (۵) كَرُمَ (۶)
 صَبَرَ (۷) شَكَرَ (۸) جَمَلَ (۹) نَقَصَ (۱۰) اللَّهُمَّ (۱۱) أَفَى (۱۲)
 مُصِيبَةٌ (۱۳) عَادَةٌ (۱۴) صَدَقَةٌ (۱۵) جَرِيْدَةٌ (۱۶) عَقْلَ (۱۷)
 حَمْدًا (۱۸)

مصدر۔ فعل کا نام | ہر فعل کا ایک نام ہوتا ہے جسے مصدر کہتے ہیں، عربی میں یہ نام (مصدر) فعل کے مادہ سے بنتا ہے، مصدر میں کوئی زمانہ (ماضی، حال، استقبال) نہیں ہوتا بلکہ اس میں صرف "کسی کام کا ہونا یا کرنا" پایا جاتا ہے۔ مثلاً ضَرَبَ کا

مصدر ضَرْبٌ : مارنا، پیٹنا، مار، چوٹ۔ نَصَرَ سے نَصْرٌ : مدد کرنا،
مدد۔ عربی مصدر کے معنی اُردو میں دو طرح بتائے جاتے ہیں۔
ایک تو آخر میں "نا" لگانے سے جیسے مارنا، مدد کرنا، دوسرے اس
فعل کا نام بنا دینے سے مثلاً مار، چوٹ، مدد وغیرہ۔

مصدر بنانے کا طریقہ | آپ نے اب تک جو افعال پڑھے

ہیں ان سے مصدر بنانے کا کوئی خاص وزن یا طریقہ نہیں ہے،
مصدر معلوم کرنے کے لئے آپ کو لغت سے مدد لینا چاہیے،
"المنجد" میں فعل ماضی کے بعد لائن پر حرکت (سِرِّ) کے ذریعہ
مضارع کی "ع" کی حرکت بتائی گئی ہے پھر زبر لگا کر اس فعل کا مصدر
لکھا گیا ہے، فعل کا کبھی ایک مصدر ہوتا ہے اور کبھی ایک سے زیادہ
بطور مثال آپ 'أَكَلَ، فَتَحَ، نَصَرَ' کے مصدر "المنجد" میں دیکھیں
تو یہ عبارتیں ملیں گی :-

(أَكَلَ، أَكَلًا، وَأَكَلًا) أَكَلَ فعل ماضی ہے جس کے بعد

لائن پر پیش (سِرِّ) مضارع کی "ع" پر پیش بتا رہا ہے اور اس
کے بعد زبر لگے ہوئے دو لفظ "أَكَلَ" اور "أَكَلًا" مصدر ہیں جن
کے معنی کھانا کھانا، کھانا، اور کھلائی ہیں۔

(فَتَحَ، فَتَحًا) مصدر فَتَحَ ہے جس کے معنی کھولنا، فتح

کرنا، اور فتح ہیں۔

(نَصَرَ نَصْرًا) مصدر نَصْرُ ہے جس کے معنی مدد کرنا، مدد

ہیں۔ [نوٹ] آئندہ اسباق میں جو اسم کسی مُعَيَّن وزن یا مخصوص بتائی ہوئی شکل میں نہ ہو اسے مصدر سمجھنا چاہیے۔

مفعول مطلق | کبھی کسی کام کو سُچتہ اور یقینی طور پر کرنے کے لئے

یا اس میں قوت اور زور پیدا کرنے کے لئے یا اس کام کے کرنے

کی حالت بتانے کے لئے ہم فعل کے بعد زبر لگا کر اس فعل کا

مصدر استعمال کرتے ہیں، یہ زبر لگا ہوا مصدر مفعول مطلق کہلاتا

ہے جیسے :-

۱۔ ضَرَبْتُ زَيْدًا ضَرْبًا ۲۔ يَنْصُرُنِي اللَّهُ نَصْرًا ۳۔ ضَلَّ

الْكَافِرُ ضَلَالًا ۴۔ رَأَيْتُهُ رَأْيًا۔

دیکھیے ان جملوں میں زبر لگے ہوئے مصدر فعل کی تاکید اور

اس کام کے ہونے پر زور اور یقین پیدا کر رہے ہیں۔ کبھی مفعول

مطلق کو موصوف یا مضاف بنا کر اس سے فعل کے کرنے کی حالت

بتائی جاتی ہے مثلاً :-

۱۔ ضَرَبْتُ زَيْدًا ضَرْبًا شَدِيدًا : میں نے زید کو سخت

مار ماری ۲۔ ضَلَّ الْكَافِرُ ضَلَالًا بَعِيدًا : کافر بہت دور بھٹکا۔

۳۔ یَنْصُرُنِي اللَّهُ نَصْرًا عَظِيمًا : اللہ میری عزت بخش مدد کرے گا۔

۴۔ رَأَيْتُهُ رَأَى الْعَيْنِ : میں نے اُس کو آنکھ سے دیکھا۔

ان جملوں میں مفعول مطلق کے بعد صفت یا مضاف الیہ سے

فعل کی تاکید اور اُس کے کرنے کی حالت معلوم ہو رہی ہے۔ یہ یار

رکھے کہ وہی زبر لگا ہوا مصدر مفعول مطلق ہوگا جس سے پہلے اُس کا

فعل ہو، ورنہ وہ مصدر مفعول مطلق نہیں ہوگا جیسے اَسْأَلَ اللّٰهَ عِلْمًا

عِلْمًا اگرچہ زبر لگا ہوا مصدر ہے لیکن اس سے پہلے اس کا فعل

نہ ہونے کی وجہ سے یہ مفعول مطلق نہیں ہے بلکہ یہاں "مفعول بہ"

ہے۔

هُوَ يَأْكُلُ الطَّعَامَ أَكْلًا كَثِيرًا - هُوَ يَشْرِبُ الشَّايَ

شَرِبًا زَائِدًا - ضَرَبَ الْاِسْتَاذُ التِّلْمِيذَ ضَرْبًا شَدِيدًا -

نَهَى الدَّكْتُورُ الْمَرِيضَ عَنِ الطَّعَامِ نَهْيًا شَدِيدًا - يَضْرِبُ

الْبَوْلِيْسُ السَّارِقَ ضَرْبًا كَثِيرًا - شَدَّدَتْ الْاِزَارَةَ شَدَدًا -

دَعَوْتُ اللّٰهَ دُعَاءً طَوِيلًا - حَفِظَ الْوَلَدُ الْقُرْآنَ حِفْظًا

كَامِلًا - قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ قِيَامًا طَوِيلًا -

عَلِمْتُ هَذَا الْاَمْرَ عِلْمًا تَامًا - بَكَى الْوَلَدُ بُكَاءً كَثِيرًا -

مَرِضَتْ أُمِّي مَرَضًا شَدِيدًا طَوِيلًا - يَأْخُذُ اللَّهُ الظَّالِمَ
 أَخْذًا شَدِيدًا - قَدْ تَفَعَّنِي هَذَا الدَّوَاءُ نَفْعًا تَامًا -
 هُوَ يَعِدُنِي وَعْدًا كَاذِبًا - هُوَ يَنَامُ فِي اللَّيْلِ نَوْمًا قَلِيلًا
 قَالَ اللَّهُ أَنَا أَضْرِبُكَ ضَرْبًا أَوْ أَقْتُلُكَ قَتْلًا - هُوَ يَكْتُبُ
 كِتَابَةً حَسَنَةً - أَنْتَ تَقْرَأُ الدَّرْسَ قِرَاءَةً سَيِّئَةً -
 غَضِبْتَ أُمِّي عَلَى غَضَبٍ شَدِيدًا - يَدْعُ اللَّهُ الكَافِرَ
 إِلَى التَّارِكَةِ - هُوَ يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا - هَذَا السَّائِقُ
 يَسُوقُ السَّيَّارَةَ سَوْقًا حَسَنًا -

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَ عَمَلًا صَالِحًا وَ حِفْظًا
 قَوِيًّا وَ فَهْمًا كَامِلًا وَ عَقْلًا سَالِمًا - وَصَلْتُ بِمَبَايِ
 بِالسَّلَامَةِ - السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الأبُّ الكَرِيمُ -
 الكَرِيمُ إِذَا وَعَدَ وَفَى - وَقَفَتِ الطَّيَّارَةُ فِي بَوْمَبَايِ
 وَقَفًا طَوِيلًا ثُمَّ طَارَتْ - مَاتَ وَلَدُهَا فَصَبَرَتْ صَبْرًا
 جَمِيلًا - أَنَا أَشْكُرُ اللَّهَ شُكْرًا كَثِيرًا - الْحَمْدُ لِلَّهِ أَنَا
 بِالْخَيْرِ وَ السَّلَامَةِ - إِنَّ هَذِهِ المُصِيبَةَ لَعَظِيمَةٌ -
 اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي وَ أَنَا عَبْدُكَ ، خَلَقْتَنِي وَ هَدَيْتَنِي فَأَنَا
 أَشْكُرُكَ عَلَى ذَلِكَ شُكْرًا كَامِلًا وَ أَحْمَدُكَ حَمْدًا

كَثِيرًا - إِنَّ رَبِّي سَالِمٌ مِنَ النَّقْصِ - إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا -
 هُوَ ضَعِيفٌ يَمْشِي مَشْيًا قَلِيلًا ثُمَّ يَجْلِسُ - مَاتَ الْكَافِرُ
 مَوْتَ الذَّلَّةِ - لَمْ لَا تَفُوزَ وَأَنْتَ تَسْعَى سَعْيًا شَدِيدًا
 كَامِلًا ؟ مَنْ عَمِلَ بِالْقُرْآنِ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا - شَبَّ
 وَلَدُهُ شَبَابًا كَامِلًا - جَمَلْتُ بِنْتُهُ جَمَالَ تَامًا فَهِيَ جَمِيلَةٌ
 هُوَ لَا يَصْبِرُ عَلَى الْمُصِيبَةِ - أَنْتِ لَا تَشْكُرِينَ الْإِنْسَانَ
 فَكَيْفَ تَشْكُرِينَ اللَّهَ ؟ طَالَ اللَّيْلُ طَوْلًا - الْجَمَالَةُ دَائِرَةٌ
 عَظِيمَةٌ - لَا يَنْفَعُ الْجَهْلُ فِي الدُّنْيَا بَلْ يَضُرُّ - أَيُّهَا الْمَرْأَةُ
 الْجَمِيلَةُ لِمَ تَفْرَحِينَ بِجَمَالِكَ الذَّاهِبِ - إِنَّ السَّيْرَةَ
 الْجَمِيلَةَ خَيْرٌ مِنْ صُورَةٍ جَمِيلَةٍ - إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ
 وَالْفَتْحُ - لَصَّبِرْ عَادَةً مَحْمُودَةً - هُوَ لَا يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا
 وَيَقُولُ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا - قَدْ خَدَمَ غَانِدِي الْهِنْدُ خِدْمَةً
 عَظِيمَةً - الْكَافِرُ يَفِرُّ مِنَ الْمَوْتِ فِرَارًا شَدِيدًا -
 هَلْ صَامَ ابْنُكَ الصَّغِيرُ؟ نَعَمْ صَامَ صَوْمًا
 كَامِلًا - اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا - قِرَاءَتُهُ
 حَسَنَةٌ - يَا أَيُّهَا التَّلِيدُ اللَّاعِبُ ! سَتَبْكِي عَلَى جَمَالِكَ
 بَعْدَ بُكَاءِ طَوِيلًا - أَنَا أَرْجُو مِنَ اللَّهِ رَجَاءً قَرِيبًا

كَامِلًا - لَمْ تَضْحَكْ ضَحْكًا كَثِيرًا . مَا تَقَصَّتْ صَدَقَةً مَالًا .
 قَرَأْتُ الْجَرِيدَةَ . لَهُ قَلْبٌ سَلِيمٌ . الْإِنْسَانُ مَنْ سَلِمَ
 الْإِنْسَانُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ . إِنَّ الَّذِي يَصْبِرُ عَلَى
 الْمُصِيبَةِ وَلَا يَبْكِي بُكَاءً لَرَجُلٍ صَابِرٍ . تَقْصُ الْكِتَابُ
 فَهُوَ نَاقِصٌ . إِذَا تَمَّ الشَّيْءُ ثُمَّ ذَهَبَ مِنْهُ شَيْءٌ فَذَلِكَ
 الشَّيْءُ نَاقِصٌ . هِيَ نَاقِصَةُ الْعِلْمِ وَالْعَقْلِ . الْعَاقِلُ مَنْ
 سَلِمَ مِنَ الْجَهَالَةِ . إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ . هُوَ يَدْعُ
 السَّائِلَ - إِذَا سَلِمْتَ مِنَ الْآفَةِ فَأَنْتَ سَلِيمٌ .

تمرین ۱۔ المنجد کی مدد سے آج کے سبق اور ذیل کو افعال

کے مصدر مع معنی لکھیے۔ (نوٹ) المنجد کا ہر طالب علم کے پاس ہونا بہتر
 ہے پوری کلاس میں ایک نسخہ بھی کافی ہو سکے گا، بصورت دیگر استاذ المنجد
 کے فرائض ادا کرے گا۔

عَبَدَ - عَصَى - نَسِيَ - فَنِيَ - وَفَى ، هَدَى - وَجَدَ - صَلَحَ

تَابَ - وَفَى - غَرِبَ - تَلَا -

تمرین ۲۔ سبق کے تمام افعال سے مضارع کی "ع" کی حرکت

معلوم کیجیے۔

تمرین ۱۱ خانہ جگہ کو مفعول مطلق سے پُر کیجئے :-

(۱) عَفُوْتُ عَنِ الظَّالِمِ . . . تَامًّا (۲) عَادَ مَرَضُهُ . . .

(۳) طَلَعَ البَدْرُ . . . بَانَ امْرُؤٌ . . . (۵) بَنَتْهَا تَخِيْبَ

القَمِيصِ . . . حَسَنًا (۶) خَافَ الوَلَدُ مِنَ الأُسْدِ . . .

شَكِيْدًا -

تمرین ۱۲ عربی بناؤ :-

(۱) چاند پوری طرح پورا ہوا (۲) یہ آسان معاملہ ہے (۳) میں نے اس مصیبت پر عمدہ صبر کر لیا ہے (۴) میں گمراہ ہو گیا تھا تو اللہ نے مجھے پوری ہدایت دی (۵) بے شک مال خیرات سے کم نہیں ہوتا ہے (۶) وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہونے والا ہے (۷) کیا تو نے اخباء پوری طرح پڑھا (۸) بے شک خدا خوبصورت ہے اور وہ خوبصورتی کو پسند کرتا ہے (۹) اے اللہ میں اپنے نفس پر ظلم کرنے والا بندہ ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تو معاف کرنے والا اور مہربان ہے (۱۰) میں آفت سے محفوظ رہا تو میں نے اللہ کی تعریف کی اور اُس کا شکر یہ ادا کیا (۱۱) اے نادان مریض! تو نے گوشت کیوں کھایا، کیا ڈاکٹر نے گوشت سے سختی کے ساتھ منع نہیں کیا تھا؟ تو سخت بیمار ہو جائے گا (۱۲) سختی اچھی عادت ہے اور ظلم بُری عادت ہے (۱۳) بے شک صبر کرنا تیری

پرانی عادت ہے (۱۳) قرآن کریم اللہ کے رسول کے زمانہ میں پورا ہو گیا تھا پھر اس میں کسی نے رسول اللہ کے بعد کچھ نہیں بڑھا! (۱۵) وہ بہت زیادہ کمزور ہو گیا ہے اس لئے وہ اچھی لکھائی نہیں لکھتا ہے (۱۶) ہنسیک تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

تمرین ۵ مندرجہ ذیل جملوں میں جہاں جہاں اسم کو زبر ہے

اس کی وجہ بتاؤ :-

(۱) إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ خَلْقًا حَسَنًا (۲) إِنَّ عَادَةَ
الْكَبِيرِ الْقَبِيحَةَ لَاتَذْهَبُ إِلَى بَقَاءِ الدُّنْيَا (۳) إِنَّ الصَّائِمَ
لَيَفْرَحُ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَرَحًا عَظِيمًا (۴) هُوَ لَا يَعْقِلُ شَيْئًا
وَلَا يَفْهَمُ كَلَامًا وَمَعَ ذَلِكَ يَقُولُ "أَنَا رَجُلٌ عَاقِلٌ عَالِمٌ"
(۵) أَنَا أَعْلَمُ عِلْمًا تَامًّا أَنَّ الْأَمْرَ بِيَدِ اللَّهِ وَأَنَّ عَمَلَ الْإِنْسَانِ
يَتِمُّ بِنَصْرِ اللَّهِ۔

دوسرا سبق

هَذَانِ (۱) هَاتَانِ (۲) إِشَانِ (۳) إِشْتَانِ، ثِشْتَانِ (۴) مِيزَانِ (۵)
قَدَامِ (۶) نَعْلِ (۷) جَوْرَبِ (۸) كَلَامِ، كَلِمَةٍ (۹) رَبِّيَّةِ (۱۰)۔

آنَةُ (۱۱) يَيْسَةُ (۱۲) جَيْبٌ (۱۳) لِسَانٌ (۱۴) حَبٌّ (۱۵)
 خَفٌّ (۱۶) ثَقُلَ (۱۷) صَحَّ (۱۸) أَدَبَ (۱۹) بَلَغَ (۲۰) شَرَفَ
 (۲۱) حَقَّرَ (۲۲) صَلَّى (۲۳) هَنَأَ (۲۴) سَلَّمَ (۲۵) فَتَشَّ (۲۶)
 بَدَّلَ (۲۷) ثَنَى (۲۸)

مُثَنِّي

ایک چیز کے لئے جو شکل استعمال ہوتی ہے اس کو
 واحد کہتے ہیں، اب تک آپ نے جس قدر اسم یا فعل پڑھے
 وہ واحد تھے، عربی میں ایک قسم کی دو چیزوں کے لئے شکل بنانے
 کو "تَثْنِيَّةٌ" کہا جاتا ہے اور جو شکل دو چیزوں کے لئے بنائی جائے
 اسے "مُثَنِّي" کہتے ہیں، اسم کا "مُثَنِّي" اسم سے اور فعل کا "مُثَنِّي"
 فعل سے بنایا جاتا ہے۔

اسم ظاہر سے مُثَنِّي
 بنانے کا قاعدہ

واحد کی شکل کے آخری حرف کو زیر
 دے کر اس کے آگے "الف" اور زیر

والا نون [ا ن] یا "ئی" اور زیر والا نون [ا ن] بڑھا دینے
 سے واحد اسم مُثَنِّي بن جاتا ہے، جہاں واحد اسم کے آخری حرف
 کو پیش (ف) ہو اس کا مُثَنِّي (ا ن) سے اور جہاں واحد اسم
 کو زیر یا زیر (ا ن) ہو اس کا مُثَنِّي (ا ن) سے بنایا
 جائے گا۔ مثالیں :

واحد اسم کو پیش و۔ اور اس کا مثنیٰ	واحد اسم کو زیر و۔ اور اس کا مثنیٰ
قَدَمٌ (دو پاؤں)	مِنْ نَعِيفَةٍ (دو کمزور)
نَعْلٌ (دو جوتے)	بِأَنَّ (دو آنے میں)
جَوْرَبٌ (دو مونے)	فِي يَدٍ (دو ہاتھوں میں)
كَلِمَةٌ (دو باتیں)	عِنْدَ رَجُلٍ (دو مردوں پاس)
عَالِمٌ (دو عالم)	مَعَ تَلْمِذٍ (دو شاگردوں کے ہم)
مَقْتُولَةٌ (دو قتل کی ہوئی)	عَلَى ظَالِمٍ (دو ظالموں پر)
رَبِيَّةٌ (دو روپے)	بِمَقْتُولٍ (دو مقتولوں کے لئے)

واحد اسم کو زیر و۔ اور اس کا مثنیٰ

أَكَلْتُ خُبْزًا - أَكَلْتُ خُبْزَيْنِ	ضَرَبْتُ رَجُلًا - ضَرَبْتُ رَجُلَيْنِ
لَبِسْتُ نَعْلًا - لَبِسْتُ نَعْلَيْنِ	إِنَّ الْقَلَمَ طَوِيلٌ - إِنَّ الْقَلَمَيْنِ طَوِيلَانِ
لَعَلَّ هَذَا تَلْمِذٌ - لَعَلَّ هَذَيْنِ تَلْمِذَانِ	لَيْتَ الْبَيْتَ قَارِعَةً - لَيْتَ الْبَيْتَيْنِ قَارِعَتَانِ

دیکھے جہاں واحد کو پیش ہے اس کا مثنیٰ دے ان، اور جہاں

واحد کو زیر یا زیر ہے اس کا مثنیٰ دے (ین) سے بنایا گیا ہے۔

مثنیٰ اور مادہ کا
آخری حرف علت

مادہ کا آخری حرف علت مثنیٰ بناتے
وقت "ی" بن کر ظاہر ہو جاتا ہے مثلاً

داع سے داعیان - بالك سے بالكیان۔

مبتدا خبر، موصوف : مبتدا اگر مثنیٰ ہو تو خبر بھی مثنیٰ ہوگی جیسے
 صفت اور مثنیٰ "التَلْمِیْذَانِ لَا عِیْبَانَ" اسی طرح اگر موصوف

مثنیٰ ہو تو صفت بھی مثنیٰ ہوگی جیسے "هَاتَانِ الْمَرْأَتَانِ الْجَبِیْلَتَانِ

أَسْتَاذَتَانِ -

اب تک آپ نے ایسے افعال پڑھے ہیں جن کی ماضی

فَعْلٌ

کی پہلی شکل تین حرفوں والی ہے۔ اب ہم آپ کو ایسی ماضی بتائینگے
 جس کا مادہ تو تین حرفوں کا ہی ہوگا لیکن اس کی پہلی شکل میں تین سے

زیادہ حروف ہوں گے، تین سے زائد حرفوں والی ماضی میں پہلی قسم "ع"

پر تشدید (۳) والی ماضی ہے جسے ہم "فَعَّلَ" کہیں گے۔ "ع" پر تشدید

لگانے سے کئی فائدے ہوتے ہیں جن میں سے کچھ ہم ذیل میں بیان

کرتے ہیں باقی آئندہ لغت کے مطالعہ سے معلوم ہوتے رہیں گے۔

(۱) "ع" پر تشدید لگانے سے لازم فعل متعدی بن جاتا ہے جیسے

فَرِحَ سے فَرَّحَ : خوش کیا۔

وَقَفَ سے وَقَّفَ : کھڑا کیا، ٹھہرایا۔

طَالَ سے طَوَّلَ : لمبا کیا۔

ضَعَفَ سے ضَعَّفَ : کمزور بنایا۔

سَلِمَ سے سَلَّمَ : بچایا، محفوظ رکھا۔

طَارَ سے طَيَّرَ : اڑایا۔

(۲) متعدی فعل "ع" پر تشدید لگانے سے

۱۰ ڈبل متعدی (متعدی المتعدی) بن جاتا ہے جیسے :-

عَلِمَ سے عَلَّمَ : سکھایا، معلوم کرایا، بتایا

خَافَ سے خَوَّفَ : ڈرایا۔

سَمِعَ سے سَمَّعَ : سنایا۔

رَكِبَ سے رَكَّبَ : چڑھایا، سوار کیا۔

(۳) "ع" پر تشدید لگنے سے متعدی فعل میں کثرت، زیادتی، مبالغہ

اور زور کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثالیں :-

كَسَّرَ سے كَسَّرَ : زیادہ توڑا۔

غَسَّلَ سے غَسَّلَ : بہت زیادہ دھویا

فَتَحَّ سے فَتَّحَ : خوب زیادہ کھولا۔

مَنَعَ سے مَنَّعَ : سختی اور زور سے روکا

(۴) فعل کو کسی کی طرف منسوب کرنے کے لئے بھی "ع" کو تشدید

لگا دی جاتی ہے مثلاً :- صَدَّقَ : کسی کی طرف سچ کو منسوب کیا، سچا بتایا

كَذَّبَ : کسی کی طرف جھوٹ کو منسوب کیا، جھوٹا بتایا، جھٹلایا۔

كَفَّرَ : کسی کی طرف کفر کو منسوب کیا، کافر بتایا، کافر بنایا، کافر کو

(۵) کبھی "ع" پر تشدید سے بالکل نئے معنی پیدا ہو جاتے ہیں

مثلاً صَلَّى : نماز پڑھی، دعا کی، برکت کی۔

۱۱ ڈبل متعدی سے یہ مراد ہے کہ اگر پہلے فعل متعدی ایک مفعول

چاہتا تھا تو اب دو مفعول چاہے گا دیکھیے سَمِعْتُ الْخَبَرَ مِنْ اِيكٍ مَفْعُولٍ

ہے۔ "ع" پر تشدید لگا کر "سَمِعْتُهُ الْخَبَرَ" کہنے سے اس میں دو مفعول

ایک ۱۱ اور دوسرا الْخَبَرَ۔

فَعَّلَ کا مضارع بنانے کے لئے شروع میں علامت

فَعَّلَ کا مضارع

مضارع کو پیش دے کر "ع" کو زیر کر دیا جاتا ہے

جیسے :- اَدَّبَ سے يُؤَدِّبُ - نَزَلَ سے يُنْزِلُ - صَلَّى سے يُصَلِّيُ -

بَيَّنَّ سے يُبَيِّنُ -

فَعَّلَ سے اسم فاعل اور اسم مفعول اس

فَعَّلَ سے اسم فاعل

کے مضارع کی پہلی شکل سے بنتا ہے

اور اسم مفعول

علامت مضارع کی جگہ "م" لگا دینے سے اسم فاعل بن جاتا ہے

اسم فاعل کی "ع" کو زیر لگانے سے اسم مفعول بن جاتا ہے مثالیں :-

فعل مضارع	اسم فاعل	اسم مفعول	مونت بنانے کیلئے
يَبْلِغُ	مَبْلِغٌ (پہنچانے والا)	مُبْلَغٌ (پہنچایا ہوا)	حسب قاعدہ "ة"
يُبَيِّنُ	مُبَيِّنٌ (ظاہر کرنے والا)	مُبَيَّنٌ (ظاہر کیا ہوا)	کا اضافہ کر دیا
يُشَرِّفُ	مُشَرِّفٌ (عزت بخشنے والا)	مُشَرَّفٌ (عزت بخشا ہوا)	جلٹے گا۔

فَعَّلَ کا مصدر ہمیشہ تَفْعِيلُ کے وزن پر آتا ہے

فَعَّلَ کا مصدر

جیسے خَفَّفَ سے تَخْفِيفٌ (ہلکا کرنا) - نَزَلَ سے تَنْزِيلٌ (اُتارنا) حَقَّرَ

سے تَحْقِيقٌ (حقیر کرنا) شَرَّفَ سے تَشْرِيفٌ (عزت بخشنا)

لیکن جب مادہ کا آخری حرف ("ل" کی جگہ) "أ" یا کوئی حرف علت

ہو تو فَعَّلَ کا مصدر "تَفْعِلَةٌ" کے وزن پر آتا ہے جیسے قَوَّيْتُ سے

تَقْوِيَّةٌ (مضبوط بنانا، قوت دینا) ثَقِيٌّ سے تَثْنِيَّةٌ (دو بنانا، دو کرنا) هَنَّا
سے تَهْنِيَّةٌ (مبارکباد دینا)۔

فَعْلَ کا مفعول مطلق اسی کے مصدر سے بنتا ہے جیسے نَدَّالٌ

اللَّهُ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا - أَدَبِيٌّ أَبِي تَأْدِيبًا۔

(تنبیہ) ہر فعل کو لازم سے متعدی بنانے یا متعدی سے رُذِلٌ

متعدی بنانے کے لئے "ع" پر تشدید لگانا کوئی عام قاعدہ نہیں یہ معلوم

کرنے کے لئے لغت دیکھنا چاہیے۔

مادہ کا آخری حرف علت فَعَّلَ بناتے وقت لکھنے میں "ی" او

پڑھنے میں الف ہو جاتا ہے اور اس کی تمام شکلیں "بکی" کی طرح

بنیں گی۔

(نوٹ) ماضی اور مضارع کی شکلیں کبھی دُعا اور بددعا کے لئے بھی

استعمال ہوتی ہیں۔ مثلاً رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ (خدا تجھ سے خوش ہو)۔

يَرْحَمُكَ اللَّهُ (خدا تجھ پر رحم کرے) قَتَلَكَ اللَّهُ (خدا تجھے مار ڈالے)۔

مَا هَذَا؟ هَذَا قَلَمَانٍ - هَذَا كِتَابَانٍ - هَذَا

كُدْسِيَّانٍ - هَذَا جَوَارِيَّانٍ - هَذَا قِطَارَانٍ - هَذَا

بَحْرَانٍ - هَذَا طَبَاثِيْدَانٍ - هَذَا حِمَارَانٍ - هَذَا

أَسَدَانٍ - هَذَا قَمِيصَانٍ - هَذَا نَجْمَانٍ۔

مَا هَاتَانِ ؟ - هَاتَانِ دَوَاتَانِ - هَاتَانِ طَاوِلَتَانِ - مَدَنَاتَانِ
 سَبُورَتَانِ - هَاتَانِ سَيَّارَتَانِ - هَاتَانِ عَرَبَتَانِ - هَاتَانِ
 سَفِينَتَانِ - هَاتَانِ جَنَّتَانِ - هَاتَانِ جَرِيدَتَانِ - هَاتَانِ
 نَعْلَانِ - هَاتَانِ كُرَتَانِ -

مَنْ هَذَا ؟ - هَذَا رَجُلَانِ - هَذَا تَلْمِيذَانِ
 هَذَا أَسْتَاذَانِ - هَذَا ابْنَانِ - هَذَا شَيْطَانَانِ -
 هَذَا زَيْدٌ وَحَسَنٌ - هَذَا أَبُو وَوَلَدٌ -

مَنْ هَاتَانِ ؟ هَاتَانِ إِمْرَأَتَانِ - هَاتَانِ طَالِبَتَانِ -
 هَاتَانِ أَسْتَاذَتَانِ - هَاتَانِ أُخْتَانِ - هَاتَانِ مَرِيْمٌ وَزَيْنَبُ -
 هَلْ هَذَا الطَّالِبَانِ جَادَّانِ ؟ نَعَمْ هَذَا جَادَّانِ -

هَلْ هَاتَانِ الْبَيْتَانِ عَالِمَتَانِ ؟ لَا هَاتَانِ جَاهِلَتَانِ -
 مَا فِي الصَّفِّ ؟ فِي الصَّفِّ كُرْسِيٌّ وَطَاوِلَتَانِ وَمَكْتَبَةٌ وَ
 مَقْعَدَانِ وَ سَبُورَةٌ وَ دَوَاتَانِ - مَنْ فِي الصَّفِّ ؟ فِي الصَّفِّ

أَسْتَاذٌ وَ تَلْمِيذَانِ - مَا فِي جَيْبِكَ ؟ فِي جَيْبِي قَلَمٌ وَ اِنْتَانِ
 وَ رَبِيَّةٌ وَ بَيْسَتَانِ - هَلْ عِنْدَكَ رُبِيَّتَانِ ؟ لَا عِنْدِي رَبِيَّةٌ
 وَاحِدَةٌ - فِي دُكَّانِ هَذَا الْبَائِعِ مِيزَانَانِ - فِي بَيْتِي غُرَفَتَانِ
 فِي الْغُرَفَتَيْنِ طَاوِلَتَانِ - عَلَى الطَّاوِلَتَيْنِ كِتَابَانِ وَ دَوَاتَانِ

قَلَمَانِ وَعِندَ الطَّائِلَتَيْنِ كُرْسِيَّانِ عَلَى الْكُرْسِيِّينِ رَجُلَانِ
 مَاذَا كَلْتِ؟ أَكَلْتِ خُبْزَيْنِ - أَخَذْتِ الْخُبْزَيْنِ
 بِأَنْتَيْنِ - رَأَيْتِ فِي الْبَحْرِ سَفِينَتَيْنِ - قَدْ بَعَثْتُ الْكِتَابَ
 بِرُسَيْتَيْنِ وَأَنْتِ - أَنَا أَلْبَسُ الْجَوْرَيْنِ ثُمَّ أَلْبَسُ
 التَّعْلَيْنِ - خَلَعْتُ التَّعْلَيْنِ ثُمَّ خَلَعْتُ الْجَوْرَيْنِ -
 لِي ابْنَانِ وَبِنْتُ وَاحِدَةٌ - لَهُنَّ الْمَرْأَةُ بِنْتَانِ عَالِمَتَانِ
 جَمِيلَتَانِ - إِنَّ فِي قَمِيصِي جَيْبَيْنِ - إِنَّ فِي جَيْبِي لِرُسَيْتَيْنِ
 لِيَتِ الْبَيْتَيْنِ أَدِيْبَتَانِ - وَلِمَنْ خَافَ رَبَّهُ جَنَّتَانِ -
 فِي الْجَنَّتَيْنِ عَيْنَانِ جَارِيَتَانِ - إِنَّ هَذَيْنِ التَّلِيذَيْنِ
 لَسُوْدَابَانِ - إِنَّ الرَّجُلَيْنِ مُصَلِّيَانِ - هَلْ جَعَلَ اللَّهُ
 لِرَجُلٍ قَلْبَيْنِ؟ لَا، مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ قَلْبَيْنِ
 بَلْ جَعَلَ لِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَلْبًا وَاحِدًا - مِنْ آيَاتِ
 أَخَذْتِ هَذَا الْقَلَمَ الَّذِي أَنْتِ تَكْتُبِينَ بِهِ؟ أَخَذْتِ
 مِنَ السُّوقِ بِرُسَيْتَيْنِ -

هُوَ مَحْبُوبٌ عِنْدِي - هَذَا طَعَامٌ ثَقِيلٌ - هُوَ
 حَبِيبٌ إِلَى قَلْبِي - هَذَا كَلَامٌ صَحِيحٌ - كُنْتَ شَكَلْتَ
 فِي قَوْلِي وَقَدْ صَحَّ مَا قُلْتَ لَكَ - أَنَا أَحِبُّ اللَّهَ

وَرَسُولَهُ حُبًّا شَدِيدًا - هُوَ يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا فَتَقُلُّ
 مِيزَانَهُ وَدَخَلَ الْجَنَّةَ - الْقُرْآنَ الَّذِي نَزَّلَهُ اللَّهُ
 كِتَابٌ ثَقِيلٌ - إِنَّ هَذِهِ الْكَلِمَةَ الَّتِي تَقُولُهَا بِلسَانِكَ
 لَكَلِمَةٌ عَظِيمَةٌ - فِي الْعَرَبِ مَدِينَتَانِ كَثِيرَتَانِ
 مُكْرَمَتَانِ شَرِيفَتَانِ - قَدْ تَمَجَّتْ كِتَابًا وَاحِدًا وَاللَّهِ
 كِتَابًا ثَانِيًا - كَيْفَ يَفُورُ الرَّجُلُ الَّذِي لَا يُكْمِلُ عَمَلَهُ
 التَّيْسِيرُ خَيْرٌ مِنَ التَّعْسِيرِ - يَا اللَّهُ! لَكَ الشُّكْرُ
 وَالْحَمْدُ، خَلَقْتَنِي وَهَدَيْتَنِي، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ
 الْقُرْآنُ يَدُلُّكَ إِلَى صِرَاطِ اللَّهِ، يُرَغِّبُكَ فِي الْجَنَّةِ
 يُخَوِّفُكَ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ، يُقَرِّبُكَ مِنَ الْخَيْرِ، يُبَعِّدُكَ
 عَنِ النَّارِ، يُطَهِّرُ قَلْبَكَ وَيُقَوِّمُهُ - الشَّيْطَانُ يَمْنَعُكَ
 عَنِ الْخَيْرِ، يُضَلِّلُكَ عَنِ صِرَاطِ اللَّهِ، يُشَلِّكُكَ فِي كِتَابِ
 اللَّهِ، يُقَلِّلُ خَيْرَكَ، يُخَوِّفُكَ مِنَ الْخَيْرِ، يُرَغِّبُكَ فِي
 الشَّرِّ وَالْخِيَانَةِ، يُضَعِّفُ قَلْبَكَ وَيُذَلِّلُكَ فِي الدُّنْيَا
 وَالْآخِرَةِ - هَذَا دَوَاءٌ مُقَوٍّ - أَنَا أَسْمَعُ كَلَامَكَ لَا أَصَدِّقُ
 وَلَا أَكْذِبُهُ - صَدَّقَ أَبُو بَكْرٍ رَسُولَ اللَّهِ فَفَارَزَ وَعَزَّ
 وَكَذَّبَ أَبُو لَهَبٍ رَسُولَ اللَّهِ فَتَدَلَّ أَيُّ نَفْعٍ فِي التَّعْلِيمِ

السَّذِي لَا يُؤَدِّبُ الْإِنْسَانَ - هُوَ يُطَوِّلُ الْكَلَامَ تَطْوِيلًا -
 سَوِّفَ يُكَثِّرُ اللَّهُ عَلَيْكَ أَيْهَا التَّلِيدُ الْحَبَّادُ - لِمَ تُعَسِّرُنِي
 أَمْرَكَ عَلَيَّ بِالْجَهْلِ؟ الْمَالُ يُفْرِحُ قَلْبَ الْجَاهِلِ
 تَفْرِيحًا - فَازِ التَّلِيدُ فَهَنَاتُهُ - رَزَقَهُ اللَّهُ وَلَدًا جَمِيلًا
 فَهَنَاتُهُ - ضَرَبَ الْأَسْتَاذُ التَّلِيدَ لِلتَّأْدِيبِ -

لِمَ تُكْفِرُ مَنْ تَشَاءُ؟ هُوَ يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ - الْوَلَدُ
 يَقْرَأُ الدَّرْسَ وَالْأَسْتَاذُ يُصَحِّحُهُ - بَلَّغْنِي كِتَابَكَ الْكَرِيمُ
 بَلَّغْنِي خَيْرَ مَرَضِكَ فَدَعَاكَ اللَّهُ لَكَ - يَا أَيُّهَا الْوَلَدُ
 هَلْ صَلَّيْتَ؟ نَعَمْ قَدْ صَلَّيْتُ - إِنَّ اللَّهَ يُصَلِّي عَلَيَّ
 الرَّسُولِ - تَبْلِيغُ آيَةِ الْقُدَّانِ خَيْرٌ مِنْ مَالٍ كَثِيرٍ
 الْأَمْرُ بِالْخَيْرِ صَدَقَةٌ - وَالتَّهْيُ عَنِ الشَّرِّ صَدَقَةٌ - أَنْ
 أَكْبَرَ اللَّهُ تَكْبِيرًا - صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ
 تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا - تَحْقِيرُ الْإِنْسَانِ وَتَذَلِيلُهُ عَمَلَانِ
 قَبِيحَانِ - مَاذَا يَفْعَلُ الْأَسْتَاذُ فِي الصَّبِّ؟ هُوَ يَعْلَمُ
 الدَّرْسَ وَيُفَهِّمُهُ - هَذَا وَلَدٌ مُؤَدِّبٌ يَكْرَهُ الْكِبْرَ
 وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ - لَا يُخَفِّفُ اللَّهُ الْعَذَابَ عَنِ الْكَافِرِ
 شَرَّفْتَنِي بِقُدُومِكَ - فَتَشَّ الْبُولِيْسُ بَيْتَ الْقَاتِلِ

تَفِيثًا شَدِيدًا - هُوَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ ثُمَّ يُثَنِّي النَّظَرَ
 فِيهِ - إِنَّكَ لَا تَجِدُ لِعَادَتِهِ تَبْدِيلًا - قَدْ بَلَغْتَ
 كِتَابَ اللَّهِ - هُوَ مُبَلِّغُ الْقُرْآنِ - الشَّيْءُ يَنْقُصُ بَعْدَ
 كَمَالِهِ - إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا - بَدَّلَ التَّلْمِيذُ قِيَمَتَهُ
 عِنْدَ الذَّهَابِ إِلَى الْمَدْرَسَةِ - أَنَا لَا أُبَدِّلُ قَوْلِي -
 وَصَلَيْتُ كِتَابُ وَالِدِكَ - فَتَشْتُ قِيَمَ السَّارِقِ فَمَا
 وَجَدْتُ شَيْئًا - هَذَانِ شَيْئَانِ حَقِيرَانِ - هَذِهِ كَلِمَةٌ
 صَحِيحَةٌ - مَا عِنْدَهُ أَدَبٌ وَلَا فَهْمٌ - سَلَّمَكَ اللَّهُ مِنْ
 الْآفَةِ - بَلَّغْنِي أَنَّ وَالِدَكَ قَدْ مَاتَ ، هَلْ هَذَا الْخَبَرُ
 صَحِيحٌ؟ نَعَمْ ، هَذَا خَبَرٌ مَصْدَقٌ - ذَهَبْتُ إِلَى بَيْتِهِ
 فَحَضَرَ الطَّعَامَ فَأَكَلْتُ مِنْهُ -

تمرین ع۔ آج کے سبق میں جتنے فعل ہیں ان سے فَعَلَ
 کی تمام شکلیں مع مصدر معنی کے ساتھ لکھیے۔

تمرین ع۔ خلا کو موزوں الفاظ سے پُر کرو :-

(۱) إِنَّ ... لَا دِيَانَ - (۲) الْكَافِرُ يُبَدِّلُ كَلَامَ

اللَّهِ ... نَزَّلَ اللَّهُ ... عَلَى مُحَمَّدٍ ... اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... كَيْفَ أَقُولُ أَنَّ ... التَّلْمِيذُ

مُؤَدَّبٌ ؛ هُوَ لَا يَكْتَرَمُ . . . وَلَا يَرْحَمُ إِخَاهَ . . .
 وَلَا . . . مَا يَأْمُدُّهُ . . . (۵) قَدْ كَرَّمَ اللَّهُ . . . لَكِنَّ
 . . . لَا يَشْكُرُ . . . (۶) صَحَّ . . . فَشَكَرَ . . . وَفَرِحَ
 . . . كَثِيرًا . (۷) اَنَا أَحْمَدُ . . . فِي . . . وَأكْبَرُ . . . تَكْبِيرًا
 (۸) لِمَ تَضِلُّ عَبْدٌ . . . يَا أَيُّهَا . . . (۹) اَنَا . . . اللَّهُ
 وَرَسُولَهُ حُبًّا . . . (۱۰) لَيْتَنِي . . . النعْلينِ وَحَفِظْتَ

تمرین ۳ مندرجہ ذیل کونسی شکلیں ہیں ، معنی بھی بتاؤ
 مُحَمَّدٌ - مَعْقُولٌ - آدِيْبَان - مُصَلِّ - بَلِيغٌ - مُحَقِّدٌ
 مُثَنَّى - مَثْنَاءٌ - تَشْدِيدٌ - مَفْتِشٌ - مُتَمِّمٌ - مُكَمِّلٌ
 مُدَلِّلٌ - تَجْدِيدٌ - مُهَيِّئٌ -

تمرین ۴ مندرجہ ذیل اسموں سے مثنیٰ بناؤ :-
 مُبَلِّغٌ - صَابِرَةٌ - مِنْ هَذِهِ - جَنَّةٌ - كَلِمَةٌ
 خَفِيْفَةٌ - مُثَنَّى - مُثَنَّى - بِالْ - الْأَدِيْبِ - الشَّقِيْلِ
 النَّعْلِ - هَذَا - اِنَّهُ - جَرِيْدَةٌ - مُجَدِّدٌ
 تمرین ۵ جملے صحیح کرو :-

(۱) اِنَّ هَذَانِ الْبَنَاتَانِ لَصَالِحَتَيْنِ - (۲) اَنَا ل

أَخْفَرُكَ بِنِ الْكُرْمِ مَكَ - (۲) مِنْ ذَا الَّذِي ضَرَبَ هَذَانِ
 الْبِنْتَانِ ؟ - (۳) هَلْ صَحَّتِ الْمَرِيضُ الَّتِي نَهَاةَ الدَّكْتُورِ
 عَنِ الْمَاءِ ؟ - (۴) بَلَغَ الرَّسُولَ آيَةَ الْقُرْآنِ تَبْلِيغَةً -
 تَمْزِينًا عَرَبِيًّا بِنَاوٍ -

(۱) وہ بات کو بہت خوبصورت بناتا ہے اور خوب لمبا
 کرتا ہے لیکن وہ عمل نہیں کرتا۔ (۲) نیک کام میں کثرت کرنا
 اور خراب کام سے بھاگنا یہ دونوں اچھی اور تعریف کی ہوئی عادتیں
 ہیں۔ (۳) میں تیری بات کو کیسے مانوں۔ اور تو ایک لفظ سچ
 نہیں کہتا۔ (۴) بے شک میری جیب میں دو روپے ہیں لیکن
 یہ دونوں میرے اُس بھائی کے لئے ہیں جو دہلی چلا گیا ہے۔
 (۵) جب میں نے اپنی بات کو لمبا کیا تو میرا باپ مجھ پر بہت
 غصہ ہوا اور کہا میں بات میں کمی کرنا پسند کرتا ہوں۔ (۵) بیشک
 آپ نے اپنے آنے سے میرے گھر کو شرف بخشا اور مجھ پر احسان
 کیا۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں، میں آپ کی ملاقات سے بہت
 زیادہ خوش ہوا۔ (۶) تمہارے بھائی نے مجھے تمہارے باپ
 کی بیماری کی خبر پہنچائی۔ میں اس کو سننے کے بعد رویا اور میں
 ان کی صحت کے لئے اللہ سے دعا کی، صبر کا بدلہ اللہ کے پاس

اچھا ہے اس لئے میں صبر کرتا ہوں۔ (۷) اللہ تجھے سلامت رکھے اور تجھ سے راضی ہو اور تجھ پر رحم کرے (۸) میں نے اس کو اپنا معاملہ پوری طرح سمجھا لیکن وہ نہیں سمجھا، بے شک وہ کچھ نہیں سمجھتا۔ (۹) یہ مرد جو یہاں سے گزرا اس کے دو لڑکے ہیں اور دو لڑکیاں ہیں، لڑکیاں پڑھنے والی اور شائستہ ہیں لڑکے نادان ہیں، باپ لڑکوں کو پڑھنے کا شوق دلاتا ہے لیکن یہ دونوں نافرمانی کرنے والے ہیں۔ (۱۰) میری جیب میں ایک پیسہ ہے اور میں بازار جا رہا ہوں، میں کیسے گوشت اور روٹی لاؤں گا؟ اور کہاں سے کھانا کھاؤں گا؟۔ (۱۱) خدا تجھے عزت بخشنے اور تجھے ذلیل نہ کرے اس لئے کہ بے شک تو کمزور کی مدد کرتا ہے۔ (۱۲) باپ نے اپنے بیٹے پر بد دعاء کی اور کہا خدا تجھے مار ڈالے۔ (۱۳) اس نے جو کچھ لکھا تھا اس پر دوبارہ نظر نہیں ڈالی اس لئے وہ فیل ہو گیا۔ (۱۴) وہ بیمار اچھا نہیں ہوتا جو اپنے نفس کو اس چیز سے نہیں رکنے جس سے ڈاکٹر نے اس کو منع کیا ہے۔

تمرین کے ایسے پانچ جملے بناؤ۔

(i) جن میں ماضی یا مضارع دعا یا بد دعاء کے لئے سنتھ

کئے گئے ہوں۔ (ii) جن میں مثنیٰ مبتدا ہو۔ (iii) جن میں مثنیٰ

اور اس سے پہلے زیر دینے والے حروف ہوں۔

تیسرا سبق

هَمَّاءُ (۱)، اَنْتَمَاءُ (۲)، نَحْنُ (۳)، كَمَا (۴)، نَارٌ (۵)، دُورٌ (۶)،
 سُبْحَانَ (۷)، جَوَابٌ، رَدٌّ (۸)، بُوْشَطَةٌ، بَرِيْدٌ (۹)، بِطَاقَةٌ
 (۱۰)، ظَرْفٌ (۱۱)، عُنْوَانٌ (۱۲)، صُنْدُوقٌ (۱۳)، حَبْرٌ،
 مِدَادٌ (۱۴)، رِصَاصٌ (۱۵)، مَكْتَبٌ (۱۶)، اُسَيْفٌ (۱۷)، اُمِيْنٌ
 (۱۸)، يَقِيْظٌ (۱۹)، زَانَ (۲۰)، سَاءٌ (۲۱)، رَادٌ (۲۲)، عَطَا (۲۳)،
 لَهَا (۲۴)، حَيٌّ، حَيٌّ (۲۵)، شَرِيْكٌ (۲۶)، نَكْرٌ (۲۷)، اَرْسَلٌ (۲۸)،
 اَعَانَ (۲۹)، عَرَفَ (۳۰)، كَمَا (۳۱)

أَفْعَلٌ | فَعْلٌ کی طرح تین سے زائد حروف والی ماضی کی
 دوسری قسم "ف" سے پہلے "أ" ہمزہ بڑھا کر اَفْعَلٌ
 کے وزن پر بنتی ہے، "أ" بڑھا کر "أَفْعَلٌ" بنانے سے کئی فائدے
 ہوتے ہیں جن میں سے چند ہم یہاں بیان کرتے ہیں۔ باقی
 اُنڈہ معلوم ہوتے رہیں گے۔

(۱) اَفْعَلٌ بنانے سے لازم فعل متعدی بن جاتا ہے۔

جیسے مَرِضٌ سے اَمْرَضَ (بیمار کیا) فَتَحِكَ سے اَضْحَكَ
(ہنسایا) مَاتَ سے اَمَاتَ (مار ڈالا)

(۲) اَفْعَلَ بنانے سے فعل متعدی ڈبل متعدی (دو مفعول چاہنے

والا) بن جاتا ہے مثلاً عَلِمَ سے اَعْلَمَ (بتایا، معلوم کرایا) اَكَلَ سے
اَكَلَّ (کھلایا) شَرِبَ سے اَشْرَبَ (پلایا)۔

(۳) کبھی "اَفْعَلَ" کے وہی معنی ہوتے ہیں جو تین حرف کی نہی

کے ہوتے ہیں مثلاً ضَرَّ سے اَضَرَّ (نقصان پہنچایا) حَبَّ سے اَحَبَّ

(چاہا، پسند کیا، محبت کی) نَكَرَ سے اُنْكَرَ (نہ جانا، نہ پہچانا)

(۴) کبھی "اَفْعَلَ" کے معنی بالکل نئے ہوتے ہیں اور ایسا بھی

ہوتا ہے کہ اس کا تین حرفی ماضی استعمال نہیں ہوتا مثلاً اَعَانَ، اَرْسَلَ

اَسْلَبَ (سونپا، جھکا، فرماں برداری کی)۔

(نوٹ) کس فعل سے اَفْعَلَ بنے گا اور اس کے کیا معنی ہونگے

یہ لغت بتائے گا۔

اَفْعَلَ کا مضارع | اَفْعَلَ کا مضارع علامت مضارع کو پیش اور

"ع" کو زیر دے کر بنایا جاتا ہے جیسے اَحْسَنَ سے يُحَسِّنُ (وہ عمدہ

کرتا، اچھا کرتا ہے) اَعَزَّ سے يُعِزُّ (وہ عزت دیتا ہے، باعزت کرتا ہے)

اَفْعَلَ سے اسم فاعل اور اسم مفعول | اَفْعَلَ کے مضارع کی

ہلی شکل سے "ی" اڑا کر "م" رکھ دینے سے اسم فاعل بن جاتا ہے
 جیسے یُشْرِكُ سے مُشْرِكٌ (شریک کرنے والا) یُرْسِلُ سے رُسُلٌ
 بھیجنے والا "ع" پر زبر لگانے سے اسم مفعول بن جاتا ہے جیسے
 فُكِّرُ سے مُفَكِّرٌ (نہ جانا ہوا نہ پہچانا ہوا) فُكِّرِمُ سے مُفَكِّرٌ (باعت
 کیا ہوا)

فعل کا مصدر | "أَفْعَلَ" کا مصدر اِفْعَالٌ کے وزن پر آتا ہے
 جیسے اِيقَظُ (جگانا، بیدار کرنا) اِصْلَاحُ (سدھارنا، اصلاح کرنا)
 فَسَادُ (بگاڑنا، فساد کرنا، خراب کرنا)

فعل اور مادہ میں "ف" کی جگہ حروف علت
 (ماضی) مادہ کے شروع کا حرف
 اگر ہمزہ ہو تو دو ہمزہ ملنے کی وجہ سے

سے وہ مد (سہ) بن جائیں گے مثلاً اُمِّنَ سے آمَنَ (بے خوف
 رہ مٹھن کیا، یقین کیا، ایمان لایا) مادے کے شروع میں "و" یا "ی"
 بنی حالت پر باقی رہتے ہیں جیسے وَجَدَ سے اَوْجَدَ (پیدا کیا)
 بَيَسَ سے آيَبَسَ (سکھایا، خشک کیا)

(مضارع، اسم فاعل، اسم مفعول) اَفْعَلَ کے مضارع میں شروع
 حروف علت "و" بن جاتا ہے جیسے آمَنَ سے يُؤْمِنُ، آيَتَمَّ سے
 يُوْتِمُّ، اَيَقِظُ مضارع کی "ی" کو "م" کر دینے سے اسم فاعل

بن جاتا ہے جیسے مُؤْمِنٌ (بے خوف کرنے والا، یقین کرنے والا، ایمان لانے والا) مُؤْتَمِّمٌ (یتیم کرنے والا) مُؤَقِّظٌ (جگانے والا) "ع" پر زبر لگانے سے اسم مفعول بن جاتا ہے جیسے مُؤَقِّظٌ (جگایا ہوا)

(مصدر) شروع کا حرف علت مصدر بنتے وقت "ی" بنجائیگا

جیسے اِيْمَانٌ ، اِيْجَادٌ ، اِيْقَاطٌ۔

افعل اور مادہ میں "ع" کی جگہ حرف علت

(ماضی) جس طرح تین حرفوں والی ماضی میں درمیانی حرف علت پہلی دو شکلوں

میں الف اور بقیہ شکلوں میں غائب ہوتا ہے اَفْعَلٌ میں بھی ویسا ہی ہوگا، لیکن افعل میں بیچ کا حرف علت اپنی نشانی "ف" پر کچھ نہ چھوڑے گا بلکہ "ف" پر ہمیشہ زبر رہے گا، جیسے (ط و ل) اَطَّالٌ اَطَّالَتْ ، اَطَّلْتُ۔ (م ی ل) اَمَّالٌ (جھکایا، مائل کیا) اَمَّالَتْ اَمَلْتُ۔

مضارع فاعل اور مفعول مضارع بناتے وقت درمیانہ حرف علت "ی" بنجائیگا اور ی سے پہلے کے حرف پر زبر "ی" ہوگا جیسے یُرِيْدُ (وہ چاہتا ہے) یُسَيِّئُ (وہ برا کرتا ہے) اسم فاعل بنانے کے لئے "ی" کی جگہ "م" رکھ دیا جائے جیسے يُخَيِّفُ سے يُخَيِّفُ (ڈرانے والا)۔ یُنِيْمُ سے مُنِيْمٌ (سلانے والا)، اسم مفعول بناتے وقت درمیانہ

حرف علت "الف" بن جائے گا اور الف سے پہلے کے حرف پر زبر ہو جائے گا جیسے مُرِيدٌ سے مُرَادٌ (چاہا ہوا پسند کیا ہوا) (مصدر) مادہ کا درمیانی حرف علت مصدر بناتے وقت اڑ جاتا

ہے اور اس کی بجائے آخر میں "ة" بڑھا دی جاتی ہے، الف سے پہلے کے حرف پر زبر ہوگا جیسے اَقَامَ کا مصدر اِقْوَامٌ کی بجائے اِقَامَةٌ، اَعَانَ کا مصدر اِعَانَةٌ، اَرَادَ کا مصدر اِرَادَةٌ۔

اَفْعَلَ اور مادہ میں "ل" کی جگہ	مادہ کا آخری حرف علت ("و")
حرف علت	ہو یا "ی" ماضی مضارع اور

اسم فاعل کی تمام شکلوں میں بگی کی شکلوں سے مشابہ ہوگا، "ی" بن جائے گا اور "ی" کی طرح لکھا جائے گا جیسے (ب ك ی) اَبِیْكَ اَبْلَکْ، اَبْلَکِیْتُ (رُلیا) (ل ہ و) اَهْلِیْ اَهْلَیْتُ (غافل کیا) مضارع یُبْکِیْ، یُبْکِیْ اور اسم فاعل "مُبْکِیْ، المَبْکِیْ، المَبْکِیْ" ہوگا۔ اسم مفعول میں "ع" کو زبر دے دیا جائے جیسے مُبْکِیٌّ۔

(مصدر) آخری حرف علت مصدر بناتے وقت "ع" بن جائیگا جیسے اِبْقَاءٌ (بچانا) اِعْطَاءٌ (دینا) اِنْسَاءٌ (بھلانا) اِرْضَاءٌ (خوش کرنا) ماضی کرنا۔

مثنیٰ اور مرکب اضافی	مرکب اضافی میں مضاف مثنیٰ ہو تو اس کا
----------------------	---------------------------------------

نون اُڑا دیا جاتا ہے جیسے

زید کے دو لڑکے : ابنا زید

شاگرد کی دو کتابیں : کتابا تلمیذ

ہندوستان کے دو شہر : بلد الہند

ٹھکے باپ کے دو ہاتھ : ید اابی لھب

میری دو جیبوں میں : فی جیبی

زید کے دو لڑکوں کے ساتھ : مع ابنتی زید

ان مثالوں میں مثنیٰ مضاف ہے

اور اس کو پیش ہے لہذا مثنیٰ

کا "ن" اُڑ گیا اور "الف" باقی

ان مثالوں میں مثنیٰ مضاف

ہے اور اس سے پہلے زیری

والے حرف ہیں مضاف ہونے کی

وجہ سے "ن" اُڑ گیا زیر کی

وجہ سے "ی" باقی رہی

ان مثالوں میں مثنیٰ

مضاف ہے اور مفعول

لہذا "ن" اُڑ کر "ی"

باقی رہی

رَأَيْتُ ابْنَيْكَ : میں نے تیرے دو بیٹوں کو دیکھا

سَمِعْتُ خَبْرِي الْهِنْدِ : میں نے ہندوستانی دو خبریں سنیں

یہ یاد رہے کہ مثنیٰ مضاف ایہ ہو تو اس کی "ین" کی شکل ایسی

اَبٌ ، اَخٌ ، ذُو [ذُو اضفانی نام ہے "اَبٌ ، اَخٌ" کی طرح اس

پر بھی پیش کے ساتھ "و" زیر کے ساتھ "ی" اور زیر کے ساتھ "ا" بڑا

جانا ہے جیسے هُوَ ذُو مَالٍ - قَرَأْتُ هَذَا الْكِتَابَ عَلَى ذِي عِلْمٍ

رَأَيْتُ ذَا مَالٍ . ذُو كَ مَثْنَى ذَوَانٍ ، ذَوَيْنِ هِرْ ذُو كَ مَوْنِ
 ذَاتُ هِ ذَاتٌ كَ مَثْنَى ذَوَاتَانِ اور ذَوَاتَيْنِ هِ أَبٌ
 آخُ كَ مَادَه "ابو" "آخ و" هِ لِهَذَا كَ مَثْنَى أَبَوَانِ أَبَوَيْنِ
 (ماں باپ یا دو باپ) اور آخَوَانِ آخَوَيْنِ (دو بھائی) ہوگا۔
 نَحْنُ آخَوَانِ . هُمَا أَبَوَانِ . أَنْتُمَا ذَوَا عَلِيمٍ
 بِنْتَا زَيْدٍ ذَوَاتَا عَلِيمٍ وَ آدِبٍ . إِنَّ اللَّهَ لَذُو عَلِيمٍ
 اغا خان ذُو مَالٍ كَثِيرٍ . غاندى و جناح رَا جِدَانِ
 مَعْرُوفَانِ فِي الدُّنْيَا لَا يُنْكِرُهُمَا رَجُلٌ . هُمَا مُصْلِحَا
 الْهِنْدِ . إِنَّ اللَّهَ يَا مَرْكُمَا بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاكُمَا عَنِ
 الْمُنْكَرِ . أَلْهَاكَ مَالٌ كَثِيرٌ عَنِ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ .
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " كَلِمَتَانِ
 حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ،
 ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ " سبحان الله و بحمده سبحان
 الله العظيم . الكافر من كفر بالله . المشرك من
 يُشْرِكُ بِاللَّهِ . حامد و جميل شريكان في هذا اللدكان .
 عَيْنَا بِنْتِ أَخِي جَمِيلَتَانِ وَ كَبِيرَتَانِ . عِنْدَ مَنْ كِتَابَا مِى ؟
 كِتَابَاكَ عِنْدَنَا . مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدَ عَرَفَ رَبَّهُ .

یا حامد! ہل فی بلدک مکتب البرید؟ نعم فی
 بلدی مکتب البرید. آئن هو؟ هو فی السوقِ امام
 المسجد الکبیر و قریب من دکانی. ماذا ترید بہذا
 السؤال؟ هل ترید الذہاب إلی مکتب البرید؟
 نعم، لآئن اُرید بطاقتین و ظرفاً، اکتب بطاقةً
 واحدةً إلی امی أُعلمہا بہا آئن قد وصلت ہذا البلد
 بخیر و اکتب البطاقة الثانیة إلی وادی الکبیر
 الذی یعمل فی مکتب البرید بمبای أُعلمہ بہا
 آئن سأصل بومبای بعد یومین. و آئن ترسل الظرف؟
 أرسلہ إلی بیتی الذی فیہ إبنی و بنتی و أمہما. کیف
 یصل الکتاب إلی المرسل إلیہ؟ یکتب المرسل علی
 الظرف و البطاقة عنوان المکتوب إلیہ. ثم یرمی
 الکتاب فی صندوق البوسطة، فیجئ رجل البرید
 و ینجس الکتاب ثم یقرأ عنوانہ و یرسلہ إلی المرسل الیہ.
 هل جاءت البوسطة؟ نعم، جاءت. هل فیہا کتابی؟
 نعم، لک فیہا جوابان و جریدتان. من آئن جاء ہذا الجواب؟
 لعلہ جاء من دہلی.

لِمَ لَا تُصَلِّي، أُرِيدُ إِرْضَاءَ الشَّيْطَانِ؟ يَا أَيُّهَا
 الَّذِي آمَنَ بِاللَّهِ لِمَ تَعْبُدُ نَفْسَكَ؟ أَنَا أُرِيدُ بِصَلَوَاتِي
 وَصَوْحِي وَحِبَّ اللَّهِ. مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِكَ سُوءًا
 سَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى. أَلَمْ نَسْلِمِ الْمُسْلِمَ
 مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ. أَلَاخُ مِنْ أَعَانَ الْأَخَ فِي الْمَصِيبَةِ.
 اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي تَفْعَلُ مَا تَشَاءُ. تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
 وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ، تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ
 بِيَدِكَ الْخَيْرُ. آمَنْتُ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَعَلَى عَيْسَى وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. قَالَ لِمَشْرُكٍ
 بِاللَّهِ "لِلَّهِ وَلَدٌ" فَقُلْتُ "سُبْحَانَهُ بَلْ لَمَّا فِي السَّمَاءِ الْأَعْلَى"
 هُوَ يَقْرَأُ مَا يَضُرُّهُ وَلَا يَنْفَعُهُ. أَتَأْمُرُنِي بِالْخَيْرِ وَتَنْسِي
 نَفْسَكَ وَأَنْتَ تَتْلُوا الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ. أَدْخَلَ اللَّهُ
 آدَمَ وَأَمْرَأَتَهُ الْجَنَّةَ فَضَلَّاهُمَا الشَّيْطَانُ فَأَخْرَجَهُمَا
 مِنَ الْجَنَّةِ هُوَ يَسْمَعُ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يَبْدُلُهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلَهُ
 وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَا لَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ بَلِ اللَّهُ يَعْلَمُ الْغَيْبَ
 السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. لَمْ تَقُولِ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُ؟ أَنَا لَا
 أَصْبِرُ عَلَى طَعَامٍ وَاحِدٍ. أَنَا أَوْ مِنْ بِنَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى

محمد صلی اللہ علیہ وسلم وما أنزل الله من قبله - من قال
 بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم "أنا نبي" وأنزل الله على
 الكتاب "فهو كاذب" وأنا لا أو من به - إن من
 بدل الكفر بالآيمان فقد ضل عن سبيل الله
 ضللاً بعيداً - كيف تكفراً بالله الذي أحياك
 ثم يميتك ثم يحييك ثم إليه ترجع - المسلم
 من أسلم وجهه لله - والمؤمن من آمن بالله
 وما أنزل - سأل يعقوب ابنه "ما تعبد من
 بعدي؟" فقال "أعبد إلهك وإله أبيك وأنا
 لله مسلم"

أنزل الله على الظالمين عذاباً - لك ما كسبت
 وله ما كسب - المشرك يود الحيوة الطويلة لأنه
 يخاف من لقاء الله هو جاهل، أين يفر من الموت؟
 ألا يدري أن الحيوة الطويلة لا تنفعه بل
 تزيد في الأثم والعصيان والعذاب - هذه
 دواء فيها مداؤ - عندي قلم الحبر أنا اكتب به
 في جيب الأستاذ قلم الرصاص وهو يكتب بي على كراسه

التِّلْمِيزِ - الظَّالِمُ يَفْسِدُ فِي الْأَرْضِ وَيَقُولُ أَنَا مُصْلِحٌ
كَذَلِكَ الْمُسِيءُ يَقُولُ أَنَا مُحْسِنٌ - تَابَ الْمُسِيءُ
فَعَفَا اللَّهُ عَنْهُ - تَحَنُّنٌ كَاتِبَانِ فِي مَكْتَبِ الْبَرِيدِ إِنَّا
ذَاهِبَانِ إِلَى صُنْدُوقِ الْبُوسَطَةِ - هُمَا مُعْطِيَانِ -
هَلْ تُعْطِيَنِي رُبِّيَّةً وَاحِدَةً؟ مَعَ الْأَسَفِ أَنَا لَا
أُعْطِيكَ - مَنْ أُيْقِظَ الْوَلَدَ النَّائِمَ؟ أَنَا أُيْقِظْتُهُ -
أُرِيدُ حَيَاتَهُ وَيُرِيدُ قَتْلِي - يَذْهَبُ الْيَوْمَ وَأَنْتَ
لَا - أَمَنْتِي رَبِّي مِنَ الْخَوْفِ - الْأَسَفُ عَلَى الرَّجُلِ
الَّذِي يُكْتُبُ الْكِتَابَ بِيَدِهِ ثُمَّ يَقُولُ هَذَا مِنْ عِنْدِ
اللَّهِ - اللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ - إِيْبُنُكَ
حَيٌّ كَالْبِنْتِ الْحَيَّةِ - سَاءَ مَا يَعْمَلُ الْكَاذِبُ -
أَصْلَحَكَ اللَّهُ وَأَبْلَغَكَ إِلَى مَا تُرِيدُ - أَحْسَنَ
اللَّهُ إِلَيْكَ كَمَا أَحْسَنْتَ إِلَيَّ - رَزَقَكَ اللَّهُ مَا لَا
نَافِعَ وَوَلَدًا صَالِحًا - لَا أَمْنَكَ اللَّهُ مِنَ الْخَوْفِ -
أَمَاتَكَ اللَّهُ وَأَدْخَلَ النَّارَ - أُبْكَكَ اللَّهُ وَلَا
أَضْحَكَكَ - قَبَّحَكَ اللَّهُ - حَيَّاكَ اللَّهُ - لَا أُبْقَاكَ
اللَّهُ - أَسَاءَ اللَّهُ إِلَيْكَ كَمَا أَسَاءْتَ إِلَيَّ - يَسِّرَ اللَّهُ

مَا عَسَرَ عَلَيْكَ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ -
 هَاتَانِ كَرَّ اسْتَانَا - هَلْ هُمَا حَيَانٍ ؟ نَعَمْ ، وَمَنْ
 قَالَ لَكَ إِنَّهُمَا مَيِّتَانِ - الثَّمَالُ وَالْوَالِدُ مُلْهِيَانِ عَنْ
 إِقَامَةِ الصَّلَاةِ - أَلْعِلْمُ زَيْنٌ وَتَشْرِيفٌ لِلنَّسَانِ
 أَنْتُمَا أَمِيْنَانِ - هُمَا ذَوَاتَا أَمَانَةٍ - أَرْسَلَ
 وَالِدِي إِلَى قَلَمِ الْحَبْرِ وَكُتِبَ "أَعْطَيْكَ هَذَا لِأَنَّكَ
 فُزْتَ فِي الْمَدْرَسَةِ - هَذَا التَّلْمِيذُ سَيِّئُ الْأَدَبِ
 يَضْحَكُ إِمَامَ الْأَسْتَاذِ وَلَا يُكْرَمُ - اسْفَنِي سُوءٌ
 أَدَيْكَ إِنْ سَافَا - إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْإِحْسَانَ فِي الْعَمَلِ
 وَهُوَ يُحِبُّ الْمُحْسِنَ - جَاءَ نِي رَجُلٌ بَعْدَ رَمَانٍ
 طَوِيلٍ فَأَنْكَرْتَهُ فَضَحِكَ وَقَالَ "أَتَعْلَمُ مَنْ أَنَا"
 فَقُلْتُ "لَا أَعْلَمُ مَنْ أَنْتَ" فَقَالَ "أَنْسَيْتَنِي وَلَكِنِّي
 مَا نَسَيْتُكَ أَنَا حُسَيْنٌ . كُنْتُ مَعَكَ فِي مَكْتَبٍ وَاحِدٍ
 بِمَبَايَ - ثُمَّ أَضْحَكَنِي بِكَلَامِهِ الْمَضْحِكِ إِضْحَاكًا
 كَثِيرًا - هُوَ رَاضٍ عَلَيَّ حَالِيهَا السَّيِّئَةِ وَلَا يُرِيدُ
 تَبْدِيلَهَا - لِمَ لَا تَسْلِمُ عِنْدَ دُخُولِ الْبَيْتِ عَلَيَّ
 أَوْ أَتِيكَ أَوْ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ هَذَا سُوءُ أَدَبٍ -

قَدْ حَسَّنَ اللَّهُ صُورَتَهُ كَمَا حَسَّنَ سِيرَتَهُ - قَدْ رَئَى
 الشَّيْطَانَ عَمَلَهُ السَّيِّئِ فِي عَيْنَيْهِ فَيَقُولُ أَنَا أَحْسَنُ
 الْعَمَلِ - أَسِفْتُ عَلَى مَوْتِ أَبِيكَ كَمَا أَسِفْتُ عَلَى
 مَوْتِ أَبِي أَسْفًا شَدِيدًا - سَأَلْتُهُ رَبِّيَّةً وَاحِدَةً
 فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي جَيْبِهِ وَأَخْرَجَ رَبِيَّتَيْنِ فَأَعْطَانِي
 إِيَّاهُمَا - أَمْرٌ يَدُ الْفِرَارِ مِنْ بَيْتِ الْكُفْرِ إِلَى بَيْتِ
 الْإِسْلَامِ - لَعَلَّ اللَّهَ يُيَسِّرَ لِي مُرَادِي -

مَا إِسْمَا أَخْوَبُكَ؟ إِسْمَا أَخْوَى خَلِيلٍ وَحَسَنٍ
 أَيْنَ بَيْتَاكُمَا؟ بَيْتَانَا فِي بَهْنَدِي بَارَارَ - هَلْ أَنْتُمَا
 أَخْوَانِ؟ لَا نَحْنُ تَلْمِيزَانِ - هَلْ أَنْتُمَا فِي صِفِّ وَاحِدٍ؟
 نَعَمْ نَحْنُ تَلْمِيزَانِ صِفِّ وَاحِدٍ - كَمَا تَفْعَلُ مَعَ أَبِيكَ
 يَفْعَلُ ابْنُكَ مَعَكَ - الْوَالِدُ يَفْعَلُ مَا تَفْعَلُ أُمُّهُ -
 اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي شَيْئًا - مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مُرْسَلٌ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ - اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ -

تمرین ۷: آج کے سبق میں جس قدر افعال ہیں ان کے

مادے معلوم کرو۔

تمرین ۸: مندرجہ ذیل مادوں سے "أَفْعَلُ" کے ماضی،

مضارع ، اسم فاعل ، اسم مفعول (کن تمام شکلیں) اور مصدر بنائیے
اور ان کے معنی لکھیے۔

ورث - وَفِي - فَنِي - مَاتَ - رَادَ - عَطَا - سَاءَ -

حَيَّ - أَمِنَ -

تمرین ۱ مندرجہ ذیل الفاظ سے "فعل" کی تمام شکلیں بنائیے

أَمِنَ - زَانَ - بَاتَ - رَكِبَ - عَرَفَ -

تمرین ۲ جملے صحیح کرو۔

(۱) نَزَلَ اللَّهُ الْقُرْآنَ عَلَى مُحَمَّدٍ (۲) إِنَّ أَنْتَ الْمُعْطِيْنَ -

(۳) لَعَلَّ نَحْنُ مَعِينَا نِكَ - (۴) هُوَ يَشْرُكُ بِاللَّهِ وَمَعَ

ذَلِكَ يَقُولُ قَدْ أَمِنْتُ بِالْقُرْآنِ (۵) الْأُسْتَاذُ يَخْرُجُ

التلميذین اللاعبان من الصف -

تمرین ۳ اعراب لگاؤ :-

(۱) اِن الَّذِي اشْرَكَ بِاللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ ظَلْمًا عَظِيمًا

(۲) اِن الْوَلَدَ الْمُوَدَّبَ لَا يُوقِظُ وَالِدَهُ مِنْ نَوْمِهِ

(۳) اِنَّا احْبَبْنَا ابْنَتَنَا لِانْ فِيكَ الْاَدَبُ وَالْعِلْمُ

الْحَمَالُ وَالْحَيَاءُ - (۴) زَيْنْتُ بَيْتِي عِنْدَ سَمَاعِ خَيْرِ قَدُومِ وَالِدَةٍ

(۵) اِنَّا اشْكُرُ اللّٰهَ وَلِوَالِدِيْ وَلِاسْتَاذِيْ وَلِمَنْ احْسَنَ اِلَيَّ

تمرین ۷ :- خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کرو :-

(۱) اللہ المیت ویمیت ویفعل

..... نیشاء (۲) اللہم اسألك نافعاًو.....

طیباً وولداً (۳) ارسلت کتابین وانت

ما ارسلت جواب (۴) إن لمریضان ومرض.....

ذاهب عن قریب (۵) انا اهنئ بولدك الصالح
یسمع امر
تمرین ۸ :- ذیل کے جملوں میں جہاں اسم زہر کی جگہ پوچھا

اسم پر زہر ہے اس کی وجہ بتاؤ :-

(۱) رَأَيْتُ ابْنَيْكَ فِي السُّوقِ فَقُلْتُ لَهُمَا عَلَيكما

السلام (۲) ان هذا قد ضرب ابنك ضرباً شديداً

(۳) أعطيتُه ربيّةً وواحداً فما ردد الى هذا اليوم

(۴) أبكاني جملك أيتها الهند (۵) امنت

بما قلت إيماناً كاملاً -

تمرین ۹ :- عربی بناؤ :-

(۱) گاندھی نے ہندوستان کو اس کی لمبی پیند سے بیدار

کیا تھا لیکن افسوس ہندوستان سے ایک بُرا آدمی اُٹھا اور اُس کو

مار ڈالا، کیا یہ اصلاح کرنے والے کا بدلہ ہے؟ - (۲) میں تجھ سے بدلہ نہیں چاہتا، میرا بدلہ اللہ پر ہے جو میرا رب ہے اور میں اپنے رب کا کسی کو شریک نہیں کرتا۔ (۳) ایک آدمی میرے پاس بہت زمانہ کے بعد آیا میں نے اُس کو نہیں پہچانا تو اُس نے اپنے پہچنولنے کے لئے کہا۔ میں وہ شخص ہوں جسے تم نے بمبئی میں دیکھا تھا۔ (۴) میں نے لفافے پر پتہ نہیں لکھا اور اسے پوسٹ بکس میں ڈال دیا تو وہ میرے پاس واپس آگیا۔ (۵) میری جیب میں پنسل اور فونٹین پن ہیں میں ان کی حفاظت کرتا ہوں۔ اور ان دونوں کو کسی شخص کو نہیں دیتا۔ اس لئے کہ بے شک میں ان دونوں سے بہت زیادہ محبت کرتا ہوں۔ (۶) اے اللہ میں تیرے نام سے مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔ (۷) خدا نے آسمان کو چاند اور سورج سے آراستہ کیا۔ (۸) شرم تجھ کو بھلائی کرنے سے نہیں روکتی لیکن جب تجھ میں شرم باقی نہیں رہے گی تو تو کرے گا جو تو چاہے گا۔ (۹) میں ایک اللہ پر یقین رکھتا ہوں اور قرآن کی تصدیق کرتا اور یقین رکھتا ہوں کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اُس کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ وہ سچے ہیں اور جو کچھ انھوں نے کہا سچ ہے۔ (۱۰) کون ہے جو مردہ کو زندہ کرتا ہے، کون ہے جو آسمان سے پانی بھیجتا ہے،

کون ہے جو مُردہ زمین کو پانی سے زندہ کرتا ہے، کون ہے جو مصیبت کے وقت تیری مدد کرتا ہے؟ (۱۱) تو نے پنسل سے پتہ کیوں لکھا

تمرین ۹: مندرجہ ذیل الفاظ کے مصدر مع معنی لکھیے

اور اُن سے اسم فعیل بنائیے :-

وَدَّ - عَرَفَ - حَبَّ - حَيَّ (زندہ ہوا، جیا، شرایا) - عَطَا -
 آمِنٌ - سَاءَ - يَقِظُ

تمرین ۱۰: سبق کے اُن جملوں پر نشان کیجئے جن میں

ماضی یا مضارع دعا یا بد دعا کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔

چوتھا سبق

ذَانِكَ - ذَيْنِكَ (۱) تَانِكَ تَيْنِكَ (۲) اللذَانِ - اللذَيْنِ -
 (۳) اللتَانِ، اللتَيْنِ - (۴) كِلَانِ، كِلَيْنِ (۵) كِلتَانِ،
 كِلتَيْنِ - (۶) وَقْتُ - (۷) رَادِيؤُ - (۸) آلَةٌ - (۹) مَاكِينَةٌ
 (۱۰) أَفْطَرُ - (۱۱) دَفَعُ (۱۲) صَنَعَ - (۱۳) سَقَى - (۱۴)
 طَعِمَ (۱۵) قَحَطَةٌ - (۱۶) فُطُوْرٌ - (۱۷) رُبْدَةٌ - (۱۸)
 قِشَطَةٌ (۱۹) كَعَكَةٌ - (۲۰) حَلْوَى (۲۱) بَيْضَةٌ (۲۲)

قَهْوَةٌ - (۲۳) فَنَجَانٌ - (۲۴) كَأْسٌ - (۲۵) صَحْنٌ - (۲۶)
مِلْعَقَةٌ - (۲۷) فَنَدَقٌ - (۲۸) مِسْكِينٌ - (۲۹)

مادہ اور اس کے
خاندان

پہلے آپ نے مادہ سے تین حرفی ماضی
اس کا اسم فاعل، اسم مفعول، مضارع اور

مصدر سیکھا، پھر اسی مادہ سے ایسی ماضی بنانی سیکھی جس کی

پہلی شکل میں چار حروف تھے مثلاً "ع" پر تشدید لگا کر فَعَّلَ، "ت" سے

پہلے الف بڑھا کر "أَفْعَل" ان متفرق قسموں کو ہم آئندہ "خاندان"

کہا کریں گے۔ مثلاً ہم کہیں گے کہ "إِقَامَةٌ" افعال کے خاندان کا مصدر

ہے اور "مُزَيِّنٌ" فَعَّلَ کے خاندان کا مفعول ہے، اب تک تین

خاندانوں سے آپ کا تعارف ہو چکا ہے فَعَّلَ، فَعَّلَ - اور أَفْعَل -

مفید معلومات بعض پرانے لفظوں کو آج کل نئے معنوں میں

استعمال کیا جاتا ہے مثلاً نَاظِرٌ کے معنی "دیکھنے والا" ہیں لیکن

آج کل نگرانی کرنے والے اور انتظام کرنے والے ذمہ دار افسر

کو نَاظِرٌ کہتے ہیں۔ مثلاً نَاظِرُ الْمَدْرَسَةِ : ہیڈ ماسٹر۔

نَاظِرُ الْمَحَطَّةِ : اسٹیشن ماسٹر، اسی طرح كَاتِبٌ : لکھنے والے

کو کہتے ہیں لیکن آج کل دفتر میں کام کرنے والے کلرک، منشی

اور سکرٹیری کو بھی كَاتِبٌ کہتے ہیں۔ شَرِكَةٌ اور شَرِكَةٌ دونوں

شَرِك کے مصدر ہیں لیکن آج کل کل جُل کر کام کرنے والے
شریکوں کی جماعت (کمپنی) کو بھی شَرِكَةٌ و شَرِكَةٌ کہتے ہیں۔

تَأْمِين کے معنی بے خوف اور مطمئن کرنا ہیں۔ آج کل آدمی بیمہ یا
نشر کرانے کے بعد خود کو یا اپنی چیز کو بے خوف سمجھتا ہے اس

بیمہ کرانے کو تَأْمِينٌ کہتے ہیں مثلاً شَرِكَةُ التَّأْمِينِ۔ : بیمہ کمپنی

تَأْمِينُ الْحَيَاةِ : زندگی کا بیمہ کرنا۔ عَامِلٌ کے معنی کام کرنے

والا لیکن آج کل مزدور کو عَامِلٌ کہتے ہیں۔ مَعْرُوفٌ معنی جانا پہچانا

ہوا، مشہور چیز کو بھی اسی لئے مَعْرُوفٌ کہتے ہیں کہ وہ جانی پہچانی

ہوتی ہے، پھر اس بھلائی کو جسے ہر شخص جانتا ہو مَعْرُوفٌ کہتے

ہیں۔ اس کے برخلاف اُس بُرائی کو جس سے ہر شخص انکار کرے

مُنْكَرٌ کہتے ہیں۔

حَضَرَ معنی حاضر کیا، لایا۔ آج کل کسی چیز کو تیار کرنے

اور بنانے کے لئے بھی حَضَرَ بولتے ہیں۔ بسا اوقات زیر دینے

والے حروف فعلوں کے بعد آکر نئے معنی پیدا کر دیتے ہیں مثلاً

أَنْكَرَ عَلَيَّ : اس پر اعتراض کیا، أَقَامَ بِمِثَابِي : بیٹی میں ٹھیرا

رہا، سکونت اختیار کی۔

فعل ماضی کا۔ مثنیٰ | فعل ماضی کا مثنیٰ اس کی واحد شکلوں سے

بتتا ہے۔ پہلی دو شکلوں کا مشنی آخر میں الف بڑھانے اور الف سے پہلے کے حرف کو زبر کر دینے سے بنتا ہے اگر الف سے پہلے ہی کوئی حرف علت ہو تو وہ فَعَلَ کے خاندان (تین حرفی ماضی) میں اپنی اصلی شکل اختیار کرے گا، تین سے زائد حرفوں والے خاندانوں (أَفَعَلَ، فَعَلَ وغیرہ) میں وہ حرفِ علت بہر حال "ی" بن جائے گا۔ مثالیں :-

واحد	مثنیٰ
كَتَبَ	كَتَبَا : ان دونے لکھا (مذکر)
كَتَبَتْ	كَتَبَتَا : ان دونے لکھا (مونث)
طَالَ	طَالَا : وہ دو لمبے ہوئے (مذکر)
طَالَتْ	طَالَتَا : وہ دو لمبی ہوئیں (مونث)
أَصْلَحَ	أَصْلَحَا : ان دونے سدھارا (مذکر)
أَصْلَحَتْ	أَصْلَحَتَا : ان دونے سدھارا (مونث)
تَمَّمَ	تَمَّمَا : ان دونے پورا کیا (مذکر)
تَمَّمَتْ	تَمَّمَتَا : ان دونے پورا کیا (مونث)
دَعَا	دَعَاا : ان دونے پکارا (مذکر)
دَعَتْ	دَعَتَا : ان دونے پکارا (مونث)

ان مثالوں میں واحد کی شکلوں کے آگے الف بڑھا کر مشنی کی شکلیں بنائی گئی ہیں۔ "الف" سے پہلے کو حرف زبر لگا دیا گیا ہے۔

تین حرفی ماضی میں مشنی الف سے پہلے کا حرفِ علت

بکی	بکیا : وہ دو روئے (مذکر)	اپنی اصلی شکل میں آگیا،
بکت	بکتا : وہ دو روئیں (مونث)	
اعطی	اعطیا : ان دو نے دیا (مذکر)	تین سے زائد حروف والی
اعطت	اعطتا : ان دو نے دیا (مونث)	ماضی میں مثنیٰ کے الفاظ سے
أبقى	أبقیا : ان دو نے بچایا (مذکر)	پہلے کا حرف علت بہر حال
أبقت	أبقتا : ان دو نے بچایا (مونث)	"سی" بن گیا ہے۔

ماضی کی تیسری اور چوتھی شکلوں کا مثنیٰ ان کے آخر کی "ت" کو پیش "ن" سے

لگا کر اس کے بعد "ما" بڑھا دینے سے بنتا ہے مثالیں :-

أكلت	أكلت ما : تم دو نے کھایا (مذکر و مونث)	ماضی کی تیسری اور چوتھی شکلوں کا
دعوت	دعوت ما : تم دو نے پکارا (مذکر و مونث)	مثنیٰ ت کو پیش لگا کر "ما" بڑھا دینے
أحببت	أحببت ما : تم دو نے چاہا، پیار کیا (مذکر و مونث)	سے بنایا گیا ہے۔
أنكيت	أنكيت ما : تم دو نے رلایا (مذکر و مونث)	

ماضی کی پانچویں شکل کا مثنیٰ آخری حرف "ت" کو اڑا کر اس کی جگہ

"نا" رکھ دینے سے بنتا ہے۔ مثالیں :-

ذهب	ذهبنا : ہم دو گئے (مذکر و مونث)	ماضی کی آخری شکل کا مثنیٰ پیش
أعطيت	أعطيتنا : ہم دو نے دیا (مذکر و مونث)	والی "ت" کو اڑا کر اس کی جگہ
أعنت	أعنتنا : ہم دو نے مدد کی (مذکر و مونث)	"نا" رکھ دینے سے بنایا گیا ہے

فعل مضارع کا مثنیٰ

مضارع کی جن شکلوں کے شروع میں "ی" یا "ت" ہو ان کا مثنیٰ مادہ کے آخری حرف "لی" کے بعد "ان" بڑھا کر بنایا جاتا ہے، الف سے پہلے کے حرف پر زبر ہوگا، مادہ کے آخری حرف "ل" کی جو شکل واحد میں ہوگی وہی مثنیٰ میں باقی رہے گی، مضارع کی جس شکل کے شروع میں "الف" ہو اس کا مثنیٰ "الف" کو ہٹا کر اس کی جگہ "ن" رکھ دینے سے بنتا ہے۔ مثالیں :-

یا "ت" ہو ان کا مثنیٰ مادہ کے آخری حرف "لی" کے بعد "ان" بڑھا کر بنایا جاتا ہے، الف سے پہلے کے حرف پر زبر ہوگا، مادہ کے آخری حرف "ل" کی جو شکل واحد میں ہوگی وہی مثنیٰ میں باقی رہے گی، مضارع کی جس شکل کے شروع میں "الف" ہو اس کا مثنیٰ "الف" کو ہٹا کر اس کی جگہ "ن" رکھ دینے سے بنتا ہے۔ مثالیں :-

مضارع کی واحد کی شکلوں کے شروع میں "ی" یا "ت" ہے لہذا "ل" کے بعد "ان" بڑھا کر انکا مثنیٰ بنایا گیا ہے	یُکْتُبَانِ : وہ دو لکھتے ہیں لکھیں گے (مذکر)	یُکْتُبُ
	تُکْتُبَانِ : وہ دو لکھتی ہیں لکھیں گی (مؤنث)	تُکْتُبُ
	تُکْتُبَانِ : تم دو لکھتے ہو لکھو گے (مذکر)	تُکْتُبُ
	تُکْتُبَانِ : تم دو لکھتی ہو لکھو گی (مؤنث)	تُکْتُبُ
	یُکْبِيَانِ : وہ دوڑ لاتے ہیں (مذکر)	یُکْبِي
	تُكْبِيَانِ : وہ دوڑ لاتی ہیں (مؤنث)	تُكْبِي
	تُكْبِيَانِ : تم دوڑ لاتی ہو (مؤنث)	تُكْبِي
	تُكْبِيَانِ : تم دوڑ لاتے ہو (مذکر)	تُكْبِي
مادہ کے آخری حرف کی مثنیٰ میں وہی شکل ہے جو واحد میں ہے۔	يَدْعُوَانِ : وہ دو پکارتے ہیں (مذکر)	يَدْعُو
	تَدْعُوَانِ : وہ دو پکارتی ہیں (مؤنث)	تَدْعُو
	تَدْعُوَانِ : تم دو پکارتے ہو (مذکر)	تَدْعُو

تَدْعِيْنَ تَدْعُوْنَ - تم دو پکارتی ہو (مونث)	مثنیٰ میں "و" واپس آجاسکا۔
اُكْتُبُ نَكْتُبُ - ہم دو لکھتے ہیں (مذکر و مونث)	شروع میں مضارع کی
اُنْكِيْ نُكِيْ - ہم دو لڑاتے ہیں (مذکر و مونث)	واحد کی شکل میں "الف"
اُدْعُوْ نَدْعُوْ - ہم دو پکارتے ہیں (مذکر و مونث)	ہے لہذا اس کا مثنیٰ
	"الف" ہٹا کر اس کی
	جگہ "ن" رکھ دینے سے
	بنایا گیا ہے۔

كِلَانٍ، كِلَتَانِ

یہ دونوں اضافی نام ہیں۔ مضاف ہونے کی وجہ سے ان کا "ن" اڑ جاتا ہے۔ ان کے بعد جو نام آتا ہے وہ بھی مثنیٰ ہوتا ہے، اکثر ان کے بعد مثنیٰ ضمیر آتی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ اگر یہ نام مبتدا ہوں تو ان کی خبر واحد کے لفظ سے بھی دی جا سکتی ہے اور مثنیٰ سے بھی۔ مثلاً آپ کہہ سکتے ہیں

كِلَاهُمَا جَاهِلٌ يٰ كِلَاهُمَا جَاهِلَانِ (وہ دونوں جاہل ہیں)

جملہ اسمیہ، جملہ فعلیہ
اور مثنیٰ

جملہ اسمیہ میں اگر مبتدا مثنیٰ ہو تو خبر بھی مثنیٰ ہوگی جیسے هُمَا رَجُلَانِ۔

اَنْتُمَا عَالِمَانِ - رَئِدٌ وَحَسَنٌ شَرِيكَانِ۔

مبتدا مثنیٰ ہو اور اس کی خبر فعل ہو تو وہ فعل بھی مثنیٰ ہوگا۔

جیسے ہما ذہبا انتم اذہبتما۔ نحن اکلنا۔ ہما
یا کلان۔ انتم اذعو ان۔ نحن نعطي۔ انا (اننا) اعطينا۔

جملہ فعلیہ میں فعل ہمیشہ واحد استعمال کیا جاتا ہے
خواہ فاعل مثنی ہو یا واحد جیسے جاء الخادمان حضر التلميذان۔
لعبت البنات سلمت التلميذتان علی الأستاذة۔
ان مثالوں میں مذکر فاعل کے لئے مذکر شکل اور مونث فاعل کے
لئے مونث شکل کا فعل ہے۔ لیکن فعل واحد ہی ہے۔

ہما صائمان۔ انما کاتبان۔ الحیانة والسرقۃ
عادتان منکران۔ تانک ایتان من ربک۔ ذانک فنجانان۔
تانک کاسان مکسورتان۔ ذانک استاذ امدرستی۔ ان
تبنک البنین لمودبتان۔ ان لکما فی الجنة ما تریدان۔
لعل ذینک الولدین ذاہیان الی مدرستہما۔ شربت
فنجانی الشای۔ نحن اکلنا کعکتین وبيضتین وشرینا
فنجانی القہوۃ ثم خررنا من الفندق۔ انا اعلمان
الشای والقہوۃ کلہما شیان ضاران۔ فی بومبای
محطتان کبیرتان اسم واحدہ منہما ”بومبای سنٹرل“

وَأَسْمُ الْمَحَطَّةِ الثَّانِيَةِ "بُورِي بِنْدَر" فِي بَيْتِي الْتَانِ نَافِعَتَانِ
الَّتِي الْكَتَابَةِ وَالَّتِي الْخِيَاطَةِ -

أَفْطَرَ الصَّائِمَانِ - أُعْطِيَتْ الْمِسْكِينِينَ رَبَّيْتَيْنِ أَطْعَمَهُمَا
طَعَامًا - أَصْلَحَ الْمُصْلِحَانِ - أَفْسَدَ الْمُفْسِدَانِ - هُنَّ فِي رُحْلَانِ
لَا أُدْرِي مَنْ هُمَا وَأَيْنَ بَيْتَهُمَا وَمَا إِسْمُهُمَا وَمَاذَا يَعْمَلَانِ -
قَالَ رُحْلَانِ "نَحْنُ مُؤْمِنَانِ" إِبْنَانِي قَدْ أُرْسِلَا إِلَى كِتَابَيْنِ -
سَلَّمَ الْوَالِدَانِ عَلَى أُمَّهُمَا - مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ بِلَدَانِ
مَعْرُوفَانِ قَدْ كَرَّمَهُمَا اللَّهُ وَشَرَّفَهُمَا - نَحْنُ نَعْلَمُ
وَأَنْتُمَا لَا تَعْلَمَانِ - الْعِلْمُ يُحْيِي لِقَلْبِ الْمَيِّتِ - نَحْنُ
مُصَحِّحَاهُذَا الْكِتَابِ - أَيْقُظُ الْوَالِدَانِ أَبَاهُمَا النَّائِمَ - أَمَّنْ
خَلِيلٌ وَمُحَمَّدٌ حَيَاتُهُمَا - سَمِعَ التَّلْمِيذَانِ هَذَيْنِ الْخَبْرَيْنِ
بِالرَّادِيُو - إِنَّ اللَّذَيْنِ يُعْطِيَانِكُمَا رَبَّيْتَيْنِ لِمُحْسِنَانِ -
وَقَفْتِ السَّيَارَةَ فِي الطَّرِيقِ فَدَفَعَهَا رَاحِلَانِ - أَنَا أَعْسَلُ
يَدَيَّ بِالْمَاءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ - نَحْنُ لَا نَلْعَبُ فِي
الصَّفِّ بِالْكُرَةِ - أَنَا لَا أُدْخِلُ الطَّعَامَ عَلَى الطَّعَامِ صَادَ
الْوَالِدَانِ سَمَكْتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ فَازْهَبَا هُمَا إِلَى بَيْتَهُمَا -
الْأَكْلُ الْكَثِيرُ يُفْسِدُ الصِّحَّةَ وَيُورِثُ الْمَرَضَ - أُجْلِسُ

الدَّكْتُورُ الْمَرِيضِينَ عَلَى الْكُرْسِيِّينَ - مَا أَسَلَتِ الْبِنْتَانِ
 اللَّتَانِ رَاحَتَا إِلَى دِهْلِي كِتَابًا إِلَى أُمَّهُمَا الصَّبِيغَةَ عَفْوَةً
 عَنْ ذِي الذَّنْبِ وَرَحْمَةً فَعَفَا اللَّهُ عَنِّي وَرَجِمَنِي - وَقْتُ
 إِفْطَارِ لَصَائِمٍ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ -

ذہبتُ مع حامدٍ إلى "باب الهند" وهو باب كبير
 في بومباي قريب من البحر - فرأينا هناك فندقًا
 كبيرًا - فسألنا رجلًا عن اسمه؛ فقال هذا فندق
 معرُوفٌ كبيرٌ اسمه "تاج محل هوتيل" ينزل فيه ذو
 المال الكثير ولا يدخل فيه المسكين الذي خلا جيبًا
 لأن الكعكة التي تجدها في السوق بآنة تجدها فيه بآنتين -
 فرغينا عند سماع هذا الكلام في دخول هذا
 الفندق العظيم فمشينا وحينًا أما مرنا باب الفندق -
 فرأينا هناك رجلًا قويًا قابضًا على الباب؛ فقلنا
 لعل هذا الرجل يمنعنا عن الدخول ولكنه ما منعنا
 بل سلم علينا؛ ثم دخلنا في حجرة كبيرة - قد لنا
 خادم الفندق إلى كُرْسِيِّين خاليتين بينهما طاولة
 وجلسنا عليهما - والوقت وقت الفطور فأمرنا الخادم

بِتَحْضِيرِ الْفُطُورِ، فَجَاءَ الْخَادِمُ بِصَحْنٍ فِيهِ كَعْكَتَانِ وَصَحْنٍ
 فِيهِ زُبْدَةٌ وَصَحْنٍ فِيهِ قَشِطَةٌ وَصَحْنٍ فِيهِ حَلْوَى وَصَحْنٍ
 فِيهِ بَيْضَتَانِ، ثُمَّ سَأَلْنَا الْخَادِمَ "مَاذَا تَشْرَبُ فِي
 الْفُطُورِ، الشَّاي أَمْ الْقَهْوَةُ؟ فَقُلْتُ أَنَا أَشْرَبُ الشَّايَ"
 وَقَالَ حَامِدٌ "أَنَا أَشْرَبُ الْقَهْوَةَ" فَاحْضَرَ الْخَادِمُ فَجِئْنَا مِنَ
 الشَّايِ لِي وَفَجِئْنَا مِنَ الْقَهْوَةِ لِحَامِدٍ، فَشَرَبْنَا وَأَكَلْنَا مَا شَرَبْنَا
 وَحَمَدْنَا اللَّهَ الَّذِي اطْعَمَنَا وَهَدَانَا وَسَقَانَا - أَنَا مَا
 أَكَلْتُ مِنَ الْقَشِطَةِ شَيْئًا لِأَنَّ الدُّكُّورَ قَدْ هَبَانِي
 عَنْهَا وَقَالَ إِنَّهَا ثَقِيلَةٌ وَلَكِنْ حَامِدٌ مَا صَبَرَ عَلَيَّ
 أَكُلِ الْقَشِطَةَ بَلْ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الزَّبْدَةِ وَأَكَلَ
 أَكَلًا شَدِيدًا - بَعْدَ ذَلِكَ أَكَلْنَا الْحَلْوَى بِالْمَلْعَقَتَيْنِ
 وَحَامِدٌ يَضْرِبُ عَلَيَّ مِلْعَقَتِي وَقَالَ بَقِيَ فِي الصَّحْنِ شَيْئًا
 مِنَ الْحَلْوَى وَقَالَ إِبْقَاءَ الْحَلْوَى فِي الصَّحْنِ مِنْ سُوءِ الْأَدَبِ"
 ثُمَّ قَبْنَا وَأَعْطَيْنَا الْخَادِمَ عَلَى خِدْمَتِهِ الْجَمِيلَةِ رِبِّيَّةً وَوَاحِدَةً -
 جَاءَ حَامِدٌ فِي بَيْتِي فَأَجْلَسْتُهُ عَلَى الْكُرْسِيِّ فَرَأَى
 الرَّادِيُو أَمَامَهُ عَلَى لَطَائِلَةٍ كَالصُّنْدُوقِ؟ فَقُلْتُ لَهُ
 هَذَا الرَّادِيُو، وَهُوَ الَّذِي نَافِعَةٌ لِلإِنْسَانِ، يُسْمِعُ خَيْرَ الدُّنْيَا فِي

وَقَتٍ قَلِيلٍ، فَقَالَ حَامِدٌ: «أَنَا لَا أَسْلَمُ كَلَامَكَ وَلَا أُوْمِنُ بِهِ
 وَكَيْفَ يُسْمِعُنَا خَيْرَ الدُّنْيَا مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يَنْظُرُ وَلَا يَعْقِلُ»
 فَقُلْتُ لَهُ: «أَنْتَ إِذَا سَمِعْتَ بِهِ الْخَيْرَ بِأُذُنِكَ فَهَلْ
 يَبْقَى بَعْدَ ذَلِكَ شَكٌّ فِي قَلْبِكَ؟ فَقَالَ حَامِدٌ: «هَلْ أَسْمَعُ
 الْخَيْرَ بِأُذُنِي؟ عِنْدَ ذَلِكَ أَصَدِّقُ كَلَامَكَ تَصَدِّيقًا وَ
 أُفْرِحُ فَرَحًا كَثِيرًا فَقُلْتُ لَهُ: «طَيِّبٌ» - نحن نسمع خبر
 دہلی، لَإِنَّ هَذَا وَقْتُ خَيْرِ دِهْلِي، عِنْدَ ذَلِكَ قَالَ الرَّادِيُو-
 «هَذِهِ مَحَطَّةُ رَادِيُو دِهْلِي - قَدْ رَجَعْتُ بِأَنْدِيَتِ جَوَاهِرِ لَالِ نَهْرٍ
 بِالطَّيَّارَةِ مِنْ أُنْدِيَا وَنِيْشِيَا إِلَى دِهْلِي، وَكَانَ ذَهَبَ بَعْدَ أَنْدِيَا
 إِلَى بُوْرْمَا وَسِنْغَا فُوْر - خَرَجْتُ ابْنَ الْكَلَامِ آخِرًا مِنْ بَيْتِي بَعْدَ
 طَعَامِ اللَّيْلِ لِلْمَشْيِ فَسَقَطَ - هَذِهِ مَحَطَّةُ رَادِيُو دِهْلِي -
 قَدْ آسَفْتَنِي خَيْرٌ سَقُوطِ ابْنِ الْكَلَامِ آخِرًا إِسَافًا
 شَدِيدًا وَأَنَا أَدْعُو اللَّهَ لِحَيْتِهِ - إِنْ النُّومُ كَالْمَوْتِ
 لِذَلِكَ أَنَا أَقُولُ فِي اللَّيْلِ عِنْدَ النَّوْمِ بِسْمِ اللَّهِ أَمُوتْ
 وَأَحْيِي» أَهَذَا الرَّادِيُو مُصْنَعٌ فِي الْهِنْدِ؟ لَإِنَّهُ مُصْنَعٌ
 فِي الْإِنْدِيَا - لِمَ دَفَعْتَ السَّائِلَ؟ دَفَعْتُهُ
 فَسَقَطَ - هَذَا الْمِسْكِينُ مَدْفُوعٌ - هَلْ فِي بَيْتِكَ

مَا كَيْفَةَ الْحَيَاةِ؟ نَعَمْ فِي بَيْتِي مَا كَيْفَةَ الْحَيَاةِ
 هَلْ هِيَ مَصْنُوعَةٌ فِي الْمَهْنَدِ؟ لَاهِي مَصْنُوعَةٌ فِي
 الْأَمْرِيكََا - نَحْنُ مُفْطِرَانِ وَهُمَا صَائِمَتَانِ -
 أَنَا قَدْ دَفَعْتُ رُبِّيَّتَيْنِ إِلَى الْبَائِعِ - هُوَ سَائِقٌ
 لِذَلِكَ يَشْرَبُ بَعْدُ - السَّائِقِي مَنْ يَسْقِي الْمَاءَ أَوَّ
 الْقَهْوَةَ - لِلْمَوْتِ كَأْسٌ وَالْمَرْءُ شَارِبُهَا - فِي
 الْمَهْنَدِ عَالِمَانِ كَبِيرَانِ يَمْنَعَانِ عَن تَأْمِينِ
 الْحَيَاةِ - هَاتَانِ شَرِكَتَا التَّأْمِينِ -



تمرین ۷: مندرجہ ذیل شکلوں سے مثنیٰ بنائیے۔
 سَقَى - تَسْقَى - أُسْقِيَ - أُتِيقُظْتُ - لَهَا - رَجَا - عَفَا -
 سَهَا - صَدَّتْ - لِنْتُ - لُمْتُ - يَكْسُو - فَتَحْتُ
 وَحَدَّتْ - يَجِدُ - رَأَى - يَهْدِي - تَحْلِينُ - تَدْعِي
 يُغَيِّبُ - تُطَيِّرِينَ - أَمَّتْ - بَلَا - تَحْلِينُ - تَمْسِي
 أَعُوذُ - أُصِلُ - أُؤْمِنُ - تُعْطِي - تَعَلَّمَ - تَقُولُ
 تَمْرَيْنِ - أَجْرِي - أَجْرِي - مَرَّ - سَسَتْ - عَقَّقَتْ
 أَرَى - يُخَوِّفُ - أَخَافُ - صَلَّى - أُصَلِّي - كَانَ -

فَتَشَتْ - أُرْسَلَتْ - أَرَادَتْ - تَزَيَّنَ - آمَنْتَ -
شَرَّفَتْ - هَتَّاتٌ -

تمرین ۲۔ پانچ ایسے جملے بنائیے جن میں :-

(۱) ذَانِكَ يَا تَانِكَ كَوَالَّذَانِ يَا اللّٰتَانِ كَسَا سَتَعْمَالِ
کیا گیا ہو۔

(۲) كِلَانِ يَكِلْتَانِ اسْتَعْمَالِ کیا جائے۔

(۳) مَبْتَدَا مِثْنِيْ هُوَ اَوْ خَبْرُ فِعْلٍ مَّاضِيْ مِثْنِيْ هُوَ۔

(۴) فِعْلٍ وَّاحِدٍ هُوَ اَوْ فَاعِلٍ مِثْنِيْ هُوَ۔

(۵) مِضَافٍ اِلَيْهِ مِثْنِيْ كِي ضَمِيْرٍ هُوَ۔

(۶) مِضَافٍ مِثْنِيْ هُوَ اَوْ اِسْمٍ كِي خَبْرُ زِيْرٍ دِيْنِ وَاَلِ حُرُوفٍ
سے مل کر بنے۔

(۷) نَاطِرٌ، عَاصِلٌ، شِرْكَةٌ، تَأْمِيْنٌ اَوْ كَاتِبٌ
نئے معنوں میں مستعمل ہوں۔

تمرین ۳۔ خلا مناسب الفاظ سے پُر کیجئے :-

(۱) اِنَّ ذَهَبًا اِلَى شُمَّ عَلَى

..... فِشْرًا مِنْ وَ اُ كَلَا بِالْمَلْعَقِيْنَ

(۲) اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ بِالْمَعْرُوفِ وَ

عَنْ (۳) عِنْدَ مَا كَيْتَانِ قَدِ مَيَّتَانِ زَرِيدٍ بَعِيدٍ
 (۴) إِنْ يَصْعَا الرَّادِيُوكَلَاهُمَا (۵) أَنَا أَشْرَبُ الْمَاءَ ب
 وَأَشْرَبُ الشَّايَ ب وَأَكُلُ الْقَشِطَةَ ب
 تمرین ۱۲ جملے درست کیجئے۔

(۱) أَنَا طَعِمْتُ الْمَسْكِينِينَ لَوْحِ اللَّهِ (۲) لَعَلَّ كَلِمَتَنَا
 أَنْتَمَا أَكَلْتَ الْفُطُورَ فِي الْفَنْدُقِ (۳) هُمَا الَّذِينَ
 يَضْرِبُنِي وَيَقُولُ نَحْنُ يُوَدِّبُكَ (۴) الرَّادِيُوشَىءٌ
 نَافِعَةٌ لِلْحَيَاةِ الْحَدِيدِ لِأَنَّهَا يَسْمَعُنَا الْخَبِيرِ
 الدُّنْيَا فِي وَقْتِ الْقَلِيلِ - (۵) أَنَا نَقُولُ عِنْدَ
 إِفْطَارِ الصَّوْمِ "بِسْمِ اللَّهِ - اللَّهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَبِكَ
 آمَنَّا وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا -"

تمرین ۱۳ پانچ سطروں میں اپنے ناشتہ کی کیفیت

عربی میں بیان کرو۔

تمرین ۱۴ عربی بنائیے۔

(۱) وہ دونوں یتیم اور مسکین کو دھکا دیتے ہیں اور مسکین کو

کھانا نہیں کھلاتے ہیں - (۲) اللہ کے نام سے ہم نے روزہ
 رکھا اور اللہ کے نام سے ہم نے روزہ کھولا - (۳) وہ دونوں ناشتہ